

پاگر سرپورٹ

جموں و کشمیر لبریشن سیل

(جولائی 2018 تا جون 2019)



جموں و کشمیر لبریشن سیل (آپریشن ونگ)

کے۔ بلاک نیوڈ سٹر کٹ کمپلکس مظفر آباد

فون 05822-920072

www.jklc.org

نمبر شمار	عنوان
01	تقریبات جموں و کشمیر لبریشن سیل مظفر آباد
02	تقریبات کشمیر سٹریٹر پور
03	تقریبات میڈیا و نگ جموں و کشمیر لبریشن سیل راولپنڈی
04	تقریبات ریسرچ و نگ جموں و کشمیر لبریشن سیل لاہور
05	تقریبات کشمیر سٹریٹر کراچی
06	خصوصی تقریبات

جموں و کشمیر لبریشن سیل کے زیر احتمام ہونے والی شیدوں تقریبات

نمبر شمار	تقریبات	تاریخ	مقام	مہمان خصوصی	صفہ نمبر
01	دورہ ری برسی برہان مظفر وانی شہید	08 جولائی 2018ء	آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی شی کمپس مظفر آباد	محترمہ نورین عارف وزیر سماجی بہبود و ترقی نسوان آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	05-07
02	اجلاس مرکوزی کمیٹی تاریخ کشمیر	09 جولائی 2018ء	مرکزی دفتر مظفر آباد	جناب تصریح اللدھان ناصر	08
03	محمد عبدالقیوم خان	10 جولائی 2018ء	سنٹرل پریس کلب مظفر آباد	جناب مرتضی گیلانی صاحب سابق وزیر حکومت آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	09-11
04	یوم شہدائے کشمیر	13 جولائی 2018ء	سنٹرل پریس کلب مظفر آباد	جناب شوکت چاویدہ میر سیکرٹری ریکارڈ پاکستان پبل پارٹی آزاد کشمیر	12-14
05	یوم قرارداد الحاق پاکستان	19 جولائی 2018ء	سنٹرل پریس کلب مظفر آباد	محترمہ نورین عارف وزیر سماجی بہبود و ترقی نسوان آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	15-17
06	برسی نازاری ملت سروار محمد ابراء ایم خان بانی صدر آزاد کشمیر	31 جولائی 2018ء	سنٹرل پریس کلب مظفر آباد	جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	18-19
07	یوم آزادی پاکستان	14 اگست 2018ء	سنٹرل پریس کلب مظفر آباد	جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	20-21
08	کامیام سیاہ	15 اگست 2018ء	سنٹرل پریس کلب مظفر آباد	جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	22-23

24-26	جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	باقی سینئر یونیورسٹی مظفر آباد	06 ستمبر 2018ء	یوم دفاع پاکستان	09
27-29	آزاد سردار مسعود خان صدر آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی چلہ باڑی کمپس مظفر آباد	24 اکتوبر 2018ء	یوم تاسیس آزاد کشمیر	10
30-31	جناب علی الامن گندھاپور وزیر امور کشمیر، گلگت بلتستان	سنٹرل ڈیزائن آفس کے سامنے	27 اکتوبر 2018ء	بھارتی جارحیت کے خلاف یوم سیاہ	11
32-33	وزیر اوقاف جناب راجہ محمد عبدالقیوم خان	سنٹرل پرنسپل کلب مظفر آباد	6 نومبر 2018ء	یوم شہداء جموں	12
34	وزیر اوقاف جناب راجہ عبدالقیوم خان	گورنمنٹ باؤنڈری گری کالج نیلم	23 نومبر 2018ء	شہداء مسلم	13
35-36	جناب نصر اللہ خان ناصر	مرکزی دفتر مظفر آباد	24 دسمبر 2018ء	اجلاس مریمی تاریخ کشمیر	14
37	جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	مہاجر کمپ مالکیاں	4 جنوری 2019ء	مقبوضہ کشمیر میں بھارتی دشمنوں کی سے متاثرہ بچوں سے اطہار بھیجنی	15
38-39	جناب عبد الرشید میر قانون ساز اسمبلی آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	سنٹرل پرنسپل کلب مظفر آباد	5 جنوری 2019ء	یوم حق خود را دیت	16
40-41	جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	سنٹرل پرنسپل کلب مظفر آباد	26 جنوری 2019ء	یوم سیاہ	17
42	جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	سگمن ہوٹل مظفر آباد	4 فروری 2019ء	آل آزاد کشمیر اشراکا لجر تقریبی مقابلہ	18
43	جناب سیکریٹری جموں و کشمیر بریشن سیل	لوچھی پل مظفر آباد	04 فروری 2019ء	کنڈل لائش بسلسلہ یوم بھیجنی کشمیر	19
44-45	جناب علی الامن گندھاپور وزیر امور کشمیر، گلگت بلتستان	آزاد کشمیر، پاکستان، بیرون ممالک۔ امرکزی تقریب اسلام آباد کوہاٹ	05 فروری 2019ء	یوم بھیجنی کشمیر	20
46-47	جناب منصور قادر اسکریپری جموں و کشمیر لبریشن سیل	سیلی سرکار دربار	09 فروری 2019ء	بڑی افضل گروہ	21
48	جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	فاطمہ جناح پوسٹ گریجویٹ کا لیٹ مظفر آباد	08 مارچ 2019ء	خواتین کا عالمی دن	22
49-51	جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	بلدیہ ہال اپ اڈاہ مظفر آباد	11 مارچ 2019ء	13 دنیں بڑی کے - ایج خرشید سابق صدر آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	23
52-53	جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	درپارشاہ عنایت اپ اڈاہ مظفر آباد	21 مئی 2019ء	بڑی میر واعظ عبدالغنی لون / میر واعظ محمد یوسف شاہ	24

کشیہر سنٹر میرپور کے زیر اہتمام ہونے والی تقریبات

نمبر شار	تقریبات	تاریخ	مقام	مہمان خصوصی
01	دور سری برسی برہان مظفر وائی شہید	08 جولائی 2018ء	MUST یونیورسٹی میرپور	چوہدر سعید وزیر سپورٹس یونیورسٹی اینڈ کلچر آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر
02	یوم شہادے کشیہر	13 جولائی 2018ء	دفتر ڈپنی کشیہر میرپور	ڈپنی کشیہر میرپور
03	یوم قرارداد الحاق پاکستان	19 جولائی 2018ء	دفتر ڈپنی کشیہر میرپور	ڈپنی کشیہر میرپور
04	یوم آزادی پاکستان	14 اگست 2018ء	میوچل کار پوریشن میرپور	ایم فلٹر پریبلڈ یونیورسٹی میرپور
05	ہندوستان کا یوم آزادی "کشیہر یوں کا یوم سیاہ"	15 اگست 2018ء	چوک شہید عالی میرپور	ڈی جی جموں و کشمیر لبریشن سیل
06	بھارتی جارحیت کے خلاف یوم سیاہ	27 اکتوبر 2018ء	قارن کالج میرپور	چیئر مین جموں و کشمیر طیوفہ ملک محمد اسلم
07	یوم شہادے جموں	6 نومبر 2018ء	مدرسہ جامعہ اسلامیہ فیض اسلام میرپور	شیخ محمد یعقوب اخچارن مدرسہ جامعہ اسلامیہ فیض اسلام میرپور

کشیہر سنٹر لاہور کے زیر اہتمام ہونے والی تقریبات

نمبر شار	تقریبات	تاریخ	مقام	مہمان خصوصی
01	کشیہر سنٹر لاہور	24 اکتوبر 2018ء	کشیہر سنٹر لاہور	غلام حمی الدین دیوان رکن قومی اسلامی آزاد کشیہر
02	کشیہر سنٹر لاہور	27 اکتوبر 2018ء	کشیہر سنٹر لاہور	غلام حمی الدین دیوان رکن قومی اسلامی آزاد کشیہر

کشیہر سنٹر راولپنڈی کے زیر اہتمام ہونے والی تقریبات

نمبر شار	تقریبات	تاریخ	مقام	مہمان خصوصی
01	پہلی برسی مجاہد اول جناب سردار محمد عبد القیوم خان	10 جولائی 2018ء	کشیہر سنٹر راولپنڈی	مرزا شفیق جمال سینٹر نائب صدر آل جموں و کشمیر مسلم کاغذیں
02	بھارتی غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان	31 جولائی 2018ء	کشیہر سنٹر راولپنڈی	سردار محمد یعقوب خان سابق وزیر اعظم آزاد کشیہر
03	بھارتی مظالم کے خلاف مظاہرہ	22 اکتوبر 2018ء	چاندنی چوک راولپنڈی	حریت راہنماء سید یوسف نجم

کشیہر سنٹر کراچی کے زیر اہتمام ہونے والی تقریبات

نمبر شار	تقریبات	تاریخ	مقام	مہمان خصوصی
01	بھارت مخالف یوم سیاہ	07 اگست 2018ء	کشیہر سنٹر کراچی	محمد سعیم بٹ سابق ڈپنی کشیہر آزاد کشیہر
02	بھارت کا یوم جمہوریہ بطور یوم سیاہ	15 اگست 2018ء	کشیہر سنٹر کراچی	محمد سعیم بٹ سابق ڈپنی کشیہر آزاد کشیہر

برسی برہان مظفر وانی شہید تقریری مقابلہ بغوان"

مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں اور عالمی برادری کا کردار

حالیہ تحریک آزادی کشمیر کے آغاز کار نوجوان مجاہد کماٹر برہان مظفر وانی کا یوم شہادت ہر سال 08 جولائی کا منایا جاتا ہے۔

برہان 08 جولائی 2016 کو مقبوضہ کشمیر کے گاؤں بم دورا کو کرنگ کے علاقے میں بھارتی فوج کے ساتھ مقابلے میں دوسرا تھیوں سمیت شہید ہو گئے تھے۔ برہان مظفر وانی 1994 میں مقبوضہ کشمیر کے علاقے پلوامہ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے آپ کے والد مظفر وانی ایک ہائی سینٹری سکول کے پڑپل اور والدہ میمونہ مظفر وانی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور گاؤں میں بچوں کے لیے قرآن پاک کی تدریس سے ملک تھیں۔ برہان ابھی 16 برس کے تھے کہ انہیں اپنے ایک دوست کے ہمراہ بھارتی فوج نے زبردست تشدد کا نشانہ بنایا۔ اس سے قبل برہان اپنی آنکھوں سے بھارت کے خوفناک مظالم کا مشاہدہ کرتے آئے تھے۔ جب انہیں خود اس ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا تو ان کے دل میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھی۔ انہوں نے قابض بھارتی فوج کو اپنے وطن سے نکالنے کے لیے ہاتھوں میں بندوق اٹھائی اور اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ ایک جہادی گروہ میں شامل ہو گئے۔ وہ بھرپور صلاحیتوں کے مالک تھے اور انہوں نے جہاد کی نئی راہ کاراہی بننے ہوئے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا۔ انہوں نے یہ ونی دنیا کو واضح پیغام دیا کہ تحریک آزادی کشمیر صرف اور صرف کشمیری عوام اور نوجوان ہی اثر رہے ہیں اور انہیں



یہ ونی دنیا کی صرف اخلاقی و سفارتی حمایت ہی حاصل ہے۔ برہان نے جب جام شہادت نوش کیا تب ان کی عمر صرف 22 برس تھی۔ وہ کشمیری نوجوانوں میں بے حد مقبول تھے۔ اس کی وجہ برہان کی ایسی سرگرمیاں تھیں جو وہ اپنے وطن اور اپنی قوم کے لیے سرجنگام دے رہے تھے۔ یہ سرگرمیاں جہادی نوعیت کی تھیں اور برہان شوشاں میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے اپنی سرگرمیوں کی زیادہ تشویش کرتے ہوئے نوجوانوں کے جذبہ حریت کو اور زیادہ محیز عطا کر رہے تھے۔ برہان مظفر وانی نے صرف جہادی سرگرمیوں میں ہی اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال نہیں کیا بلکہ انہوں جان لیا تھا کہ شوشاں میڈیا واحد ایسا تھیار ہے جس کی مدد سے ایک جانب کشمیری نوجوانوں کو جہاد کی جانب راغب کیا جاسکتا ہے اور دوسری جانب کشمیر میں جاری بھارتی مظالم کی تصویر کشی کرتے ہوئے یہ ونی دنیا کو برہان راست آگاہی فراہم کی جاسکتی ہے۔ تحریک آزادی کشمیر میں شوشاں میڈیا کا پہلی بار جہادی استعمال تھا جس نے بھارتی فوج کی راتوں کی نیندیں حرام کر دیں۔ برہان نے چھوٹی سے عمر میں ہی اپنی عقل سے کام لیتے ہوئے جہاد کشمیر کو ایک نیارخ دے ڈالا۔ ایک جانب وہ بندوق ہاتھ میں لئے بھارتی فوج سے مقابلہ کر رہے ہوتے تو دوسری جانب بھارتی مظالم کی تصویر کشی کرتے ہوئے ویڈیو زوغریہ فوری طور پر شوشاں میڈیا پر ڈال دیتے جو آنا فانا کشمیر اور کشمیر سے باہر کی دنیا تک پہنچ جاتیں۔ برہان نے کشمیر لے لاکھوں نوجوانوں کو سمجھا دیا تھا کہ اب انہوں نے آزادی کی جنگ کو کس طرح لڑنا ہے اور عالمی برادری کو کس طرح آگاہ کرنا ہے۔ کہ بھارت کشمیر میں کس نوعیت کے ٹکنیک جرائم کا مرٹکب ہو رہا ہے۔ برہان بھارتی فوج کے ساتھ مقابلوں کی ویڈیو زوغریہ شوشاں میڈیا پر اپ لوڈ کرتے ہوئے کشمیری نوجوانوں سے درخواست کرتے کہ وہ بھی آزادی کے حصوں کے لیے ہاتھوں میں بندوق تھام لیں چنانچہ ان کی اس دعوت پر درجنوں نے لبیک کہا۔ یہ بھارتی فوج سے لڑنے اور اس کی سرگرمیوں سے دنیا کو آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ کشمیری نوجوانوں کو جہاد کی ترغیب دینے کا ایک بالکل نیا طریقہ تھا۔ یہ ایک ایسا کارگر تھیار تھا جس کا کوئی توڑ بھارتی فوج کے پاس نہیں تھا۔ ان کے نزدیک برہان کو ختم کر کے ہی اس تھیار کو مغلون کیا جاسکتا تھا چنانچہ برہان کے سرکی قیمت 10 لاکھ روپیہ مقرر کر دی گئی تاکہ کوئی مجری کرتے

ہوئے ان کی گرفتاری یا شہادت کا باعث بن جائیکیں غیر مدنظر کے غیور لوگوں نے اس پیش کش کو بری طرح ٹھکرایا اور بربان آزادانہ پنی سرگرمیوں کی بحارتی فوج کو ناکوں پہنچ جوانتے رہے۔ 08 جولائی کی شام کو بحارتی فوج نے دیگر سیورٹی فورسز کے ہمراہ بربان اور ان کے ساتھیوں کو کوکنگ کے ہی ایک گاؤں بم دورا میں گھیر لیا اور فارسٹ گ کتابدھ شروع ہو گیا دیہاپیوں نے مجاهدین کا دفاع کرتے ہوئے فوج پر سنگ باری شروع کر دی لیکن گولیوں کے سامنے پھروں کی پیش نہ چلی اور دو گھنٹے کے مقابلے کے بعد بربان اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ زبردست مقابلے کے بعد جام شہادت نوس کر گئے ان کی شہادت کے بعد جب لعش دیکھی گئی تب بحارتی فوج کو معلوم ہوا کہ انہوں نے جن افراد کو عام مجاہد سمجھ کر شہید کیا ہے ان میں ایک کمانڈر اور کشمیری نوجوانوں کا محبوب ہیر و بھی موجود ہے۔ وزیر اعظم پاکستان (وقت) محمد نواز شریف نے 21 ستمبر 2016 کو قوم متحدہ کی جزوی اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کے دوران بربان کو نوجوانوں کا رہنا کا خطاب دیتے ہوئے اسے کشمیر کی حالیہ تحریک کا آغاز کار قرار دیا بربان مظفر وانی نے تحریک آزادی کشمیر کو ایک نئی جہت دی۔

بربان مظفر الدین ولی شہید کی دوسری برسی کے موقع پر جوں و کشمیر لبریشن سیل کے ذریعہ تمام آزاد کشمیر پر ایک نئی سکول کے درمیان تقریبی مقابله یعنوان ”مقبضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں“ کا کردار منعقد ہوا۔ تقریبی مقابله میں آزاد کشمیر کے تمام اضلاع کے پرائیویٹ سکولز کے منتخب طلباء و طالبات نے حصہ لیا آزاد جوں و کشمیر یونیورسٹی شی کیمپس مظفر آباد میں منعقدہ تقریبی مقابله میں محترمہ سلمہ خالی صاحب، جناب میر عدنان رحمن اور جناب مدثر گردیری نے جزر کے راضی احمدی یہ تقریب کی صدات جناب محمد اولیس عبادی سیکرٹری، جوں و کشمیر لبریشن سیل نے کی، جبکہ محترمہ مورین مارفہ زیریں ملکی بہبود و ترقی نسوان آزاد حکومت دیاست جوں و کشمیر یونیورسٹن قوی تقریبات کیٹی مہمان خصوصی تھیں۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا تلاوت قرآن پاک اور نعمت رسول قبول کی سعادت قاری نذیر احمد ترابی نے حاصل کی۔ تقریبی مقابله میں مندرجہ ذیل سکولوں کے طلباء و طالبات نے حصہ لیا۔

- | | |
|-----------------|-------------------------------|
| ۱۔ عدیل نعیم | پاک پیک سکول ہیر پور |
| ۲۔ آمنہ شید | شیبری موریل مائل سکول جوہلی |
| ۳۔ عدیل ہلال | ڈان پیک سکول بھبر |
| ۴۔ جبار نور | ابوکر سکول نیلمہ (دھیر کوٹ) |
| ۵۔ کشف حیدر | کشمیر پیک سکول پاندری۔ |
| ۶۔ حباب شیر | افتح پیک سکول پونچھ |
| ۷۔ مریم اسماعیل | قراءات اسلام سکول چناری۔ |
| ۸۔ نور فاطمہ | احمیض سکول ہینہ کاخ مظفر آباد |
| ۹۔ شاء حسین | جناب پیک سکول جمعہ پانی۔ |
| ۱۰۔ ذہبیہ سالم | رسیحان مائل سکول شیم |

مقررین نے مقبضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں اور عالمی برادری کے کردار پر بحثی ڈالتے ہوئے کہا کہ قوم متحدہ اور عالمی برادری مقبضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی علیین خلاف ورزیاں کا ناؤں لے۔ مقررین نے کہا کہ عالمی برادری کو وہہ میعادڑ کرنا ہو گا۔ مقبضہ کشمیر میں بھارتی فورسز کی طرف سے ڈھانے جانے والے ظالم پر عالمی برادری کیوں خاموش ہے۔ جہاں بچوں کا تیم کیا جا رہا ہے اور عوتوں کو بیوہ کیا جا رہا ہے کئی عوتوں اسی ہی ہیں جن کے خامنوں کو با تو شہید کر دیا گیا ہے یا پھر عقوبات خانوں میں بند کھا گیا ہے جن کے زندہ میردہ ہونے کی اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے خواتین بنی یوگی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں لاج سو مال تسلی اسی بذریعہ مظفر وانی کو شہید کر دیا گیا تھا انہوں نے سو شل میڈیا کے ذریعے بھارتی ظالم و بریت اور عادی میں انسانی حقوق کی علیین خلاف

وزیوں کو بے نقاب کیا۔ اور کشمیر میں جدد جہاد آزادی کوئی جہت دی۔ مقبوضہ کشمیر کی نسل نو بہان والی شہید کو اسیہی میل قصور کرنے لگی تو جوان حریت پسند سے خوفزدہ
حدائقی فوج نے انھیں بے حدودی سے شہید کر دیا۔ مگر ان کی شہادت کے بعد تحریک آزادی کشمیر میں تیزی آئی۔ پیلٹ گن کے ذریعے عونوں، پچوں اور جوانوں کی بیانی
چھین لی گئی۔ غاصب اشیائی تحریک آزادی کشمیر کو کچھ کے لیے ہر جربہ استعمال کیا اگر وہ غیر کشمیریوں کے جذبہ آزادی کو بنا لیں۔ مکا
محترم نورین عارف صاحب ذریں مسلمی، بہبودتی نسوان و حمیر پرمن قومی تقریبات کیتی جوں تقریب کی جہان خصوصی تھیں نے اپنے خطاب میں کہا کہ
بہان مظفر ولی کی شہادت سے تحریک آزادی کشمیر کوئی جہت ملی۔ انہوں نے کہا کہ بہان مظفر ولی شہید کی قرانی رحمتی دنیا تک مشعل را رہ ہے گے۔ صرف سری نگر میں
چالیس پار شہید کی نماز جنازہ لا اکی گئی۔ بہان مظفر ولی شہید بھارتی سیکھوںی فور سرکنگی کا ناج نچا تارہ اس دوستانہ مقبوضہ ولادی کا سب سے مقبول جہادی کمانڈر بن
پکا تھا۔ اس کی حیثیت ایک افسانوی کروچی تھی۔ کشمیری نسل نے اسے اپنا بول ماڈل قرار دیا اور پورے کشمیر میں بچے بچے کی زبان پر اس کا نام تھا۔ 08 جولائی
2016 کو بہان مظفر ولی گکنگ میں دیکھ رہا تھا تھیوں کے ہمراہ ایک مقامی راست فارغ تحریک احمد کے گھر میں موجود تھا کہ بھارتی افواج نے گھر کا حصار کر لیا۔ اس
حصار میں بہان مظفر ولی شہید نے اپنے دو تھیوں کے سہرا جام شہادت اٹوٹ کیا۔ 21 سالہ بہان مظفر ولی کی شہادت پر بھارتی حکومت اور افواج کو جس شدید ترین
رذیل کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کی مثل مقبوضہ جموں و کشمیر کی گزشتہ سالوں خیس نہیں ملتی۔ انہوں نے مزید کہا کہ گزشتہ سالوں دہائیوں سے کشمیریوں پر 08 لاکھ بھارتی افواج
ظلم و ستم کے پہلا توڑہ ہی ہے۔ ہزار کشمیریوں کو بیلٹ گنوں کے ذریعے بینائی سے محروم کیا جا رہا ہے۔ مسلسل کر فیو اور ظالم کے پروانوں کا جذبہ
آزادی سردنہ کیا جا رہا۔ تقریب سے جناب محمد اعلیٰ عبادی اسکی تحریکی تعلیم سکلنے نے بھی خطاب کیا۔ تقریب کا آخر میں ہجر نے پوزیشنز کا اعلان کیا جس کے مطابق جناب انور
یونک ماڈل سکول نیلمہ بیث نے پہلی بذوب اسلام بسخان ماڈل سکول نیلمہ نے دوسری اور ثانی حسین جناب پیلک سکول سنتہ پانی نے تیسرا پوزیشن حاصل کی۔ پہلی
دوسری اونٹسی پوزیشن لینے والوں کو جموں و کشمیر پریشن بیبل کی طرف سے بالتریب پچاہ ہزار، چالیس ہزار لوگوں پر لفڑا نامہ دیا گیا۔

اجلاس مرتبگی تاریخ کشیہ، کمیٹی

جناب وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں کشمیر کے احکامات کی روشنی میں تحریک آزادی کشمیر کی تاریخ مرتب کرنے کیلئے قائم کردہ کمیٹی برائے نویقیشن نمبر 2017-48/SLC&CA-3042 کا چوتھا اجلاس مورخ 09 جولائی 2018 کو دن 11:00 بجے دفتر ڈائریکٹر انظامیہ جموں و کشمیر لبریشن بیل میں منعقد ہوا۔ جس میں بذیل اصحاب شریک ہوئے۔

جناب ڈاکٹر نصراللہ خان ناصر
چیئرمین کمیٹی

جناب راجہ محمد سجاد خان
ڈاکٹر کمیٹر (انظامیہ)

جناب سردار عبدالخالق خان
مبیر کمیٹی

جناب پروفیسر ریاض اصغر ملوثی
مبیر کمیٹی

جناب غلام سرور رانا
مبیر کمیٹی

جناب محمد شرخان عباسی
اسٹاف ڈاکٹر آپریشن

خواجہ نبیل اقبال
لاجبریں

بانبریش اعوان
معاون

مبیر کمیٹی جناب پروفیسر مشاق احمد خان اور بیگم توبیہ طیف باوجوہ شریک نہیں ہوئے۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ڈائریکٹر انظامیہ جموں و کشمیر لبریشن بیل نے شرکاء اجلاس کو گذشتہ اجلاس کے فیصلہ جات پر عملدرآمد کے حوالہ سے آگاہ کیا۔ بذیل امور پر اتفاق کیا گیا۔

کمیٹی نے تمام موصول شدہ Synopsis کا جائزہ لیا اور ابتدائی مرحلہ میں بذیل ابواب تیار کرنے کی ذمہ داری مبیران کو تفویض کی جو بعد از تکمیل جموں و کشمیر لبریشن بیل کو اسال کریں گے اور جموں و کشمیر لبریشن بیل ان مسودہ جات کو دیگر مبیران کی رائے حاصل کرنے کے لیے ارسال کرے گا۔ مبیران کی رائے موصول ہونے کے بعد کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا اور کمیٹی ان مسودہ جات کو چھتی کرنے کے ساتھ ساتھ آئندہ کام بھی تفویض کرے گی۔



باب نمبر	موضوع
01	ریاست جموں و کشمیر کے جغرافیائی خدوخال (30-35 صفحات)
02	کشمیر کی قدیم تاریخ (شاہ میری خاندان تک) (15-20 صفحات)
03	مسلم دور حکومت (سکھوں کے دور تک) (30-35 صفحات)
04	سکھوں کا دور حکومت (40-50 صفحات)
05	ڈوگرہ دور حکومت (گلاب سنگھ سے پرتاپ سنگھ) (20-30 صفحات)

کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ مبیران کمیٹی تاریخی شخصیات کے انزوا یو زیں گے اور تاریخی مقامات اور تاریخی شخصیات کی تصاویر اور دستاویزات بھی حاصل کریں گے۔

ڈاکٹر نصراللہ خان ناصر، چیئرمین کمیٹی

راجہ محمد سجاد خان، ڈاکٹر کمیٹر انظامیہ

سردار عبدالخالق خان، مبیر کمیٹی

غلام سرور رانا، مبیر کمیٹی

برسی مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم خان سابق صدر و وزیرِ اعظم آزاد کشمیر

سردار محمد عبدالقیوم خان موجودہ ضلع باغ کے ایک گاؤں غازی آباد میں 1924ء میں پیدا ہوئے ان کے والد سردار عبداللہ خان برطانوی ہند کی فوج میں صوبیدار تھے۔ سردار عبدالقیوم خان نے ابتدائی تعلیم پر انگریزی سکول بھیالہ دھیر کوٹ سے حاصل کی 1941ء میں انہوں نے شیٹ ہائی سکول پونچھ سے میٹر کامیابی کیا اور اپنے طالب علم تھے۔ گھر بیلو ماحول انتہائی نہ ہی تھا اس لیے آپ کی نہ ہی تعلیم و تربیت گھر پر ہی ہوئی تھی۔ اس نہ ہی ماحول اور تربیت کا اثر ان کی ساری سیاسی جدوجہد میں نمایاں رہا۔ سردار عبدالقیوم خان نے آزاد کشمیر اور پاکستان میں سیاست میں بھی اپنا لوہا منوایا وہ آل جموں کشمیر مسلم کانفرنس کے متعدد بار صدر، پریم ہیڈ اور قومی کشمیر کیٹیشن کے چیئرمین کے منصب پر فائز ہونے کے علاوہ آزاد کشمیر کے تین مرتبہ صدر اور وزیرِ اعظم کے منصب پر بھی فائز رہنے کے بعد 10 جولائی 2015ء برابطہ 21 رمضان المبارک 1437ھ جری کواں جہاں فانی سے رخصت ہو گئے۔ جناب مجاہد اول کو ملکی ولی خدمات اور برداشتوں کی وجہ سے گارڈ آف آرزر پیش کر کے مسلح افواج پاکستان کے آفسران اور جوانوں نے ہزاروں کشمیریوں کی موجودگی میں انھیں پس آبائی گاؤں غازی آباد کے مقام پر لمحہ میں اتاراں اکی رحلت سے نہ صرف کشمیری بلکہ امت مسلمہ ایک مدد اور عظیم لیڈر سے محروم ہو گئی ہے۔



سال حکومتی سطح پر ان کی برسی عقیدت اور احترام سے منائی جاتی ہے۔

مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم خان سابق صدر و وزیرِ اعظم آزاد کشمیر کی پہلی برسی سیز فائر لائن کے دونوں اطراف پاکستان اور دنیا بھر میں مقیم کشمیریوں نے عقیدت و احترام سے منائی۔

اس سلسلہ میں سب سے پڑی تقریب جموں و کشمیر بریشن سیل کے زیر اہتمام سنشل پرنس کلب مظفر آباد میں منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت جناب عبدالرشید عباسی سابق پیکر آزاد کشمیر اسلامی نے کی جگہ پیروز سید مرتضی علی گیلانی سابق وزیرِ ہمایہ ایڈمنیسٹریشن تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تلاوت قرآن پاک دعوت رسول مقبول علیہ السلام کی سعادت قاری نذری ہمدردانی نے حاصل کی۔

جناب راجہ سجاد لطیف خان ڈائریکٹر جموں و کشمیر بریشن سیل نے تقریب میں آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا

کہ مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم خان اپنی شخصیت میں ایک ادارہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ کشمیر کی آزادی کے لیے ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے دیگر اکابرین کے ساتھ میں 23 اگست 1947ء کو تحریک آزادی کشمیر کا آغاز کیا اور کشمیر کا ایک حصہ آزاد کروالیا۔

مشتاق السلام نمائندہ آل پارٹیز حیریت کانفرنس نے کہا کہ 14 اپریل 1924ء کو غازی آباد دھیر کوٹ میں پیدا ہونے والے سردار

محمد عبدالقیوم خان نے اپنی ساری زندگی کشمیر کی آزادی اور اس کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے لیے وقف کی۔ انتہائی حلیم طبع انسان تھے۔ اپنے ساتھیوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ انہیں سیکھانے میں کوئی کسر اٹھانے رکھتے تھے۔

جناب محمد الیاس عباسی سابق سیکرٹری آزاد حکومت نے اپنے خطاب میں کہا کہ جناب سردار محمد عبدالقیوم خان کو "فرزند

بجران" کہا جاتا ہے۔ جب کبھی ملک کے اندر افراطی انتشار اور ہنگامہ آرائی کی صورت حال پیدا ہوئی۔ سنجیدہ لوگوں کی نظریں سردار محمد عبدالقیوم خان پر مرکوز ہو گئیں کیونکہ وہ باہر نکل کر متحارب قتوں میں مصالحت کروائیں گے۔ 1977 میں حکومت کے خلاف قومی اتحاد کی تحریک اپنے نقطہ عروج پر تھی۔ یہ سردار محمد عبدالقیوم خان ہی تھے جنہیں جناب ذوالفقار علی بھٹو نے (پندرہ دن قید کیا تھا) ہیلی کا پڑھیج کر پلندری جیل سے اسلام آباد بلایا اور ان سے درخواست کی کہ وہ قومی مصالحت کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے اس موقع پر جو کردار ادا کیا وہ قومی تاریخ کا رونما باب ہے۔

شوکت جاوید میر سیکرٹری ریکارڈ پاکستان ہپلڈ پارٹی آزاد کشمیر نے کہا کہ ان کا بڑا کارنسی یہ ہے کہ انہوں نے اپنی تمام تر مشکلات و مصائب کے باوجود پاکستان کے ساتھ اپنی واپسی کو کمزور نہیں ہونے دیا۔ انہوں نے اس پر بے مثال ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کا شہود دیا۔ سردار محمد عبدالقیوم خان کو چار مرتبہ جیل بھیجا گیا اور کم و پیش ان کے ایام اسی ری چار سال ہیں۔ طویل عرصت کے آل جموں و کشمیر مسلم کافرنز کے صدر رہے۔ انہوں نے ریاست جموں و کشمیر کے اندر 1970 میں بر سر اقتدار آ کر پہلی مرتبہ بنیادی انسانی حقوق اور شہری آزادیاں بحال کیں اور ریاست جموں و کشمیر کی حکومت کا درجہ بڑھانے اور اس کو تحریک آزادی کشمیر سے وابسط کرنے کے لیے غیر معمولی اقدامات کیے۔

جناب شفقت گردیزی ایڈوکیٹ ممبر بار کنوںل نے وکلاء کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ جناب سردار محمد عبدالقیوم کا آزاد کشمیر کے لوگوں پر ایک بڑا احسان یہ بھی ہے کہ انہوں نے 1970 میں بالآخرے دہی کی بنیاد پر راہ راست عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر پہلی مرتبہ آزاد کشمیر میں تغیر و ترقی کا محکمہ قائم کیا۔ اس دوران انہیں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور ان کے راستے میں جو رکاوٹیں کھڑی کی گئیں ان کی اپنی ایک الگ داستان ہے۔ انہوں نے آزاد کشمیر کے اندر علم اور تعلیم کے لیے ٹھوں منصوبہ بندی کی جس کے نتیجے میں آج آزاد کشمیر کی شرح خواندگی 50 فیصد سے بھی اوپر ہے۔ اس کے علاوہ صحت عامہ، موصلات اور لوگوں کو بنیادی ضروریات مہیا کرنے کے لیے انہوں نے قابل تدریکام کیے۔

جناب محمد اور لیں عباسی سیکرٹری جموں و کشمیر لبریشن میل نے اپنے خطاب میں کہا کہ جناب سردار عبدالقیوم خان 4 اپریل 1924 کو غازی آباد دہیر کوٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں سے حاصل کی جنگ عظیم دوئی میں شریک ہوئے۔ دنیا میں چلنے والی آزادی کی تحریکوں کو قریب سے دیکھا۔ 1956 میں آزاد جموں و کشمیر کے صدر منتخب ہوئے۔ آل جموں و کشمیر مسلم کافرنز کے 14 بار صدر منتخب ہوئے۔ 1956، 1971، 1985، 1990، 1990، 1985، 1971، 1956 میں آزاد جموں و کشمیر کے صدر منتخب ہوئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کشمیر کے اندر اتحاد و اتفاق بھائی چارے اور بھتیجی کی نضاء پیدا کرنے کے لیے مسلسل کوششیں کیں۔ رواداری محبت اور شرافت کی اعلیٰ اقدار کو فروغ دیا اور نفرت انتقام تشدد اور کینہ سے پاک معاشرے کے قیام کے لیے ان کی کوششیں قابل قدر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جناب سردار محمد عبدالقیوم خان اپنی ذات میں ایک بھجن تھے۔ سیاست تنانچہ میں بہ انسانی نفیيات کے علم پر فحیں غیر معمولی وہیں حاصل تھیں اپ کی تین کتابیں کشمیر بنے گا پاکستان، مذاکرات سے مارشل لاءِ تک اور مقدمہ کشمیر معلومات کا خزانہ ہیں۔

جناب سید کفایت حسین نقی میر اسلامی نظریاتی کنوںل نے کہا کہ جناب سردار محمد عبدالقیوم خان طالب علم، استاد، دانشور، ادیب و مفکر تھے۔ انہوں نے ڈوہتی ہوئی قوم میں زندگی بھر دی۔ 1971 میں کشمیر بنے کا پاکستان کا نامہ دیا۔

تحریک آزادی کشمیر کے دوران مسلسل چدو جہد کے ذریعہ 32 ہزار مربع میل آزاد کرانے میں ان کا عظیم کردار ہے۔ اسی طرح سیاست کے ہر پیچے، خاردار اور پر خطر راستے بھی انہوں نے اپنے اصولوں اور نظریات پر سمجھوتہ کیے۔ بغیر جس عزم صیم، استقلال اور بے خوفی سے اپنا سفر جاری رکھا وہ تاریخ کا ایک نادر ثمونہ ہے۔

جناب شیخ عقیل الرحمن نائب امیر جماعت اسلامی نے اپنے خطاب میں کہا کہ کشمیر کے وہ نہتے اور بے بس لوگ جو صدیوں پر بھیط

میں ڈوگرہ جبر و استبداد کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اوسک سک کراپنی زندگیاں گزارنے پر مجبور تھے۔ ان کی آزادی و عزت وقار کا علمبردار بن کر مجاہد اول نے 23 اگست 1947 کو نیلہ بٹ کے مقام پر جہاد آزادی کا آغاز کیا۔ پندرہ ماہ تک لڑی جانے والی وہ طویل اور صبر آزمائجگ جو تاریخ عالم میں اپنا منفرد مقام رکھتی ہے اور جس میں نہیں اور بے بس لوگوں نے دشمن کی جدید تربیت یافتہ مسلح افواج کو ہلاکت دے کر 32 ہزار مردیں میں علاقہ آزاد کروایا اس کے ایک بریگیڈ کی کمانڈ کا شرف بھی اسی جری بہادر اول مسلم شخص کو حاصل ہوا۔

جناب سید مرتضی علی گیلانی سابق وزیر آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر جو اس تقریب کے مہماں خصوصی تھے نے کہا کہ ادارے شخصیات کو جنم دیتے ہیں بلکہ شخصیات ادارے تخلیق کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجاہد اول جناب سردار محمد عبدالقیوم خان ایک ایسی تاریخ ساز شخصیت ہیں جنہیں قدرت نے ایک خاص مقصد کی تکمیل کے لیے دنیا میں بھیجا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد انہوں نے فوجی تربیت حاصل کی۔ اسی دوران آپ کو فوج کی جانب سے فلسطین میں تھیات کیا گیا یہ خطہ اس وقت اہم تبدیلیوں کی آماجگاہ تھا۔ مجاہد اول کو اپنی فطری اور طبعی وابستگی کی وجہ سے ان تبدیلیوں کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔

جنگ کے دوران ڈوگرہ افواج کے قیدیوں اور غیر مسلم بوڑھے مردوں، عورتوں اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک اس کا میں ثبوت ہے۔ کشمیر کی آزادی کے سلسلہ میں قومی اور مین الاقوامی سطح پر انہوں نے دوسرا اقدام کیے۔

جناب عبدالرشید عباسی سابق پیغمبر حکومت آزاد کشمیر جو اس تقریب کی صدارت فرمائے تھے نے اپنے خطاب میں کہا کہ مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم خان نے آزاد کشمیر کے اندر اتحاد و اتفاق، بھائی چارے اور تکمیل کی فضاء پیدا کرنے کے لیے مسلسل کوششیں کیں۔ رواداری محبت اور شرافت کے اعلیٰ اقدار کو فرودغ دینے اور لفڑت انتقام، تشدد اور کینہ سے پاک معاشرے کے قیام کے لیے ان کی کوششیں قابل قدر ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہیں مجاہد اول سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ انہوں نے ہمیشہ اپنے ساتھیوں کا خیال رکھا۔

یوم شہدائے کشمیر

13 جولائی 1931 کو سنشل جیل، سری نگر کے باہر شہید ہونے والے کشمیریوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے دنیا بھر میں مقیم کشمیری ہرسال اس دن کو ”یوم شہدائے کشمیر“ کے طور پر بھر پور طریقے سے مناتے ہیں۔ 13 جولائی 1931 کو سنشل جیل کے باہر جبکہ جیل کے اندر ایک مسلمان نوجوان عبد القدر یہ کے مقدمہ کی ساعت جاری تھی، مجرمیت کے حکم پر ڈوگرہ فوجیوں نے انداھا دھند گولیاں برساتے ہوئے 22 مسلمانوں کو شہید کر دیا تھا جبکہ لا تھادِ خی ہو گئے تھے۔ یہ نوجوان عبد القدر غیر ریاستی تھا جو سرینگر میں واقع حضرت بل میں نماز کی ادا میگی کے لیے اکثر دیشتر آتا رہتا تھا۔ وہ کشمیری مسلمانوں کی مظلومیت کو بہت قریب سے دیکھ کر بے حد کڑھتا رہتا اور کبھی کبھار نماز کے بعد مختصر سے مجمع سے خطاب بھی کرتا اور انہیں تلقین کرتا رہتا کہ وہ اپنے حق کے لیے اٹھ کھڑے ہوں ریاستی مسلمان اگرچہ پچھلی کمی صدیوں سے مختلف حکمرانوں اور خاص طور پر 1846 کے معاهدہ امرتر کے بعد سے ڈوگرہ حکمرانوں کے ظلم و تمسل کا سلسلہ شکار چلے آ رہے تھے لیکن عرصے سے حکمرانوں کی جانب سے مذہبی شعائر کا تمسخر اڑا نے اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو برآ گئیتھے کرنے کا سلسلہ بھی ایک تو اتر کے ساتھ شروع ہو چکا تھا۔ 29 اپریل 1931 کو جموں کے شالامار باغ میں مفتی محمد اسحاق عیدِ الاضحی کے دوران تقریر کر رہے تھے کہ ڈیوٹی پر مامور پولیس انپکٹر لالہ کھیم چند نے امام صاحب کو تقریر کرنے سے روک دیا اور کہا کہ یہ پچھر مت دو تم لوگ صرف نماز پڑھ سکتے ہو مگر یہ پچھر کی اجازت نہیں دین میں مداخلت کے اس واقعہ نے مسلمانوں کے جذبات کو بری طرح مجروح کیا اور مسلمانوں میں غصہ و غصب کی لمبڑی۔ یہ میز مسلم ایسوی ایشن نے احتیاجی جلسہ منعقد کر کے مختلف قراردادوں کے ذریعے حکومت سے مطالیہ کیا کہ پولیس افسر کے خلاف کارروائی کی جائے اور عدالت میں توہین مذہب کا مقدمہ چلایا جائے۔ اسی قسم کا ایک اور واقعہ تھا میل سانیہ کے قصبه ڈھگور میں رہنا ہوا جہاں ایک ہندو پولیس افسر نے مسلمانوں کو تلاab پر وضو کرنے اور اس سے متصل میدان میں نماز پڑھنے سے روک دیا۔ مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے پے درپے واقعات کے باعث مسلمانوں میں اشتعال اگیزی اس وقت شیدید ہو گئی جب 04 جون 1931 کو جموں کی سنشل جیل میں ہندو وارڈن والڑن اور مسلمان کا نشیبل کے درمیان جھگڑا ہوا اور توہین قرآن کا واقعہ پیش آیا۔ کا نشیبل افضل داد چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ ہندو وارڈن بالک رام نے دیرے سے آنے پر اس کی تنبیہ کی اس عرصہ میں لمحورام سب انپکٹر بھی آگیا جس نے غصہ میں فضل داد بست اٹھا کر پچھینگ دیا۔ اس ستر میں سورہ پیغمبر اکرم کی ایک جلد بھی تھی اگرچہ انپکٹر کو اس بات کا علم نہ تھا مگر جب فضل داد نے یہ بات اس کے نوٹس میں لائی تو اس نے پیغمبر اکرم کو لات مار دی فضل داد نے اپنے افسران بالا کو اس معاملہ کی بابت اطلاع دی اور کارروائی کے لیے لکھا لیکن احکام بالا کی جانب سے کوئی اقدام نہ کیا گیا۔ آخوند فضل داد نے معاملہ کو یہ میز مسلم ایسوی ایشن کے نوٹس میں لایا اور ان سے مدد کا خواستگار ہوا تاکہ لمحورام کے خلاف مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے جرم کا مقدمہ درج کروایا جاسکے۔ اسی قسم کا ایک اور واقعہ 20 جون 1931 کو سرینگر میں پیش آیا۔ مقدمہ کی ساعت سوت روی سے جاری تھی۔ صبح سے دوپہر اور پھر نمازِ ظہر کا وقت ہو گیا ایک مسلمان نے اذان دینا شروع کر دی باقی مسلمانوں نے نماز کی ادا میگی کے لیے صفوں کی ترتیب بنانا شروع کر دی کہ اس اثناء میں ایک مجرمیت باہر لکلا اور اس نے یوں ہجوم کو پھکو لے کھاتے دیکھا تو سمجھا کہ اذان دینے والا شخص عربی میں باقی افراد کو جیل پر حملہ کی تغییب دے رہا ہے۔ مجرمیت نے پولیس کے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس سے پہلے کہ وہ جیل پر حملہ آور ہوں انہیں منتشر کرنے کے لیے گولی چلانی جائے۔ جب سپاہیوں نے پس وپیش سے کام لیا تو مجرمیت نے از خود ہی ایک اہلکار سے بندوق پھین کر فائز کیے جس کی تقلید میں باقی اہلکاروں نے بھی گولیاں برسانا شروع کر دیں تھوڑی ہی دیر میں مسلمان شہید اور جنوں زخمی ہو گئے 03 جولائی 1931 کو پیش آنے والے اس سانحہ کو تحریک آزادی کشمیر کا عملی آغاز کہا جا سکتا ہے۔

13 جولائی 1931ء کو سنپرل جیل سری نگر کے سامنے ڈوگرہ سامرانج نے 22 بے گناہ کشیمیر یوں کو شہید کر دیا تھا۔ شہدائے کشیمیر کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے یہ فائزہ لائن کے دونوں اطراف، پاکستان اور دنیا بھر میں مقیم کشیمیر یوں نے یوم شہدائے کشیمیر اس عزم اور تجدید عہد کے ساتھ منایا کہ وہ شہدائے کشیمیر کی قربانیوں کو بھی نہیں بھولیں گے اور مقبوضہ کشیمیر کو بھارت کے جابانہ سلطنت سے آزاد کرو اکر ریاست کا پاکستان سے الخاق کروائیں گے۔

13 جولائی 1931ء کے شہدائے کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے جگہ جگہ تقاریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس سلسلے میں سب سے پڑی تقریب جموں و کشمیر بریشن سیل کے زیر اہتمام سنپرل پریس کل مظفر آباد میں منعقد کی گئی جسکی صدارت جمیعت علمائے اسلام کے امیر مولانا محمود الحسن اشرف نے کی تھی جسکے شوکت جاوید میر سیکرٹری ریکارڈ پاکستان پبلپارٹی آزاد کشمیر مہمان خصوصی تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نعمت رسول ﷺ کی سعادت قاری نذیر احمد ترابی نے حاصل کی۔ تقریب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے ڈائریکٹر انظامیہ جناب راجہ سجادلطیف خان ڈائریکٹر انظامیہ نے اپنے خطاب میں کہ کہ 1931 میں دو ایسے واقعات رو نماء ہوئے جو مسلمانوں کے جذبہ ایمانی کی آزمائش بن گے۔

جنوری 1931 کو ادھم پور کا ایک ہندو زمیندار مسلمان ہوا تو تحصیلدار نے اس کا نام مورثی زمین سے ختم کر دیا۔ یہ نو مسلم زمیندار تحصیلدار کے اس اقدام کے خلاف عدالت چلا گیا اور دادرسی چاہی لیکن تمام عدالتی و انتظامی مشیمیر راجہ کے حکم کی پابندی جو مسلمانوں کو جری دباو میں رکھنے کا عادی تھا۔ نج نے اس نو مسلم زمیندار سے کہا کہ دوبارہ ہندو مذہب میں آجائو تمہاری جائیداد واپس کر دی جائے گی۔ زمیندار نے مرتد ہونے سے انکار کر دیا تو نج نے اس کا مقدمہ خارج کر دیا۔

دوسراؤ چھ جو مسلمانوں کے اشتغال کا سبب بناوہ 29 اپریل 1931ء کو جموں کے شالamar باغ میں مفتی محمد اسحاق کا نماز عید کے بعد خطبہ تھا پویس نے مفتی صاحب کو روکنے کی کوشش کی جس سے مسلمانوں میں غم و غصے کے لہر دوڑ گئی۔ مسلمانوں نے اس مداخلت کے خلاف احتجاجی جلوں نکالے۔ اس کے بعد ہندووں نے جموں میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی جس نے مسلمانوں کے جذبات کو مزید پھوڑ کا دیا۔

جناب سید سیلم گردیزی جزل سیکرٹری گزٹیڈ آفیسر ایسوی ایشن نے اپنے خطاب میں کہا کہ 21 جون 1931ء کو خانقاہ محلی پر جموں و کشمیر کے اکابرین کا ایک بڑا جلسہ ہوا اس جلسے کے اختتام پر امر و عہد یوپی سے تعلق رکھنے والے ایک شخص عبدالقدیر نے ایک پرزو تقریب کی۔ عبدالقدیر کی تقریب کو اشتغال انگیز قرار دے کے اس کے خلاف مقدمہ درج کیا اور اسے گرفتار کر لیا گیا ان حالات میں کشمیری مسلمانوں کا جذبہ حریت پروان چڑھ رہا تھا۔ اب ڈوگرہ راج کے خلاف جنگ کھلے عام شروع ہو چکی تھی عبدالقدیر کے خلاف مقدمے کی ساعت سیشن نج کی عدالت میں چار روز تک جاری رہی ساعت کے دوران ہزاروں کشمیری احاطہ عدالت میں پہنچ گے۔ انتظامیہ نے آئندہ ساعت سری نگر کی سنپرل جیل میں کرنے کا فیصلہ کیا اور 13 جولائی کی تاریخ مقرر کی اس روز ہزاروں کشمیری جیل کے باہر جمع ہو گے اور مطالبہ کیا کہ ساعت کھلی جگہ پر ہونی چاہیے۔ کچھ کشمیری نوجوان جیل کے احاطہ میں داخل ہو گے تین درجن کے قریب لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا قوت ایمانی اور جذبہ آزادی سے سرشار کشمیری مسلمانوں کا جم غیر فیصلہ کا منتظر جیل کے درود یوار کے ساتھ جمع تھا کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ ایک مسلمان نے جیل کی دیوار پر چڑھ کر آذان دیتی شروع کی تو وہاں موجود ڈی سی نے بغیر ارنگ کے فائزہ کوئی نہ کا حکم دے دیا موزن کو فائزہ لائے تو وہ زمین پر گر پڑا اذان جاری رکھنے کے لیے دوسرا مسلمان دیوار پر چڑھا تو اس کو بھی گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ وہ بھی زمین پر آگرا۔ اس طرح اذان پر قربان ہونے والوں کی تعداد 22 ہو گئی۔ سیکٹروں زخمی ہوئے جو بعد میں شہید ہو گے۔ یہ واقع چراغ میں تیل کے کام آیا اور ڈوگرہ راج کے خلاف تحریک منظم ہونے لگی۔ زخمیوں میں سے ایک نے دم توڑتے ہوئے اپنی قوم کے لیے یہ کلمات ادا کیے کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اب آپ کو اپنا فرض ادا کرنا ہے۔

جناب سید مرتضی علی گیلانی نے مسلم کا نفرنس کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ 13 جولائی 1931 کا سانحہ تاریخ میں سُنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے بعد جموں و کشمیر میں آزادی کی خاطر جتنے واقعات ظہور پذیر ہوئے اور شہادتیں سامنے آئیں۔ ان سب کا سلسلہ 13 جولائی سے وابستہ ہے۔ ان شہداء نے کشمیری قوم کو آزادی کی راہ دکھائی اور ان کے مشن کی تجھیل کرتے ہوئے آج تک بے شمار لوگ اپنی جانوں کا نذر رانہ پیش کر چکے ہیں۔ بھارت نے کشمیریوں کے جذبہ آزادی کو سرد کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن کشمیری عوام کو کسی بھی صورت ایسے اوپھے ہٹھنڈوں اور بلا جواز گرفتاریوں اور لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنانے سے کشمیریوں کا جذبہ آزادی دبایا نہیں جاسکتا بلکہ ایسی کارروائیوں سے کشمیریوں کے ارادے اور بھی مضبوط ہو چکے ہیں۔

جناب شوکت جاوید میر سیکرٹری ریکارڈ پاکستان پبلپارٹی آزاد کشمیر نے کہا کہ 13 جولائی 1931ء کو سنشل جیل سرینگر کے سامنے 22 بے گناہ کشمیریوں کو ڈوگرہ سامراج نے شہید کر دیا تھا، ان شہداء اور تحریک آزاد کشمیر میں اپنی جانوں کا نذر رانہ پیش کرنے والوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ کشمیری کی آزادی تک شہداء کے مشن کو جاری رکھیں گے۔

جناب مولا نامودود الحسن اشرف امیر جمیعت علماء اسلام نے اپنے خطاب میں کہا کہ جہاد کشمیر مقبوضہ کشمیر کی مکمل آزادی تک جاری رہے گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم شہداء کے مشن سے کسی کو غداری نہیں کرنے دیں گے۔ انہوں نے شہدائے کشمیر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس قوم نے غالی سے آزادی پانے کے لیے 13 جولائی 1931ء کو جس تحریک کا آغاز کیا تھا وہ آج بھی جاری ہے۔ ان شہداء کی روشن کی ہوئی شمع حریت کو روشن رکھا جائے گا اور حصول آزادی کے لیے جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔

جناب مشتاق الاسلام نے آل پارٹیز حریت کا نفرنس کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کشمیریوں کے جذبہ آزادی کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے لیکن کشمیری عوام کسی بھی صورت میں ایسے اوپھے ہٹھنڈوں اور بلا جواز گرفتاریوں اور لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنانے سے کشمیریوں کے جذبہ حریت کو زیادہ دیر تک غلام بنا کر نہیں رکھ سکتا۔ کشمیریوں کی قربانیاں ضرور رنگ لا کیں گی اور کشمیر آزادی کی نعمت سے ہمکنار ہو گا۔

یوم قرارداد الحاق پاکستان

19 جولائی 1947 کو آل جوں و کشمیر مسلم کانفرنس کی جزوں کا جلاس آبی گز رگاہ سرینگر میں واقع سردار محمد ابراء یم خان کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ اس تاریخی اجلاس میں مندرجہ ذیل افراد نے شرکت کی ان میں ایسے نام بھی شامل ہیں جو جزوں کے اراکین نہیں تھے لیکن اجلاس میں شریک تھے۔

۱۔ چودہ برسی حمید اللہ خان جوں ۲۔ سردار محمد ابراء یم خان راولاؤ کوٹ ۳۔ چودہ برسی عبد اللہ خان بھلی جوں ۴۔ سردار عبدالرحیم خان درانی جوں ۵۔ پروفیسر محمد اسحاق قریشی جوں ۶۔ عبد الرحمن قریشی جوں ۷۔ مسیح علی احمد شاہ میر پور ۸۔ چودہ برسی محمد یوسف میر پور ۹۔ چودہ برسی نور حسین میر پور ۱۰۔ ڈاکٹر محمد یعقوب ظفر میر پور ۱۱۔ چودہ برسی محمد رفیق میر پور ۱۲۔ چودہ برسی رحیم داد خان کوٹی ۱۳۔ راجہ افراصیاب خان کھوئی رش کوٹی ۱۴۔ مرزا فتحی محمد راجوری ۱۵۔ مولوی عبد العزیز راجوری ۱۶۔ مرزا اعطاء اللہ راجوری ۱۷۔ غلام محمد ملک بحدروہ ۱۸۔ سید نذیر حسین شاہ پونچھہ ۱۹۔ سردار یار محمد خان پونچھہ ۲۰۔ حافظ محمد یعقوب ہاشمی پونچھہ ۲۱۔ حاجی محمد پونچھہ ۲۲۔ بشیر حمد قریشی پونچھہ ۲۳۔ سردار محمد طیف خان (کھڑک) پونچھہ ۲۴۔ سید حسن شاہ گردیزی باغ ۲۵۔ راجہ عبد الحمید خان مظفر آباد ۲۶۔ خواجہ عبد الرحمن شاریاں مظفر آباد ۲۷۔ خواجہ محمد عبد اللہ باٹھے مظفر آباد ۲۸۔ غلام رسول پنڈت مظفر آباد ۲۹۔ منشی احمد دین یانہال ۳۰۔ خواجہ غلام الدین وانی بارہ مولا ۳۱۔ عنایت اللہ گر و بارہ مولا



۳۲۔ خواجہ محمد یوسف صراف بارہ مولا ۳۳۔ خواجہ غلام سرور شاہ بارہ مولا ۳۴۔ خواجہ غلام مجی الدین سوپور ۳۵۔ خواجہ غلام محمد جیول سرینگر ۳۶۔ خواجہ غلام گلگار سرینگر ۳۷۔ خواجہ غلام مجی الدین تر میوس سرینگر ۳۸۔ خواجہ غلام احمد ترالی اسلام آباد ۳۹۔ مولوی نور الدین شاہ سرینگر ۴۰۔ عبدالغفار گوجری سرینگر ۴۱۔ حاجی جلال الدین چارشريف ۴۲۔ محمد یوسف شاہ چارشريف ۴۳۔ عبد الغنی رینشوس سرینگر ۴۴۔ منشی ضیاء الدین بخاری بڈ گام ۴۵۔ خواجہ ثناء اللہ شیعیم سوپور ۴۶۔ سردار طیب شاہ سرینگر ۴۷۔ خواجہ احمد اللہ رعناء سرینگر ۴۸۔ خواجہ محمد عبد اللہ سرینگر۔

قرارداد الحاق پاکستان کا متن۔

۱۔ آل جوں و کشمیر مسلم کانفرنس کا یہ کنوشن اس قرارداد کے ذریعے قیام پاکستان پر اپنے اطمینان قلبی کا اظہار کرتے ہوئے قائد اعظم کو اپنی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

۲۔ بر صیریکی ریاستوں کے عوام کو یہ امید تھی کہ وہ ب्रطانوی ہندوستان کے دوسرے باشندوں کے شانہ بٹانے کو آزادی کے مقاصد کو حاصل کریں گے اور تقسیم ہندوستان کے ساتھ بڑا بڑا ہندوستان کے تمام باشندے آزادی کے ہمکنار ہوئے وہاں ۰۳ جون 1947 کے اعلان نے بر صیریکی نیم خود مختار ریاستوں کے حکمرانوں کے ہاتھ مضبوط کیے ہیں اور جب تک یہ مطلق العنان حکمران وقت کے جدید تقاضوں کے سامنے سرتسلیم ختم نہ کریں گے ہندوستانی ریاستوں کے عوام کا مستقبل بھی بالکل تاریک رہے گا۔ ان حالات میں ریاست جوں و کشمیر کے عوام کے سامنے صرف تین راستے ہیں (۱) ریاست کا پاکستان کے ساتھ الحاق (۲) ریاست کا بھارت کے ساتھ الحاق (۳) ایک خود مختار ریاست کا قیام۔

۳۔ مسلم کانفرنس کا یہ کنوشن بڑے غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ جغرافیائی اسانی، ثقافتی اور مذہبی اعتبار سے ریاست کا پاکستان سے الحاق نہایت ضروری ہے کیونکہ ریاست کی آبادی کا ۸۰ فیصد حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے اور پاکستان کے تمام بڑے دریا جن کی گز رگا پنجاب ہے ان کے فتح وادی کشمیر میں ریاست کے عوام بھی پاکستان کے عوام کے ساتھ مذہبی، ثقافتی اور اقتصادی رشتہوں میں

مضبوطی سے بندھے ہوئے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ریاست کا الحالق پاکستان سے کیا جائے۔

۲۔ یہ کونشن مہاراجہ سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیری عوام کو ملک داخلی خود مختاری دی جائے اور مہاراجہ ریاست کے آئینی سربراہ کی حیثیت اختیار کرتے ہوئے ریاست میں ایک نمائندہ قانون ساز اسمبلی تشکیل دے اور وقار، مواصلات اور امور خارجہ کے لئے پاکستان دستور ساز اسمبلی کے پردیکے جائیں۔

کونشن یہ قرار دیتا ہے کہ اگر حکومت کشمیر نے ہمارے پہلے مطلبے تسلیم نہ کیے اور مسلم کانفرنس کے اس مشورے پر کسی داخلی یا خارجی دباؤ کے تحت عمل نہ کیا گیا اور ریاست کا الحالق ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کے ساتھ کر دیا گیا تو کشمیری عوام اس فیصلے کی مخالفت میں اٹھ کھڑے ہوں گے اور اپنی تحریک آزادی پورے جوش و خروش سے جاری رکھیں گے۔

مسلم کانفرنس کے درج بالا اجلاس منعقدہ 19 جولائی 1947 میں چودھری غلام عباس جیل میں ہونے کے باعث شرکت نہیں کر سکتے تھے تاہم وہ اول دن سے ہی الحالق پاکستان کے بھرپور داعی تھے۔ اس کا ایک اندازہ ان کے ایک بیان سے ہوتا ہے جو انہوں نے آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے اجلاس منعقدہ 19، 18، 17 اپریل 1942 کے اجلاس میں کیا۔ انہوں نے واشگٹن الفاظ میں اعلان کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم مہاراجہ ہری سنگھ اور اس کے وزیر اعظم کو یہ تادبیانا چاہتے ہیں کہ کشمیر کے 35 لاکھ مسلمان ریاست کو صرف اور صرف پاکستان کا اٹوٹ اگل سمجھتے ہیں اور یہ کہ وہ اس کے علاوہ کوئی دوسرا آپشن قول نہیں کریں گے۔

19 جولائی 1947ء کو آپی گزرگاہ سرینگر میں بانی صدر آزاد کشمیر جناب سردار محمد ابراجیم خان (مرحوم) کی رہائش گاہ پر مسلم کانفرنس کی جزوں کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس تاریخی اجلاس میں قرارداد الحالق پاکستان منتظر ہوئی۔ 19 جولائی 2018ء کو سیز فارس لائن کے دونوں اطراف پاکستان اور دنیا بھر میں مقیم کشمیریوں نے یوم الحالق پاکستان اس عزم اور تجدید عہد کے طور پر منایا کے پوری ریاست جموں و کشمیر کے بھارتی تسلط سے آزادی اور پاکستان سے الحالق تک جدو جہد جاری و ساری رکھی جائے گی۔ یوم قرارداد الحالق پاکستان کی سب سے بڑی تقریب "جموں و کشمیر بریشن سیل" کے زیر اہتمام "سنرل پریس کلب مظفر آباد" میں منعقد ہوئی جسکی صدرات آل جموں و کشمیر جمعیت علمائے اسلام کے امیر مولانا محمود الحسن اشرف نے کی جبکہ صدرات محترمہ نورین عارف صاحب چیئر پرسن قومی تقریبات کمیٹی و وزیر سماجی بہبود ترقی نسوان نے کی تھی۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام مجید فرقان حمید سے ہوا۔ تلاوت کلام مجید اور نعمت رسول مقبول ﷺ کی سعادت بھی قاری نذیر احمد ترابی نے حاصل کی۔

مقررین نے اپنے خطاب میں کہ کآن کشمیری یوم الحالق پاکستان جوش و جذبے اور اس عزم کی تجدید کے ساتھ منا رہے ہیں کہ جب تک کشمیر آزاد ہو کر پاکستان کا حصہ نہیں بن جاتا اس وقت تک ہماری جدو جہد جاری رہے گی۔ اقوام متحده اپنی قراردادوں کے مطابق اپنی ذمہ داریاں پوری کرے ریاست جموں و کشمیر کے عوام نے 19 جولائی 1947ء کے تاریخی دن کے موقع پر قرارداد الحالق پاکستان منتظر کر کے اپنی منزل کا تعین کر لیا تھا۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے بدترین مظالم، انسانی حقوق کے عالمی اداروں کے لیے لمحہ فکریہ ہیں۔ دنیا وہرہ معیار ترک کر کے کشمیر میں ظلم و بربادیت بند کروائے اور مقبوضہ کشمیر سے 7 لاکھ بھارتی فوج کی واپسی میں اپنا کردار ادا کرے۔ مقررین نے کہ کشمیریوں نے پاکستان کے وجود میں آنے سے پہلے خود اپنے آپ کو اپنی تقدیر کیوں پاکستان سے وابستہ کیا۔

اس لحاظ سے کشمیری پاکستانیوں سے پہلے پاکستانی ہیں۔ اگرچہ کشمیریوں کی تحریک حریت بہت پرانی ہے لیکن اس میں فیصلہ کن موڑ 19 جولائی 1947ء اس وقت آیا جب انہوں نے پاکستان کے ساتھ الحالق کا دستاویزی الحالق کیا۔

مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس دن کشمیری مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس نے کونشن

منعقد کر کے پاکستان کے ساتھ الحاق کی قرارداد پاس کی جس میں کہا گیا کہ مسلم کانفرنس کا یہ کوشش اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ جغرافیائی حالات مجموعی آبادی کی 80 فیصد مسلم اکثریت پہنچا کے اہم دریاؤں کی ریاست میں گز رگا کیں، زبان، شافتی، نسلی اور معاشری تعلقات اور ریاست کی سرحدوں کا پاکستان سے ملختی ہونا ایسے حقائق ہیں جو اس بات کو ضروری قرار دیتے ہیں کہ ریاست جموں و کشمیر پاکستان کے ساتھ الحاق کرے۔ اس قرارداد کا اعلان ہوتے ہی کا گلگر لیں متحرک ہو گئی۔ پولیس اور فوج میں تبدیلیوں کے علاوہ RSS اور ہندومہاسجہ کے جھنوں کو ریاست میں بلوایا گیا۔ ان تمام انتظامات کے باوجود 14 اگست 1947 کو جب پاکستان ایک آزاد ملک کے حیثیت سے دنیا کے نقطے پر اپھرا تو پوری ریاست پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونج آئی۔ جب کشمیریوں کی مدد کے لیے رضا کار کشمیر میں داخل ہوئے تو یہ بھارت ہی کی حکومت تھی جس نے اقوام متحده میں مسئلہ کشمیر اٹھایا اور سلامتی کو نسل نے اس تازع کے حل کے لیے قرار دادیں پاس کیں۔ سلامتی کو نسل میں کشمیری عوام کو یہ حق تقویض کیا گیا کہ وہ استصواب رائے کے ذریعے پاکستان یا بھارت سے الحاق کر لیں۔ بہر کیف یہ مسئلہ آج بھی موجود ہے اور بھارت کے ساتھ نہاد الحاق کو کشمیری عوام کی تائید حاصل نہیں۔

برسی عازی ملت جناب سردار محمد ابراہیم خان بانی صدر آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر

عازی ملت سردار محمد ابراہیم خان کی برسی ہر سال 13 جولائی کو مناسی جاتی ہے۔ سردار محمد ابراہیم خان 22 اپریل 1915 کو پلے پوچھ کے گاؤں ہورنہ میرہ کے ایک سدھن قبیلے میں پیدا ہوئے۔ مقامی ہائی سکول سے میٹرک، اسلامیہ کالج لاہور سے بی اے، پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی اور 1942 میں برطانیہ کی لٹنفران یونیورسٹی سے بار ایٹ لاء کی ڈگری حاصل کی۔ وطن واپسی پر میر پور میں پیک پر اسکیوٹر کی حیثیت سے پیشہ و رانہ زندگی کا آغاز کیا۔ بعد ازاں اسٹینٹ ایلو وکٹ جرزل کے منصب پر ترقی پا کر جموں تشریف لے گئے۔ یہ تحریک آزادی کشمیر کے عروج کا زمانہ تھا اور ہر طرف نئے جذبوں اور نئے ترکوں کی گراماش سے ہر شخص متاثر ہو رہا تھا چنانچہ آپ بھی اس قضا سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور ملازمت سے استعفادے کر سیاسی سرگرمیوں میں پوری تن دہی کے ساتھ شریک ہو گئے۔ جنوری 1947 میں ریاضی اسیبلی کے انتخابات میں مسلم کافرنس کے نکٹ پر کن منتخب ہوئے۔ آپ اس حکومت کے صدر مقرر ہوئے، یہ ایک انقلابی حکومت تھی جس کا مقصد آزاد حصے کو میں کہپ قرار دیتے ہوئے آزاد کی جنگ کو مزید جاری رکھنا تھا لیکن سیز فائر کے باعث یہ مشن ادھورا رہ گیا



کچھ عرصے بعد پلندری کے جنگلات میں قائم ہونے والی اس انقلابی حکومت کے دفاتر کو مظفر آباد منتقل کر دیا گیا۔ بھارت جب مسئلہ کشمیر کو اقوام متحده کی سلامتی کو نسل میں لے گیا تو قادر اعظم نے وزیر خارجہ سظر اللہ خان اور عازی ملت سردار محمد ابراہیم خان کو ہی سلامتی کو نسل کے سامنے کشمیریوں کے نمائندے کی حیثیت سے روانہ کیا جہاں آپ نے بھر پور انداز میں مسئلہ کشمیر کو اجاگر کیا۔ آپ مسئلہ کشمیر کے حل اور پورے کشمیر کی آزادی اور پاکستان میں اس کی شمولیت کے لیے زندگی کی آخری سانس تک مصروف عمل رہے۔ آپ 04 مرتبہ آزاد ریاست جموں و کشمیر کے صدر منتخب ہوئے۔ پہلی مرتبہ 24 اکتوبر 1947ء تا 30 مئی 1950 دوسرا مرتبہ 14 اپریل 1957 تا 26 اپریل 1959، تیسرا مرتبہ 05 جون 1975 تا 30 اکتوبر 1978 اور آخری مرتبہ 25 اگست 1996 تا 23 اگست 2001 تک منصب صدر ایالت پر فائز رہے۔ آپ نے 31 جولائی 2003 کو اپنے آبائی گاؤں کوٹ متنے خان میں انتقال فرمایا۔ آپ کو آزاد کشمیر کے سب سے کم عمر اور سب سے معمر صدر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

عازی ملت جناب سردار محمد ابراہیم خان بانی صدر آزاد کشمیر کی 15 ویں برسی آزاد کشمیر میں سرکاری سٹپرمنسٹی گئی۔ عازی ملت جناب سردار محمد ابراہیم خان کی برسی کے سلسلہ میں آزاد کشمیر بھر میں تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔ سیاسی و اجتماعی ملت میں عازی ملت کی برسی کی سرکاری تقریب جموں و کشمیر لیشن یہل کے زیر انتظام سنشل پریس کلب مظفر آباد میں منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب خوجہ فاروق احمد سینٹر نائب صدر پاکستان تحریک انصاف نے کی جبکہ جناب راجہ محمد فاروق حیدر خان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر مہمان خصوصی تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا تلاوت قرآن پاک اور نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت قاری نذیر احمد ربانی نے حاصل کی۔ جناب محمد اوریں عبادی سیکٹری جموں و کشمیر لیشن یہل و کشمیر پلجر اکیڈمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ عازی ملت جناب سردار محمد ابراہیم خان

1915ءیں پیدا ہوئے اور ان کی وفات 2003ء میں ہوئی۔ انہوں نے 88 سالہ تھرک زندگی گزاری اور وہ ریاست کے پہلے باریٹ لاء تھے۔ انہوں نے سینٹ ایڈوکیٹ جنرل کے طور پر بھی کام کیا مگر جلد ہی انہوں نے اپنی تمام تر خدمات آزادی کشمیر کے لیے ہفت کر دیں۔ وہ مذرا ور بے باس سیاسی قائد تھے۔ وہ دوبار آزاد کشمیر میں صدارت کے منصب پر فائز ہے۔ مگر ان پر کچھی کوئی اڑام نہیں لگا اسی وجہ سے لوگ ان کا احترام کرتے ہیں۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ پاکستان کے قیام سے پہلے ہی پاکستان سے الحاق کی قرارداد منظور کرو کر کشمیر یوں کے مستقبل کو پاکستان سے جوڑنا ہے۔

پاکستان تحریک انصاف آزاد کشمیر کے سینئر نائب صدر جناب غوبی فاروق الرحمن نائب صدر پاکستان تحریک انصاف جو کہ اس تقریب کی صدارت فرمائے تھے نے اپنے خطاب میں کہا کہ 19 جولائی 1947 کو غازی ملت سردار محمد ابراء یہیم خان نے اپنی رہائش گاہ پر قرارداد الحاق پاکستان منظور کروائی۔ اور کشمیر یوں کے لیے واضح مستقبل کا تعین کیا۔ غازی ملت سردار محمد ابراء یہیم خان نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ریاست کا ایک حصہ آزاد کروا یا جاؤں ج آزاد کشمیر کے نام سے موجود ہے۔ غازی ملت کی جدوجہد کے نتیجہ میں ڈوگرہ کوہ دبا کر بھاگنا پڑا اس کے بعد آزاد کشمیر کی پہلی حکومت کا قیام پلندری جنجال ہل کے مقام پر عمل میں آیا۔ آپ آزاد حکومت کے بانی صدر مقرر ہوئے۔ انہوں نے انتظامی حکومت کا درخواست پلندری سے مظفر آباد منتقل کیا۔ غازی ملت کی ساری زندگی اور ان کے انکار کشمیری قوم کے لیے مشعل راہ ہیں۔ ان کی زندگی تاریخ کا ایک سہی باب ہے۔

محترمہ نورین عارف وزیر سماجی بہبود و ترقی نسوان و چیلریزنس توپی تقریبات کمیٹی نے اپنے خطاب میں کہا کہ غازی ملت جناب سردار محمد ابراء یہیم خان کے گھر پاس ہونے والی قرارداد الحاق پاکستان ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ ہمارے محسنوں کی قربانیاں ہیں جس کی بدلت ہم آج آزادی کا سانس لے رہے ہیں۔ اسلام کی قربانیوں کا آئندہ نسلوں تک پہچانا ہمارا فرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر یوں نے تکمیل پاکستان کے لیے بے پناہ قربانیاں پیش کیے۔ انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر کی سیاست میں غازی ملت جناب سردار محمد ابراء یہیم خان کو جو پڑی رائی ملی وہ کسی اور حکمران کے حصے میں نہیں آئی۔ انہوں نے کہا کہ اگر سب کشمیری عوام مسئلہ کشمیر پر ایک موقف اختیار کریں تو دنیا کی کوئی بھی طاقت انھیں آزادی کی نعمت سے دونوں بیس رکھ سکتی۔ انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان سے قبل 19 جولائی 1947 کو غازی ملت جناب سردار محمد ابراء یہیم خان کی رہائش گاہ آپی لوزرگاہ منیرگر پر قرارداد الحاق پاکستان کی منظوری کے بعد کشمیر یوں کے لیے سیاسی مستقبل کی واضح راہ متعین ہوئی۔ انہوں نے ریاست جموں کشمیر کے لیے پاکستان کے ساتھ الحاق کو کشمیر یوں کی منزل قرار دیا تھا۔

جناب راجہ محمد فاروق حیدر خان وزیر اعظم آزاد حکومت دیاست جموں کشمیر جو اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے نے اپنے خطاب میں کہا کہ غازی ملت سردار محمد ابراء یہیم خان کشمیر یوں کے عظیم رہنماء تھے۔ غازی ملت سردار محمد ابراء یہیم خان کو یہ آزاد حاصل ہے کہ وہ 32 سال کی عمر میں آزاد کشمیر کے لئے عمر ترین اور 86 سال کی عمر میں محمر ترین صدر رہے ان کی تین یادگار تصانیف

۱۔ کشمیر کی جنگ آزادی

۲۔ متعاز زندگی

۳۔ کشمیر سا گا ہیں۔

14 اگست یوم آزادی پاکستان

پاکستان کا یوم آزادی ہر سال 14 اگست کو منایا جاتا ہے۔ جشن آزادی کی تقریبات پاکستان بھر میں اور یورپی ممالک میں مقیم پاکستانی انتہائی جوش و خروش کے ساتھ مناتے ہیں۔ یہ تقریبات آزاد کشمیر میں بھی اس شان و شوکت کے ساتھ سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر منعقد کیا جاتی ہیں لیکن ایک خطہ ایسا بھی ہے جہاں لوگ زبردست پابندیوں، کرفیو اور بندوقوں کے سامنے تلے ہونے کے باوجود پاکستان کو یوم آزادی بالکل اس جوش و خروش اور سرست و شادمانی کے ساتھ مناتے ہیں۔ جس طرح کہ خود پاکستان میں رہنے والے عام شہری یہ خطہ مقبولہ کشمیر کا ہے جسے بھارت اٹھ قرار دیتا ہے۔ وہ مقبولہ کشمیر پر اپنا قبضہ اور سلطنت جماں رکھے اور کشمیر یوں کو تحرک آزادی سے برگشتہ کرنے کے لیے ہر بہ احتیار کیے ہوئے ہے۔ بھارت کے قومی دن پر مقبولہ کشمیر میں عوامی سطح پر عام ہڑتال کی جاتی ہے۔ اس دن بھی اگرچہ



کشمیر میں کرفیو نافذ کے کے اور جگہ جگہ جامد تلاشی کے لیے چیک پوسٹ میں قائم کرتے ہوئے امن و امان کے قیام کی بھوئی کوشش کی جاتی ہے اور سرکاری سطح پر بھارتی قومی دن کی تقریب انتہائی کڑے پھرے میں منعقد کرتے ہوئے عالمی برادری کو یہ پاور کرانے کو کوشش کی جاتی ہے کہ کشمیر میں مکمل طور پر امن ہے اور یہ کشمیری عوام بھارت کے ساتھ ہیں لیکن کشمیری عوام ہڑتال اور احتجاجی مظاہروں کے ذریعے سے اس دوغلہ پن کی مکمل طور پر نفعی کردیتے ہیں لیکن جب پاکستان کا قومی دن آتا ہے تو کشمیری اسے بالکل اس انداز میں مناتے ہیں جسے یخوداہیان کشمیر کا قومی دن ہو۔ مقبولہ کشمیر کے عوام بھارتی مظاہم کا مقابلہ اس لیے کر رہے ہیں اور آزادی کی تحریک چلا رہے ہیں کہ ان کا اول و آخر بیٹھ نظر صرف اور صرف پاکستان میں شمولیت اختیار کرنا ہے۔ ان کی واحد آخری منزل صرف اور صرف پاکستان ہے چنانچہ 14 اگست کو پورے کشمیر میں پاکستان کے قومی پرچم گھروں کی چھتوں پر آویزاں کیے جاتے ہیں اور تقریبات منعقد کی جاتی ہے اس سلسلے میں اس امر کوئی پرواہ نہیں کی جاتی ہے کہ بھارتی فوج اپنی بندوقوں کا رخ ان کی جانب کیے ہوئے ہے اور یہ کہ انہیں بااغی قرار دیتے ہوئے ظلم و تشدد کا نشانہ ہتایا جائے گا یا شہید کر دیا جائے گا وہ پاکستان کے نام پر شہید ہونے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ جب بھارتی فوج بے گناہ کشمیر یوں کو شہید کرتی ہے تو ایسے شہداء کو بھی پاکستان کے قومی پرچم میں لپیٹ کر دن کیا جاتا ہے۔ یہ کشمیر یوں کی پاکستان کے ساتھ محبت اور عقیدت کا ایک عظیم الشان اظہار ہے جس کی کوئی نظر پیش نہیں کی جاسکتی۔

تحریک آزادی کشمیر کے بیان کمپ میں پاکستان کا 17واں یوم آزادی اس عزم اور تجدید عہد کے ساتھ منایا گیا کہ کشمیری پاکستان کا بازو شمشیر بن کر رہیں گے۔ مقبوضہ آزاد کشمیر پاکستان و دنیا بھر میں مقیم کشمیریوں نے پاکستان کا یوم آزادی شایان شان طریقہ سے منایا۔ سب سے بڑی تقریب جموں و کشمیر لبریشن میل کے زیر اہتمام مشعل پر لیں کلب مظفر آباد میں منعقد کی گئی جس کی صدارت جناب مشائق



منہاس وزیر اطلاعات آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر نے کی جبکہ جناب راجہ محمد فاروق حیدر خان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر مہمان خصوصی تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت حافظہ شعیب مدینے حاصل کی جبکہ نعمت رسول مقبول ﷺ کی سعادت محمد اسلم نے حاصل کی۔ محمد سخاوت نے ملی نعمت پیش کیا۔

تقریب کے مہمان خصوصی جناب راجہ محمد فاروق حیدر خان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر نے کہا کہ پاکستان ہماری امیدوں اور آرزوں کا محور و مرکز ہے۔ قیام پاکستان سے قبل ہی کشمیری عوام نے قرارداد الماحق پاکستان کے ذریعے اپنا مستقبل پاکستان سے وابستہ کر کے اپنے لیے منزل کا تعین کر لیا تھا۔ کشمیری قوم سات دھائیوں سے تحریک تمجیل پاکستان کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ پاکستان کشمیریوں کا وکیل ہے اور پاکستان نے ہمیشہ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت کی اور کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو بین الاقوامی سطح پر اجاگر کیا۔ اہل کشمیر پاکستان سے نظریاتی اور روحانی عقیدت رکھتے ہیں۔ ہمیں وجہ ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں شہداء آزادی کو آج بھی بھارتی عویینوں کے سامنے تلتے پاکستان کے بزرگانی پر جموں میں سپردخاک کیا جاتا ہے اور دنیا کو بتایا جاتا ہے کہ کشمیریوں کا پاکستان کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ اہل کشمیر حقیقی جشن آزادی اس دن منائیں گے جس دن کشمیر آزاد ہو کر پاکستان کا حصہ بنے گا اور سرینگر کے لال چوک میں بزرگانی پر چمٹاہائے گا۔ آج کے دن کشمیری اس عزم کی تجدید کرتے ہیں کہ جب تک کشمیر آزاد ہو کر پاکستان کا حصہ نہیں بن جاتا اس وقت تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ کشمیری تحریک تمجیل پاکستان کی کامیابی تک کسی قربانی سے در بغیر نہیں کریں گے۔

تقریب سے خطاب کے دوران مقررین نے کہا کہ پاکستان کے یوم آزادی کے موقع پر کشمیری مسلمانوں نے گھروں، سکولوں، اور دفاتر پر پاکستان اور کشمیر کے جھنڈے لگائے اور چاغاں کیا۔ کشمیری عوام نے پاکستان کے ساتھ وہیانہ عقیدت کا اظہار کیا مقبوضہ کشمیر میں سری گمراہ دیگر قبصوں میں لوگوں نے بڑی تعداد میں بھارتی مسلح افواج اور پولیس الہکاروں کی موجودگی میں سخت ترین پابندیوں کے باوجود یوم آزادی پاکستان منایا اور گھروں پر پاکستانی پرچم لہرائے۔ مقررین نے کہا کہ کشمیریوں اور پاکستانیوں کے دل ایک ساتھ ہڑکتے ہیں کشمیری کسی بھی صورت میں بھارت کے تسلط کو تسلیم نہیں کرتے۔

تقریب سے جناب محمد اور لیں عباسی سیکرٹری جموں و کشمیر لبریشن میل سمیت مختلف سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے قائدین نے بھی خطاب کیا۔

15 اگست کشمیر یوں کا یوم سیاہ

بر صغیر پاک و ہند کی تقسیم کا اعلان 03 جون 1947 کو قانون تقسیم ہند کے تحت کیا گیا جبکہ اس پر عمل در آمد 14 اگست کو ہوا اس لحاظ سے پاکستان کو یوم آزادی 14 اور بھارت 15 اگست کو ہے۔ جس قانون تقسیم ہند کے تحت پاکستان اور بھارت کا قیام عمل میں لا یا گیا اسی قانون کے تحت بر صغیر کی ساڑھے پانچ سو سے زائد یاستوں کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ پاکستان اور بھارت میں سے جس کے ساتھ چاہیں اپنی



اکثریتی آبادی کی رائے کے مطابق الحاق کر لیں۔ ریاست جموں و کشمیر کی واضح اکثریتی آبادی مسلمانوں پر مشتمل تھی جنہوں نے قانون تقسیم ہند کی منظوری کے بعد 19 جولائی 1947 کو فرار داد الحاق پاکستان کے ذریعے رائے کا اظہار کرتے ہوئے اپنے مستقبل کو واضح طور پر تعین کر دیا تھا لیکن بھارت نے قانون تقسیم ہند کو صریح طور پر اپنے قدموں تلے رومنڈا اور کشمیر یوں کو اس حق کے تحت ملنے والی آزادی کی راہ میں روڑے انکاتے ہوئے فوج کشی کر کے کشمیر پر ہی فتح کر لیا۔ کشمیری ہر سال بھارت کے یوم آزادی کو یوم سیاہ کے طور پر مناتے ہیں اس دن پورے کشمیر میں ہڑتاں کی جاتی ہے اور جگہ جگہ اجتماعی مظاہروں کے انعقاد کے ذریعے عالمی برادری کو یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ کشمیر یوں نے کبھی بھی بھارت کے ساتھ رہنا قبول نہیں کیا ا ان کی واحد اور آخری منزل پاکستان ہے۔ اس دن صرف مقبوضہ کشمیر ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں مقیم کشمیر ”یوم سیاہ“ کی مناسبت سے اجتماعی پروگراموں کا انعقاد عمل میں لاتے ہیں۔ بازوؤں پر سیاہ پیاس باندھ کر بھارت کے خلاف اپنے غصے اور نفرت کا بخوبی اظہار کیا جاتا ہے۔ بھارت یوم آزادی کی تقریبات کا انعقاد کشمیر میں بھی کرتا ہے لیکن اس موقع پر سیکورٹی کے سخت ترین انتظامات کیے جاتے ہیں اور عمل پورے کشمیر کو ایک فوجی چھاؤنی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ یہاں ایک جانب سرکاری سطح پر یوم آزادی بھارت کی تقریبات کا اہتمام کیا جا رہا ہوتا ہے اور دوسری جانب عوام یوم سیاہ کے اجتماعی مظاہرے جلسے اور جلوسوں کا انعقاد کر رہے ہوتے ہیں یہ کشمیر یوں کی بھارت سے نفرت اور اس سے آزادی کے حصول کی واضح اور روشن مثال ہے۔

بھارت کے یوم آزادی کے موقع پر کنشوں لائن کے دونوں اطراف پاکستان اور دنیا بھر میں مقیم کشمیر یوں نے یوم سیاہ کے طور پر منایا۔ اس سلسلہ میں جگہ جگہ اجتماعی مظاہرے، جلسے، جلوس اور اجتماعی ریلیاں منعقد کی گئیں۔ بھارت کے یوم سیاہ کے سلسلہ میں سب سے بڑی تقریب جموں و کشمیر لبریشن سیل کے زیر اہتمام سنشل پریس کلب مظفر آباد میں منعقد ہوئی۔ وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر جناب راجہ محمد فاروق حیدر خان اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت قاری بلاں احمد نے حاصل کی جبکہ راجہ محمود خان

نے پارگاہ رسالت میں عقیدت کے پھول چھاور کئے۔

جناب راجہ محمد فاروق حیدر خان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر نے اپنے خطاب میں کہا کہ بھارت جیسے جاہر اور غاصب ملک کو یوم آزادی منانے کا کوئی حق نہیں۔ جس نے سوا کروڑ سے زائد کشمیری عوام کو بندوق کے ذریعے یونیال بنا رکھا ہے۔ 14 اگست 2018 کو کشمیری مسلمانوں نے پاکستان کا یوم آزادی منانے کا ثابت کر دیا کہ وہ پاکستان سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں اور 15 اگست کو یوم سیاہ منانے کا ثابت کر دیا کہ وہ بھارت سے کس قدر نفرت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت مسئلہ کشمیر خود لے کر اقوام متعدد میں گیا اور کشمیریوں کو حق خود را دیتے کا وعدہ کیا مگر 71 سال گزر جانے کے باوجود اپنے وعدے سے مخرف ہو رہا ہے۔ بھارت مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں بدلنا چاہتا ہے۔ ہم نے پاکستانی پرچم اپنی سر زمین پر لہرا�ا ہے۔ کشمیریوں کو پاکستان سے والہانہ عقیدت ہے۔ کشمیری پاکستان کو اپنی منزل تصور کرتے ہیں۔ کشمیری قوم منزل کے حصوں تک جدوجہد جاری رکھے گی۔ بھارت نے کشمیر پر جابرانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ کشمیر کے طول و عرض میں کشمیری قوم بھارت کی یوم آزادی کو یوم سیاہ کے طور پر منارتی ہے جو بھارت سمیت پوری دنیا کے لیے ایک پیغام ہے کہ کشمیری کبھی بھی بھارت کے ساتھ نہیں رہیں گے۔ مقبوضہ کشمیر میں آٹھ لاکھ بھارتی فوج کی موجودگی کے باوجود کشمیری عوام بھارت کے خلاف نفرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ بھارتی سکینیوں کے سائے تک پاکستان کے سبز ہلالی پرچم لہائے جا رہے ہیں۔ بھارت غاصب ملک ہے اور اسے کوئی حق نہیں کہ وہ کشمیریوں کو آزادی دیے بغیر اپنا یوم آزادی منانے۔ آزاد و مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے یوم آزادی پر کروڑوں کشمیریوں کا یوم سیاہ اور احتجاج بھارت کے لیے نوشید دیوار ہے۔ بھارت کو ہر قیمت پر کشمیر پر سے اپنا جابرانہ قبضہ ختم کرنا ہو گا۔ ہندوستان نے اگر کشمیر سے جابرانہ تسلط ختم نہ کیا تو دنیا کے نقش سے اس کا وجود مٹ جائے گا۔ انہوں نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ کشمیریوں کو ان کا پیدا اُتی حق، حق خود را دلانے کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔ جب تک مسئلہ کشمیر حل نہیں ہو جاتا اس وقت تک خطہ میں امن کا قیام ممکن نہیں۔ بھارت کی ہٹ دھری کے باعث جنوبی ایشیاء کا امن داؤ پر لگا ہوا ہے۔

تقریب سے عزیزِ اسلامی، اعظم عباسی، شوکت جاوید میر نے بھی خطاب کیا۔

تقریب کے اختتام پر مرکزی الیان صحافت سے علمدار چوک تک بھارت مختلف احتجاجی ریلی بھی نکالی گئی۔ شرکاء ریلی نے پلے کاروڑ، بیسراز اور سیاہ جھنڈے اٹھا کر تھے اور بازوں پر سیاہ پیاساں پاندھ رکھی تھیں۔ شرکاء ریلی نے بھارت کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔

یوم دفاع و شہداء پاکستان

پاکستان اور بھارت کے درمیان 6 ستمبر 1965 کی جنگ درحقیقت مسئلہ کشمیر کی وجہ سے ہی تڑی گئی تھی۔ یہ دوسری جنگ تھی جو مسئلہ کشمیر کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کے درمیان تڑی گئی۔ بھارت کے زیر تسلط مقبوضہ کشمیر کی عوام میں آزادی کے حصول کی تڑپ پہلے سے کہیں بڑھ چکی تھی اور پاکستان کی جانب سے اپنے کشمیری بھائیوں کی حمایت کا اعادہ ہر فورم پر مسلسل کیا جا رہا تھا۔ 1965ء کے آغاز میں



مقبوضہ کشمیر میں ایک انقلابی کوسل قائم کی گئی تاکہ بھارتی فوج کو کشمیر سے نکالنے کے لیے اقدامات بروئے کار لائے جاسکیں۔ تقییہ ادارے بند ہو گئے، کار و بار حیات مغلظہ ہو گیا اور گلگی گلگی، قریبی قریبی بھارت کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ بھارت کے لیے یہ سب ناقابل قبول تھا۔ اس نے پاکستان پر درانمازی کارروائی اڑام عائد کرتے ہوئے لائن آف کنٹرول عبور کر کے درہ حاجی پیر پر قبضہ کر لیا۔ پاکستان نے جوابی وار کے طور پر بھمب جڑیاں پر قبضہ جمالی اور ٹیڈوال اور اوڑی سیکٹر میں بھارتی فوج کی پیش قدی روک کر آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ 6 ستمبر کو ہی پاک فوج نے بھارتی فوج کوخت نکالتے سے دور چاکر دیا۔ جس پر بھارت اپنی بحری اور فضائی فوج کو بھی میدان میں



لے آیا۔ پاکستان کی فضائیہ اور بحریہ نے بھی نہایت تن دہی اور جانشناختی کے ساتھ اپنے قومی فریضہ کو اس خوبی کے ساتھ ادا کیا کہ پاک فضائیہ کے سکوادر ڈرن لیڈر ایم ایم عالم نے ایک منٹ سے بھی کم وقت می بھارت کے 5 طیاروں کو تباہ کر دیا ایک ایسا کارنامہ تھا۔ جس کی کوئی دوسری مثال پیش نہیں کی جاسکتی اس طرح پاک بحریہ نے جنگ کے دوران "آپریشن سونات" کے نام سے کامیاب آپریشن کرتے ہوئے گجرات کے ساحلی شہر دوار میں واقع بھارتی ریڈ اسٹیشن کو تباہ کر دیا۔ اس مقصد کے لیے پاک بحریہ کی آبدوز "غازی" بروئے کار لائی گئی۔ جسے کے خوف سے بھارتی بحریہ، طیارہ بردار بحری جہاز اور ہزاروں فوجی اپنیوں میں مقید ہو کر رہ گئے اور وہ "غازی" کے خلاف کچھ نہ کر سکے۔

6 ستمبر کا دن مقبوضہ کشمیر، آزاد کشمیر کے علاوہ بیرونی دنیا میں مقیم کشمیری یوم دفاع پاکستان کے طور پر مناتے ہوئے اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ مملکت خداداد پاکستان کی حفاظت کے لیے کبھی کوئی وقیفہ فروغ نہیں کریں گے کیونکہ یہ ڈن ان خوابوں کی تعبیر ہے۔ انہیں معلوم ہے کہ پاکستان کا دفاع درحقیقت کشمیر کا دفاع ہے۔ پاکستان قائم و دامن رہے گا تو بھارت کے کشمیر پر کلی طور پر قبضہ کرنے کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔ تحریک آزادی کشمیر کی کامیابی کے لیے پاکستان کا دفاع لازم ہے۔

60 ستمبر کو یوم دفاع و شہداء پاکستان عقیدت و احترام اور اس وعزم و تجدید عہد کے ساتھ منایا گیا کہ پاکستان کی ترقی، سلامتی، بقاء اور استحکام کے لیے قوم کسی بھی قربانی سے ذریع نہیں کرے گی۔ یوم دفاع کے سلسلہ میں سب سے بڑی تقریب جموں و کشمیر بریشن سیل کے زیر اہتمام ٹولوں ہا کی سینئر یم مظفر آباد میں منعقد کی گئی۔ جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر اس تقریب کے مہماں خصوصی تھے۔ تقریب میں شہر یوں، وکلاء، سرکاری مکمل جات کے سربراہان و ملازمین اور ہر شعبہ ہائے کے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے اپنی نیٹیوں کے ہمراہ بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تقریب میں آزاد کشمیر پولیس اور پاکستان آری کی طرف سے بینڈ، ملی نفع پیش کیے گئے۔ لوگ فکاروں نے اپنے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ نیز مقامی گلوکاروں نے ملی نفع پیش کیے۔ تقریب میں بذیل مکمل جات کی طرف سے شال لگائے گئے تھے جن میں مختلف اشیاء کی نمائش کی گئی۔ تقریب میں مختلف اداروں میں شہید ہونے والے فوجی و سول افراد کے لاحدہ نے شرکت کی۔

۱۔	ریلیف، ڈیز اسٹر منچنٹ، سول ڈیفس ریسکو 222	جوں و کشمیر بریشن سیل
۲۔	آزاد کشمیر معدنی صنعتی ترقیاتی کار پوریشن	دوین ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
۳۔	مکمل، بہود آبادی	سال انڈسٹریز کار پوریشن
۴۔	فاریس ڈیپارٹمنٹ	مکمل منصوبہ بندی و ترقیات
۵۔	اے جے کے میڈیکل کالج مظفر آباد	مکمل زراعت
۶۔	مکمل انسٹیٹیوٹ اینڈ ڈری ڈولپمنٹ	وانڈ لائف فریز
۷۔	آزاد جموں و کشمیر ٹکنیکل ایجیکیشن اینڈ وکٹشنل ٹریگ اتحادی	مکمل صحت عامہ، ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسر
۸۔	آزاد جموں و کشمیر کچل اکیڈمی	ہائیڈ رائیکٹر نک بھڈ پاہو ڈولپمنٹ آر گنائزیشن
۹۔	647 EME Workshop	مون ڈیپرمنٹ کارز
۱۰۔	385 Singnal Company	فرست اے، کے بر گیڈ
۱۱۔	Army Selecting Regniment Center	93 ordiness sport
۱۲۔	company Nisar camp.	

61 Composit Signal

جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر نے جموں و کشمیر بریشن سیل کو شاندار تقریب منعقد کرنے پر مبارک باری پیش کی۔ انہوں نے جموں و کشمیر بریشن سیل کی طرف سے لگائے گئے شال پر مختلف کتب، کتابچے جات بھی دیکھا وہ بھارتی مظالم پرتوں تصاویر کے شال کا بھی لاؤ دیا۔

تقریب سے خطاب کے وہان جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد کشمیر نے کہا یہ دفاع ملکی تاریخ میں اہم دن کی حیثیت کھاتا ہے جب مسلح

فوج پاکستان نے قوم کے ساتھ کریات کی تاریکی میں سر زمین پاکستان پر ناپاک قدم رکھنے والے دشمن کے عزم خاک میں ملا دیے اور دفاعِ وطن کے لیے تربیتیوں کی اسی تاریخِ قوم کی جس کی تاریخِ عالم میں مثال نہیں ملتی۔ یہ مقامِ ہماری تجھتی اور اتحادی اسی مثال ہے جس پر پونی قوم کو خیر ہے۔ ستمبر 1965ء میں سلح



فوج پاکستان نے قربانیوں، استقلال، شجاعت اور بہادری کی اسی داستانِ تاریخِ قوم کی جس پر پوچھی قوم نازل ہے آج کوئن ہم اس عزم کا عبد کرتے ہیں کہ جب بھی ارض پاک کی طرف کسی دشمن نے میاں آنکھ سے دیکھا تو پوری قوم مسلح فوج کے شانہ بشانہ دفاعِ وطن کا فریضہ سرانجام ہے گی۔ آخر میں مہمان خصوصی نے ہتر کارگر گی کے حالِ محکمہ جات کا ایجاد اور شیلہ روی اور جعل و شمشیر پیش سبل کی کاوشوں اور یہ مقام پاکستان کا پروگرام منظہم نہ لازمیں کرنے پر مبارکبادی رہی۔

71 والیوم تائیس آزاد جموں و کشمیر ”کارروان حق خودارادیت“

24 اکتوبر کشمیر یوں کی تاریخ کا اہم اور یادگار دن ہے اس دن آزاد کشمیر کی عبوری حکومت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان اس کے بانی صدر منتخب ہوئے 1947ء میں غازی ملت کی ولاد اگزیکٹویت میں کشمیری حریت پسندوں نے ڈوگرہ راج کے خلاف مسلح جدوجہد کا آغاز کیا جس کے نتیجے میں آزاد کشمیر کا یہ خطہ آزاد ہوا آزاد حکومت کے قیام کا بنیادی مقصد آزاد کشمیر کو تحریک آزادی کا بیس کمپ قرار دے کر باتی کشمیر کی آزادی کے لیے جدوجہد کرنا تھا۔ غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان نے آزاد حکومت کے قیام کے ساتھ ہی



ایک شاندار خطاب فرمایا تھا جو انہی اہمیت کا حامل ہے انہوں نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ عبوری حکومت کے قیام کا مقصد ڈوگرہ راج کے ناقابل برداشت مظالم اور اس کی زیادتیوں کا خاتمہ ہے تاکہ ریاست کے عوام شمول مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں کو حکومت خود اختیاری کا حق حاصل ہو سکے۔ ریاست کے کچھ علاقوں پر اپنا اقتدار ملکیم بنیادوں پر قائم کر دیا ہے اور امید ہے کہ ڈوگرہ راج کے زیر تسلط ریاست کے بقیہ علاقوں کو بھی جلد آزاد کروایا جائے گا۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ عبوری حکومت اپنی ہمسایہ ملکتوں پاکستان اور بھارت کے بارے میں انہی کی دوستائی اور اچھے جذبات رکھتی ہے اور تو قع رکھتی ہے کہ دونوں ملکتیں جموں و کشمیر کے عوام کی ان کوششوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کریں گی۔ جو اپنی آزادی کے حصول کے حق کے لیے استعمال کر رہی ہیں کشمیر یوں کی بدشتمی کا آغاز تقییم ہند کے ساتھ ہی شروع ہو گیا تھا 1947ء میں برصغیر کی تقيیم کو دوقوی نظریے پر تسلیم کرنے کا اصول طے پایا تھا جس کے تحت جن علاقوں میں مسلمان اکثریت میں ہیں و علاقے پاکستان اور ہندو اکثریتی علاقے بھارت میں شامل ہوں گے اس وقت تھا ہندوستان 582 ریاستوں پر مشتمل تھا جن میں اکثریت ہندو ریاست کی تھی جبکہ مسلم اکثریت والے کچھ ریاستیں تھیں دوقوی نظریے کے اس اصول کے تحت ہندو ریاستیں بھارت اور مسلم ریاستیں پاکستان کا حصہ بن گئیں۔ مگر جو ناگڑھ، حیدر آباد اور کشمیر کی صورت حال مختلف تھی حیدر آباد اور جو ناگڑھ کے حکمران مسلمان تھے جبکہ ان میں ہندوؤں کی اکثریت تھی جبکہ ریاست جموں و کشمیر میں اکثریت مسلمانوں کی تھی جبکہ اس ریاست کا حکمران ہندو تھا۔ حیدر آباد کے نواب نے ریاست کی خود مختاری کا اعلان کیا مگر بھارت نے اسے بلا جواز اور عوام کی رائے کے برعکس قرار دے کر تسلیم کرنے سے انکار دیا اور اس پر قبضہ کر دیا۔ جو ناگڑھ کے حکمران نے اپنی ریاست کا الحاق پاکستان کے ساتھ کیا مگر بھارت نے اسے تسلیم ہند کے اصول کے خلاف قرار دے کر فوج اتار دی اور اسے بھی بھارت کا حصہ بنا دیا۔ ریاست جموں و کشمیر پورے برصغیر میں واحد دیتا تھا اس لیے بھارت نے اس پر قبضہ جمانے کے لیے بلا جواز حربے استعمال کرنے شروع کر دیئے اور بھارت نے مہاراجہ ہری سنگھ کی جعلی دستاویز الحاق کو جواز بنا کر کشمیر میں بھی اپنی فوج اتار دی حالانکہ و اسرائے ہند لارڈ ماونٹ بیٹن نے مہاراجہ کو لکھا تھا کہ وہ ریاست جموں و کشمیر کا فیصلہ کرتے وقت کشمیری عوام کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے ان سے مشورہ کرے اور ریفرنڈم کے ذریعے ریاست جموں و کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کرے مگر بدشتمی سے یہ ریفرنڈم نہ ہو سکا۔ جنوری 1947ء میں ریاست کی اسیلی کے انتخاب ہوئے جس میں مسلمانوں کے لیے تخفیض 21 نشتوں میں سے 16 نشیں کشمیر عوام کی نمائندہ جماعت آں جموں و کشمیر مسلم کانفرنس نے حاصل کیں اور پھر کشمیری عوام کی اس نمائندہ جماعت نے 19 جولائی 1947 کو اپنے اجلاس واقع سرینگر میں ایک قرارداد کے ذریعے ریاست جموں و کشمیر کا الحاق پاکستان کے ساتھ کرنے کا عزم کیا پاکستان نے کشمیر یوں کے موقف کی ہمیشہ واضح اور دلوں کی اور مسئلہ کشمیر کو اقوم تھا کی زیر گرانی کشمیر یوں کی منشاء کے مطابق حل کرنے پر زور دیا مگر بھارت نے ہمیشہ ماضی کے وعدوں اور یاد یانیوں کو نہ صرف پس پشت ڈال بلکہ وہ مختلف حیلوں اور بہانوں سے اس مسئلہ کے حل سے انحراف بھی کرتا

رہا۔ اگر بھارت جمہوری ملک ہے تو اسے کشمیریوں کو کمل آزادی دینی چاہیے اور ان کی جمہوری طریقے سے رہنے کا حق بھی دینا چاہیے۔ ہندوستان مقبوضہ کشمیر میں نہیں اور مخصوص کشمیریوں پر ظلم و بربریت کی انتہاء کئے ہوئے ہے کا لے قوانین کے ذریعے کشمیریوں کی نسل کشی ہو رہی ہے۔ بہان وافی کی شہادت کے بعد تحریک آزادی میں نیا موز آیا جس سے گھبرا کر قابض فورسز نے چھروں سے کشمیریوں کی بیانی چھیننا شروع کر دی مخصوص انسانوں پر ظلم و بربریت کے وہ حرہ استعمال کیے جا رہے ہیں جن سے انسانیت شرما جاتی ہے مقبوضہ وادی میں قابض فورسز نے خواتین کے بال کاٹنے جیسے انسانیت سوز مظالم سے کشمیریوں کی تحریک کا دباؤ کی ناکام کوشش شروع کر دی۔ کشمیریوں کی



جدوجہد کو 7 دہائیوں سے زائد عرصہ ہو چکا ہے اور اس میں آئے روز اضافہ ہوتا جا رہا ہے جو کسی قوم کی جدوجہد مسلسل کو جانچنے کے لیے کافی ہے کشمیریوں کی اس طویل جدوجہد میں چار سے زائد نسلیں قربان ہو چکی ہیں۔ ایک لاکھ سے زائد کشمیری شہید ہزاروں کی تعداد میں معدود، لا تعداد خواتین کی آبروریزی اور بہت بڑی تعداد میں خواتین کے سہاگ اجڑدی گئے اور مخصوص بچوں کو یقین کر دیا گیا مگر نہ ہی بھارت کا ظلم و ستم سے ہاتھ رک رہا ہے اور نہ ہی کشمیریوں کی اس تحریک میں کمی آرہی ہے عالمی ادارے اور بالخصوص اقوام تحدہ کے کانوں پر جوں تک نہیں ریگ رہی اور وہ آنکھوں پر پٹی باندھے خاموش تماشائی بنا ہے۔ مسئلہ کشمیر میں بین الاقوامی طور پر سب سے بڑا مسئلہ ہے اور پورے جنوبی ایشیا کا من اس مسئلہ کے ساتھ وابستہ ہے اس اہم مسئلہ پر پاکستان اور بھارت کے مابین دو بڑی جنگیں بھی ہو چکی اور مستقبل میں اگر یہ مسئلہ کشمیریوں کی مردمی کے مظاہر حل نہ کیا گیا تو یہ کسی بڑی عالمی جگہ کا پیش خیمہ بھی ثابت ہو سکتا ہے جس کی لپیٹ میں نہ صرف پاکستان اور بھارت بلکہ پوری دنیا آسکتی ہے اس لیے عالمی امن کے مصنفوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس اہم مسئلہ کے حل کے لیے عملی قدم اٹھائیں۔

آزاد جموں و کشمیر کا 71 والیاں آزاد مقبوضہ کشمیر پاکستان اور دنیا بھر میں مقیم کشمیریوں نے اس عزم لتو جید عہد سے منیا کہ اس وقت تک جیجن سے نہیں پیشیں گے جب تک مقبوضہ کشمیر آزادیں ہو جاتا یا تمباکیں آزاد جموں و کشمیر کے موقع پر جگہ جگہ قاتلہ کا عقدا کیا گیا اس سلسلہ میں سب سے بڑی تقریب جموں و کشمیر پریشان سیل اور آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی مظفر آباد کا شراکت سے آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی چہلہ باشی کمپس میں منعقد کی گئی تقریب کے سہمن خصوصی جانب سراج محمد سعو خان صدر آزاد جموں و کشمیر تھے تقریب کی صدارت جانب پروفیسر ڈاکٹر کلیم عباسی و اس چانسل آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی نے کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا تا اوت قرآن پاک کی سعادت محمد سالہر یا طالب علم آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی نے حاصل کی جگہ نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت محمد ضحاوی نے حاصل کی۔ بعد ازاں پاکستان اور آزاد کشمیر کا قوی ترین نیا گیا جس کی تظمیں شکا تقریب پاپی نشتوں پر کھڑے ہو گے آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی اور جموں و کشمیر پریشان سیل کذیر اہتمام کاروان حق خود ایامت سیمنار کا آغاز ہو۔ سیمنار کے افتتاحی سیشن سے خطاب میں جانب سراج محمد سعو خان صدر آزاد کشمیر نے کہا کہ ہندوستان دنیا کا سب سے برداشت گردہ لکھ ہے اس قوم تھوڑے کافی انسانی حقوق کے کیشون کی روپیت نے بھارت کے خلاف فوجیں جاندے کر دیا ہے حق خود ایامت کشمیریوں کا پیدائشی اور مسلم حق ہے۔ ہندوستان پوپیگنڈ کے باوجود اقوام تھوڑے لکھ لالا کہ کشمیر کے سبق کا فیصلہ کشمیریوں نے کرے ہے۔ کشمیریوں کی عزم وہت کو سلام پیش کرتے ہیں۔ جو بے سر و مالی کے باوجود 107 لاکھ قابض بھارتی سلح افواج کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ مقررین نے آزاد یافت کے 71 دین یوم تاکیں کے موقع پر پوری کشمیری قوم کو مبارک باد دیتے ہوئے غازی ملت سراج محمد ابراهیم خان کی عظیم قیادت کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مقررین نے چوبہ دی غلام عباس سکانچ خوشیدہ سراج عبدالقیوم خان کی تحریک آزادی کشمیر کے لیکی جانے والی جدوجہد کو ملام پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام ہندوستان کے پوپیگنڈ میں نہ آئیں کشمیری مقبوضہ جموں و کشمیری آزادی کے لیے دی جانے والی قربانیاں تاریخ کا حصہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام ہندوستان کے پوپیگنڈ میں نہ آئیں کشمیری

تحریک مسلم تحریک نہیں اس تحریک میں کشمیر کے مردوں کا خون شال ہے اب کشمیریوں کا گھول سے محروم کیا جا رہا ہے

جناب سردار مسعود خان صدر آزاد کشمیر نے کہا کہ لآن آف کنٹرول کے اس پاراپی جادعانہ فائزگ اور گلہ باری سے بھارت آزاد کشمیر میں ہمارے بینکڑوں گھروں کو تم کمے میں تبدیل کر رہا ہے لیکن بھارت جان لے کیا اس کے جبر کے تمام بے کام ہوں گے اور کشمیری ہی بالآخر کامیاب ہوں گے اور بھارت کا پنے نیک لیک جرم کا حساب دینا ہو گا انہوں نے کہا کہ بھارت کی کوشش ہے کہ کشمیریوں کو مسئلہ کشمیر کا فریق نہ ملے لیکن دنیا جانتی ہے کہ مسئلہ کشمیر کے پار فریق ہیں۔ پاکستان، ہندوستان، کشمیری اور قوم متحده کشمیری اس مسئلے کے اہم اور کلیدی فریق ہیں انہوں نے کہا کہ کشمیری اس پسند ہیں جبکہ بھارت ریاقت رہشت گردی کے ذریعے کشمیریوں کی آواز کو ہمیشہ کے لیے خاموش کرنا چاہتا ہے۔ جس کے لیے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ صدر آزاد کشمیر نے کہا کہ بھارت نے یا عظیم نزدیکی مودی اللہ ہندو انجپانڈ تنظیم کشمیر کے مسلمانوں کو اپنی دہشت اور بربریت کا نشانہ بنا رہی ہے تاکہ کشمیریوں کو ان کا جائز حق مانگنے سے باز کھا جاسکے لیکن کشمیری اپنا حق خود لایتے لے کر ہیں گے انہوں نے کہا کہ دنیا کی بڑی طاقتیں بھارت کی پشت پناہی کر رہی ہیں اور اس کے جرام پر پردہ ڈال رہی ہیں۔ وہ ظلم کی بجائے خالی کاستہ دے رہی ہیں ہندوستان کے جرام سے چشم پیش بھی ایک جرم ہے کیا یہ طاقتیں بھول گئی ہیں گزشتہ صدی میں بھی اس قسم کے رویے کی وجہ سے دنیا کو جگ کی بھی میں جھوک دیا گیا تھا۔ میں امید ہے کہ اقوام عالم تاریخ کے اس ہولناک باب کو ایک مرتبہ پھر نہیں دہراتے گی جناب سردار مسعود خان صدر آزاد کشمیر نے بھارت سے مطالبہ کیا کہ وہ مقبضہ کشمیر سے اپنی ذمیں نکالے کشمیر رہنماؤں کوہا کر سکا لقانیں منسوج کرے اور قوم متحده اور مسلمان تعلوں تنظیم کو حقائق کی چھان بین کے لیے مقبضہ کشمیر کے دورے کی اجازت دے۔ جناب سردار مسعود خان صدر آزاد کشمیر نے کہا کہ ہم پاکستان کے شکر گزار ہیں کیا نے ہر قدم پر تمام خطرات کے باوجود تحریک آزادی کے لیے اپنی سیاہ اور سفارتی حمایت جائی کوئی افواج پاکستان کو مسلمان پیش کرتے ہیں کوہہ شب ہذا آزاد کشمیر کا فالع کرتی ہے۔

27 اکتوبر یوم سیاہ

27 اکتوبر 1947 کو بھارت نے تمام ترین الاقوامی قوانین اور قانون تقسیم ہند کو اپنے پاؤں تلے روندتے ہوئے اپنی فوجیں

سرینگر کے ہوائی اڈے پر اتارتے ہوئے کشمیر پر قبضہ کر لیا۔ اس واقعہ کے خلاف دنیا بھر میں لئے والے کشمیری ہر سال 27 اکتوبر کو یوم سیاہ کے طور پر مناتے ہیں۔ 03 جون کو برطانوی پارلیمان میں قانون تقسیم ہند کی منظوری کے بعد 19 جولائی 1947 کو آں جموں و کشمیر مسلم



کانفرنس نے مسلمانان کشمیر کی خواہش کی ترجیحی کرتے ہوئے قرارداد الحاق پاکستان منظور کی اور اپنے مستقبل کا واضح طور پر تعین کر دیا۔ مہاراجہ ہری سنگھ کی خواہش تھی کہ کشمیر یوں کو اس کی الگ اور آزاد انحصاریت میں برقرار رکھا جائے یا پھر اگر ضرورت پیش آئے تو پاکستان کے ساتھ اس صورت میں الحاق کر لیا جائے کہ کشمیر میں ڈوگرہ حکومت ہی قائم رہے تاہم بعد میں ہندو رہنماؤں اور کانگریسی لیڈرلر نے مہاراجہ ہری سنگھ پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا کہ وہ کشمیر کا الحاق کسی صورت پاکستان کے ساتھ نہ کرے بلکہ اے ہر صورت بھارت میں شامل ہونا چاہیے 25 اکتوبر کو ہونے والے ڈیپنس کمیٹی کے اجلاس کے فوری بعد بھارتی وزیراعظم جواہر لال نہرو نے برطانوی وزیراعظم ایڈی کو ایک ایسا گرام ارسال کیا جس میں لکھا تھا۔ ”ریاست جموں و کشمیر کی صورتحال میں ایک بہت بڑی تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ آفریدیوں اور قابکلیوں کی بہت بڑی تعداد نے ریاست پر حملہ کر دیا ہے انہوں نے متعدد قصبوں پر قبضہ کر لیا ہے اور غیر مسلموں کی بہت بڑی تعداد کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ ہماری اطلاع کے مطابق یہ حملہ آور گاڑیوں پر سوار ہیں ان کے پاس جدید ترین ہتھیار ہیں اور وہ پاکستان کے علاقے سے آئے ہیں تازہ ترین اطلاعات کے مطابق وہ شاہراہ جہلم ویلی سے وادی کشمیر کی جانب تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ 26 اکتوبر 1947 کو مہاراجہ ہری سنگھ نے اپنے وزیراعظم کو ایک مکتوب کے ہمراہ دہلی بھیجا یہ مکتوب گورنر جنرل ماونٹ بیشن کے نام تحریر کیا گیا تھا۔ جس میں ذکر کیا گیا تھا کہ پاکستان سے قبائلی بڑی تعداد میں ریاست پر حملہ آور ہو کر سلامتی کے لیے خطرے کا باعث بن رہے ہیں مہاراجہ نے یہ بھی ذکر کیا کہ میں نے پاکستان کے ساتھ معاهدہ قائم کر کھا ہے اور کہ داخلی شورش پر قابو پانے کے لیے شیخ عبداللہ کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ حکومت میں شامل ہو کر معاملات کو سمجھائیں اس مکتوب کے ذریعے مہاراجہ نے بیرونی حملہ آوروں کو روکنے کے لیے بھارت سے جلد اجلد فوجی امداد سرینگر بھئی کی درخواست کی اور کہا کہ چونکہ میں ریاست کا حاکم ہوں اس لیے مجھے اپنے عوام کو محفوظ رکھنے کے لیے ہر قسم کا اقدام کرنا ہے۔ اس مکتوب کے جواب میں ماونٹ بیشن نے 27 اکتوبر کو تحریر کیا کہ ہم فوجی امداد فوری طور پر بھیج رہے ہیں جو آپ کی حکومت، عوام اور ریاست کو بیرونی حملہ آور سے محفوظ رکھے گی اور یہ کہ بھارت کے ساتھ ریاست کے الحاق کا فیصلہ کشمیری عوام کی امنگوں اور خواہشات کی روشنی میں کیا جائے گا۔ یہاں ماونٹ بیشن نے اپنی اس حکومتی پالیسی کا بھی ذکر کیا کہ جہاں بھی الحاق کے ضمن میں کوئی تنازع پیدا ہو گا وہاں عوامی خواہشات اور امنگوں کو ترجیح دی جائے گی۔ بھارت کے گورنر جنرل ماونٹ بیشن نے الحاق کے ضمن میں عوامی خواہشات کو ترجیح دینے کے حوالے سے اپنی حکومت کی جس پالیسی کا ذکر کیا اس کا ذکر بھارتی وزیراعظم جواہر لال نہرو کے اس ٹیکلی گرام میں بھی ملتا ہے جو انہوں نے 27 اکتوبر 1947 کو پاکستان کے وزیراعظم خان لیاقت علی خان کو ارسال کی تھی۔ اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ ”میں یہ واضح کر دیا چاہتا ہوں کہ ریاست جموں و کشمیر کی امداد کرنے کا مقصد ریاست پر قبضہ کرنا نہیں ہے۔ ہم عوامی سلطنت پر اپنے اس نظریے کا بارہا اظہار کر چکے ہیں اور آج ایک بار پھر اس کا اعادہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کسی بھی علاقے پر ایسا نظریے کا بارہا اظہار کر چکے ہیں اور آج ایک بار پھر اس کا اعادہ مطابق ہی کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔ ہم اس نظریے پر بختی کے ساتھ کار بند ہیں۔“ 27 اکتوبر بھارت کے کشمیر پر قبضے کا دن ہے بھارت اس دن

سے لے کر آج تک مخصوص کشمیر یوں پر ظلم و بربریت کر رہا ہے مگر عالمی اداروں کے بے حسی الحکم ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی جاریت کو 71 سال مکمل ہونے پر آزاد و مقبوضہ کشمیر، پاکستان اور دنیا بھر میں مقیم کشمیر یوں نے یوم سیاہ منایا۔ جگہ جگہ تقاریت اور احتجاجی مظاہرے کیے گئے۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی جاریت اور عاصبانہ قبضے کے خلاف سب سے بڑی تقریب جموں و کشمیر بریشن سیل کے زیر اعتماد سنپر ڈیزائن آفس کے سامنے منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر نے کی۔ جبکہ جناب سردار علی امین گندھا اپروفاتی وزیر امور کشمیر و گلکٹ ملستان مہمان خصوصی تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت ظہیر احمد طالب علم گورنمنٹ علی اکبر اعوان ہائی سکول چھتر نے حاصل کی جبکہ نعمت رسول مقبول اللہ کی سعادت محمد مدثر نے حاصل کی۔

گورنمنٹ ہائی سکول نزول کے طباء نے ملی نعمت

"دیکھ لو یہ وادی کشمیر ہے ہر زبان پر نعمت ہے پیش کیا۔"

مقررین نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر پر بھارتی فوج کے جری قبضے کو کشمیری عوام نے تسلیم کیا اور نہ کریں گے۔ نہتے کشمیر یوں نے اپنے وطن کی آزادی کے لیے سب کچھ قربان کر دیا۔ لاکھوں نہتے اور بے گناہ کشمیر یوں کی قربانیوں کو رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا۔ کشمیری 71 سال سے بھارتی تسلط سے آزادی کی جگہ لڑ رہے ہیں جس میں انھوں نے لاکھوں جانوں کے نذر انہی پیش کیے۔ انہی قربانیوں کی وجہ سے مقبوضہ کشمیر بھارتی تسلط سے آزاد ہو گا۔ کوہاہ پل سے مظفر آباد شہر تک اور شہر کے اندر نمایاں جگہوں پر پینا فلیکس اور کالے جھنڈے نصب کیے گئے۔ تقریب میں موجود لوگوں نے بازوں پر سیاہ پیاساں باندھ رکھیں تھیں۔

جناب منصور قادر اسکریٹری جموں و کشمیر بریشن سیل و کشمیر کلچرل اکیڈمی نے مہمان خصوصی اور دیگر مہمانان گرامی کا تقریب میں آمد پر شکریہ ادا کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستان کی طرف سے 1947ء میں مقبوضہ کشمیر میں زبردستی فوجیں اتنا نے کے خلاف ریاست کے دوؤں اطراف کشمیر یوں نے یوم سیاہ منا کر بھارت سے نفرت کا اظہار کیا۔ غفریب کشمیر بھارتی تسلط سے آزادی حاصل کرے گا۔

جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم اپنے کشمیری بھائیوں کو خراج تھیں پیش کرتے ہیں جنہوں نے 5 لاکھ سے زائد جانوں کا نذر انہی پیش کیا۔ انھوں نے کہا دس ہزار سے زائد نوجوان لاپتہ ہیں۔ 90 سالہ سید علی گیلانی سے لے کر ایک دس سالہ سکول جانے والا بچہ بھی تحریک آزادی کشمیر میں شامل ہو چکا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مودی نے کشمیر میں ہونے والے ظلم میں اضافہ کیا اور اپنے منشور کے مطابق کشمیر کی ڈیموگرافی کو تبدیل کر رہا ہے۔ لیکن کشمیری عوام نے حالیہ ایکشن میں کم ترین ٹرن آوث کے ذریعے یہ ثابت کیا کہ وہ بھارت کی کسی چال کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

جناب علی امین گندھا اپروفاتی وزیر امور کشمیر نے اپنے خطاب میں کہا کہ جب تک کشمیر یوں کا پیدائشی حق، حق خود ارادیت نہیں مل جاتا اس وقت تک بھارت کی جاریت کے خلاف کشمیر یوں کی سیاسی اور سفارتی مدد جاری رکھیں گے۔ انھوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں نہتے کشمیری بھارت کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی جانوں کی قربانیاں دے رہے ہیں۔ کئی تسلیم قربان کر کے بھی کشمیر یوں نے بھارت کے مظالم کے سامنے سر نہ رکھیں کیا۔ انھوں نے مذید کہا کہ کشمیر یوں نے اپنی چدو جہد آزادی جاری رکھتے ہوئے اس بات کا عملی ثبوت دے دیا ہے کہ کشمیر یوں سے ان کا حق خود ارادیت کوئی مائی کالاں نہیں چھین سکتا۔ اس وقت مسئلہ کشمیر نازک موڑ میں داخل ہو چکا ہے کیونکہ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق پر کشمیر بارے روپورث نے بھارت کا گھنا و ناچھرہ دنیا کے سامنے بنے نقاب کر دیا ہے بھارت آئے روز مقبوضہ کشمیر میں جنگی جرائم کا مرکب ہو رہا ہے۔ بھارت کو عالمی برادری کی اس مسئلے پر ثالثی قبول کرنا پڑے گی۔

60 نومبر یوم شہداء جموں

60 نومبر کا دن تحریک آزاد کشمیر کی تاریخ کا ایک سیاہ دن ہے جب اڑھائی لاکھ سے زائد مسلمانوں کو کسی قسم کی مزاحمت اور مداخلت کے بغیر گجرموں کی طرکاٹ کریوں پھینگ دیا گیا کہ ان کی نعشوں کو دفاترے والا بھی نہیں تھا اور کہ کفن دینے اور جنازہ پڑھنے والا آئیں اور سکیاں، غنوں اور چینوں تلے دب گئیں۔ لاکھوں وجود میں پریوں ڈھیر ہوئے کہ کسی کا سرسلامت نہیں اور کسی کا دھڑک، کسی کا بازو نہیں اور کسی کی ٹانگ جسم کا ہر آنکھ اور ہر انگ کا ہر عضو طالبوں و مقاہروں اور پتگیروں کی غلامت و جبریت کا گہرا بثوت پیش کرتا تھا۔ 19 جولائی کو قرارداد الحاق پاکستان کی منظوری کے بعد مسلمانان کشمیر نے واضح طور پر اپنی سمت کا تعین کر دیا تھا۔ جس نے مہاراجہ ہری سنگھ کو بوکلا دیا چنانچہ اس نے ایک جانب پاکستان کے ساتھ معاهدہ قائم کیا تاکہ وقتی طور پر اشتغال انگلیزی کو مکمل نہیں سے روکا جاسکے اور دوسرا جانب وہ اس کوشش میں مصروف رہا کہ مسلمان سپاہیوں کو غیر مسلح کرتے ہوئے مسلم آبادی کو اس طرح تھبیت کیا جائے کہ ان کی اکثریت اقلیت میں بدل جائے تاکہ جب مسلم اکثریتی ریاست کا سوال اٹھایا جائے تو معلوم پڑے کہ یہ ریاست اب ہندو اکثریت کی حامل ہو چکی ہے۔ اکتوبر کے اختتام سے قبل ہی جموں میں مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا گیا۔ جموں کے علاقہ سانپہ میں 14 ہزار مسلمانوں کو محاصرہ میں لیتے ہوئے ہر قسم



کی اشیاء کی رسید بند کر دی گئی۔ 22 اکتوبر کو مہاراجہ کی آشیروں اور سکھوں نے نہیں محصورین کا قتل عام شروع کر دیا۔ ان محاصرین میں سے صرف 15 افراد زخمی حالت میں سیاکلوٹ پہنچنے میں کامیاب ہو سکے اسی طرح کو ملانا ٹانگ میں بھی بھی عمل دہرا یا گیا جہاں 08 ہزار مسلمانوں کو فوج کی گوارنی میں پاکستان لے جانے کا وعدہ کیا گیا لیکن جو نہیں یہ سب لوگ سڑک پر پہنچان پر یلغار کر دی گئی اور سب گولیوں سے بھوٹ ڈالے گئے۔ اکھنوں میں بھی کمال ہوشیاری سے پاکستان بھجوانے کے نام پر 15 ہزار مسلمانوں کو ایک جگہ جمع کیا گیا اور پھر سب کو شہید کر دیا گیا۔ میران صاحب کے علاقہ میں 25 ہزار مسلمانوں کو پاکستان کی طرف پیدل کوچ کا حکم دیا گیا جب سب لوگ کھلی جگہ پہنچنے تو ان کے مال و اسباب اور مستورات کو چھین لینے کے بعد مردوں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔ 05 نومبر 1947 ہزاروں مسلمانوں کو بسوں پر سوار کرو اکر پاکستان لے جانے کے بھانے انہیں پر یہ گروانڈ میں اکھٹا کیا گیا اور ان کے قافلوں کا رخدا کے جنگلوں کی طرف موڑ دیا گیا جہاں ڈوگرہ اور مسلح ہندووں نے مسلمانوں کو گاجرموں کی طرکاٹ کر دیا گیا۔ مسلسل کئی دنوں تک مسلمانوں کے قتل و عام کا سلسہ جاری رہا۔ جب ہزاروں مسلمانوں کو اسی مقام پر لا کر شہید کیا گیا۔ جملہ کرنے سے قبل نوجوان لڑکوں کو خواکر لیا جاتا تھا۔ ان انخواہوں والی مسلم دو شیز اوس میں ریکس الاحرار چوہدری عباس کی ہمشیرہ، وخترا اور ایک مسلمان رکن اسمبلی غلام مصطفیٰ کی اہمیہ اور ہمشیرہ بھی شامل تھیں۔ چنانچہ جمیع طور پر جموں کی پانچ لاکھ آبادی میں سے اڑھائی لاکھ مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا جبکہ باقی ماندہ کو پاکستان کی طرف دھکیل دیا گیا ان اندوہناک واقعات کی تقدیق ممتاز اخبار "سٹیشس مین" کے ایڈیٹر آئن سٹیفین اپنی کتاب "Moon Horned" میں کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ 1947 کی خزانہ تک پانچ لاکھ مسلمانوں کی آبادی مکمل طور پر ختم ہو چکی تھی۔ دولاکھ کا توبالک نام و نشان مٹ چکا تھا جبکہ باقی لوگوں کو پاکستان کے صوبہ پنجاب میں دھکیل دیا گیا تھا اس طرح ممتاز برطانوی مصنف الیٹریٹ نے اپنی کتاب "In Kashmir Crisis" میں لکھا ہے کہ جموں میں پنجاب سے ہندووں اور سکھوں کے جھوٹوں کے جھتے داخل ہو گئے جنہوں نے قتل و غارت کا ایک نہ تم ہونے والا سلسہ شروع کر دیا جس سے صوبہ جموں کے مسلمانوں کی آبادی دولاکھ کی تعداد میں کم ہو گئی ہزاروں کو قتل کر دیا گیا اور باقی لوگوں کو مغربی پنجاب میں دھکیل دیا گیا برطانوی اخبار لندن ناگزیر کے نمائندے نے 10 اکتوبر 1948 کی اپنی ایک رپورٹ میں ذکر کیا کہ ڈوگرہ

فوج نے جموں کے علاقے میں مہاراجہ کی اپنی نگرانی میں 02 لاکھ 37 ہزار مسلمانوں کو قتل کیا۔

06 نومبر 1931 کے شہدائے کوثرخ عقیدت پیش کرنے کے لیے سنشل پریس کلب مظفر آباد میں تقریب کا انعقاد جموں و کشمیر بریشن سیل کی جانب سے کیا گیا جس میں وزیر اوقات راجہ عبدالقیوم خان بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے جبکہ دیگر مہمانوں میں پیغمبر اُن کے سید شری ریکارڈ شوکت جاوید میر، پاسپان حریت کے چیئرمین عزیر احمد غزالی اور دیگر مقررین نے 06 نومبر 1931 کو جموں میں بے دردی سے شہید کیے گے اٹھائی لاکھ مسلمانوں کو زبردست الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا اور جموں و کشمیر کی مکمل آزادی تک جدوجہد جاری



رکھنے کا عزم کیا ہے۔ تقریب سے جموں و کشمیر بریشن سیل جناب منصور قادر اور ارکیٹر انظامیہ راجہ محمد سجاد خان نے بھی خطاب کیا تقریب کے آخر میں شہداء کے بلندی درجات کے لیے خصوصی دعا بھی کی گئی۔

23 نومبر یوم شہداء نیلم

بھارتی سکیورٹی فورسز کی جانب سے نیلم میں بس پر فائزگ کے نتیجے میں شہید ہونے والے 11 افراد کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے گورنمنٹ بوائزڈ گری کا جل ٹھہرماں میں یوم شہدائے نیلم کی تقریب کا انعقاد ہوا جس میں وزیر اوقاف راجہ عبدالقیوم خان بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے چکہ اس تقریب میں سیکرٹری جموں و کشمیر لیبریشن سیل جناب منصور قادر ڈار، ڈائریکٹر انظامیہ راجہ محمد سجاد خان اور نیلم سے تعلق رکھنے والی مختلف سیاسی و سماجی شخصیات، وکلا، تاجر اور طلباء و طالبات کی بڑی تعداد شریک ہوئی مقررین نے بھارتی ظلم و بربریت کی بھر پورہ مدت کی وزیر اوقاف نے اپنے خطاب میں کہا کہ مودی انتہا پسند ہندو ہے جس کے ہاتھ مسلمانوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں بھارتی افواج نے مقبوضہ کشمیر میں ظلم و ستم کا بازار گرم کر رکھا ہے اب یہ سلسلہ اس میں کنٹرول لائن کے اس پار بھی شروع کر دیا ہے۔ عالمی برادری کو بھارتی دہشت گردی کا نوٹ لینا چاہیے۔ تقریب کے آخر میں بس پر فائزگ کے نتیجے میں شہید ہونے والوں کے لواحقین دلی ہمدردی کا اظہار



کرتے ہوئے شہداء کے بلندی درجات کے لیے خصوصی دعا بھی کی۔

اجلاس برائے مرجگی تاریخ کشمیر کمیٹی

جناب وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں کشمیر کے احکامات کی روشنی میں تحریک آزادی کشمیر کی تاریخ مرتب کرنے کیلئے قائم کردہ کمیٹی بروئے نوٹیفیکیشن نمبر 48/2011-SLC&CA-3042 مورخہ 24 دسمبر 2018 کو دن 11:00 بجے دفتر ڈائریکٹر انظامیہ جموں کشمیر لبریشن میں معمقد ہوا۔ جس میں بذیل اصحاب شریک ہوئے۔

چیئرمین کمیٹی

ا۔ جناب ڈاکٹر نصر اللہ خان ناصر

ڈائریکٹر (انظامیہ)

ب۔ جناب راجہ محمد سجاد خان

مبر کمیٹی

ج۔ جناب سردار عبدالخالق خان

مبر کمیٹی

ج۔ جناب پروفیسر ریاض اصغر ملوثی

مبر کمیٹی

ج۔ جناب غلام سرور رانا

اسٹنٹ ڈائریکٹر آپریشن

ج۔ جناب محمد مشرخان عباسی

لائبریری ان

خواجہ جیل اقبال

مبران کمیٹی جناب پروفیسر مشاق احمد خان اور بیگم تنوری لطیف باوجوہ شریک نہیں ہوئے۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ڈائریکٹر انظامیہ جموں کشمیر لبریشن میں نے شرکاء اجلاس کو گذشتہ اجلاس کے فیصلہ جات پر عملدرآمد کے حوالہ سے آگاہ کیا۔ بذیل امور پر اتفاق کیا گیا۔

کمیٹی نے تمام موصول شدہ Synopsis کا جائزہ لیا اور ابتدائی مرحلہ میں بذیل ابواب تیار کرنے کی ذمہ داری ممبران کو تفویض کی جو بعد از تکمیل جموں کشمیر لبریشن میں کوارسال کریں گے اور جموں کشمیر لبریشن میں ان مسودہ جات کو دیگر ممبران کی رائے حاصل کرنے کے لیے ارسال کرے گا۔ ممبران کی رائے موصول ہونے کے بعد کمیٹی کا اجلاس منعقد ہو گا اور کمیٹی ان مسودہ جات کو جنمی کرنے کے ساتھ ساتھ آئندہ کام بھی تفویض کرے گی۔

باب نمبر	موضوع	ذمہ داری
01	ریاست جموں کشمیر کے تعارف / جغرافیہ (10 صفحات)	
02	تاریخ کشمیر قدیم ہند میں سکھوں کے دور حکومت تک (10 صفحات)	
03	سکھوں کا دورہ حکومت اور مراحمتی تحریکیں (25 صفحات)	
04	ڈوگرہ دور حکومت و تحریک آزادی کشمیر (1) یوم شہداء کشمیر 13 جولائی 1934 (2) سیاسی و سماجی بیداری (3) اہم واقعات (ریشم خانہ وغیرہ) (4) مسلح چدو جہاد آزادی کشمیر مجاز	ڈوگرہ دور حکومت و تحریک آزادی کشمیر
	پوچھ (راولا کوٹ، باغ، سدھنوتی) حوالی، مقبوضہ پوچھ	جناب سردار ریاض اصغر ملوثی، ممبر کمیٹی
	منظفر آباد، نیلم، جہلم و میلی، مقبوضہ میلی	جناب ڈاکٹر نصر اللہ خان چیئرمین کمیٹی
	میر پور، بھکر، کوٹلی	جناب غلام سرور رانا، ممبر کمیٹی
	راولا کوٹ، سدھنوتی، مینڈھر، راوجوری	جناب سردار عبدالخالق خان، ممبر کمیٹی
	قرارداد آزاد کشمیر 27 جولائی 1949	جناب راجہ محمد سجاد خان ڈائریکٹر انظامیہ
	قرارداد الحاق پاکستان	

1948 تا کیم جنوری 1947 اکتوبر

قابکیوں کی آمد

ڈوگرہ دور حکومت میں مسلمانوں کیخلاف نارواویہ

قراردادیں

قرارداد آزاد کشمیر

قرارداد الحاق اکستان

مسئلہ کشمیر اقوام متحده میں

3۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ ممبر ان کمیٹی تاریخی شخصیات کے اثر و یوں لیں گے اور تاریخی مقامات اور تاریخی شخصیات کی تصاویر اور مستاویزات بھی حاصل کریں گے۔

ڈاکٹر نصراللہ خان ناصر، چیئر مین کمیٹی

سردار عبدالحالق خان، ممبر کمیٹی

غلام سرو رانا، ممبر کمیٹی

راجہ محمد سجاد خان ڈاکٹر کیمپر انظامیہ

پروفیسر ریٹائرڈ ریاض اصغر ملوٹی، ممبر کمیٹی

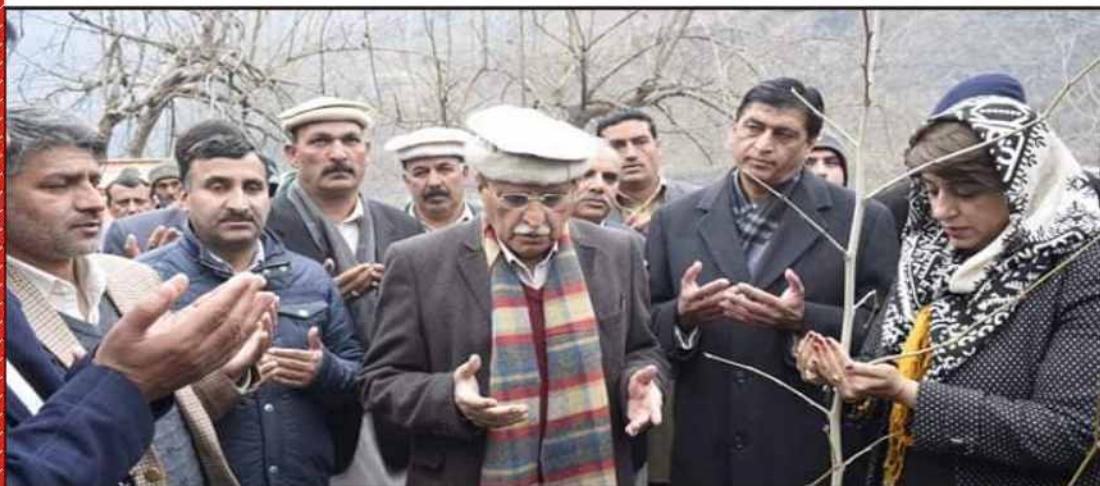
ہندوستان کی ریاستی دہشت گردی کا شکار جوں و کشمیر کے پھول کا دن

مقبضہ جوں و کشمیر میں ہندوستان کی ریاستی دشمنی کا شکار ظالم پھول سے بچتی کرنے کے لیے جوں و کشمیر بریشن سل کے زیر انتظام مہاجر پہانچیاں میں 04 فروری کو خصوصی تقریب منعقد کی گئی جتاب رجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جوں و کشمیر اس تقریب کے ہمہن خصوصی تھے جبکہ تقریب کی صدارت جناب عزیز احمد غرمالی چیئرمین پاسبان حریت نے کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا تلاوت قرآن پاک کی سعادت شنیاق مشتاق نے حاصل کی جبکہ نعمت رسول مقبول کی سعادت و قاص غلام نبی نے حاصل کی ماکیباں سکول کے پھول نے ملی غفرانی پیش کیا۔ جناب رجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جوں و کشمیر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہندوستان نے مظالم کی ایک نئی تاریخ رقم کر دی ہے۔ پانچ سال کے پھول سے لیکر 90 سال تک کے کشمیری ہندو تبلیغ بریست کا شکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مصشم پھول کو یہیں گول سے نایبنا کیا جائے۔



ہے انہوں نے قوم تجھہ اور عالمی اولوں سے پروز و مطالبہ کرتے ہوئے کہ وہ مقبضہ کشمیر میں جادی بھارتی سلوک افواج کے مظالم کا انوٹ لے لے کشمیریوں کی مزید نسل کشی بند کر دے۔ انہوں نے کہا کہ مہاجرین کے مسائل ترجیع بنیادوں پر حل کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ قتل و غارت گری کے ملاوہ پوچھہ پوچھہ سے لے کر باہل تک اور اجوئی پوچھے سے لے کر شتوار تک جوں و کشمیر کی ہزاروں خواتین اور پھول کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس موقع پر عالمی براہی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مقبضہ کشمیر میں قوم تجھہ کی انسانی حقوق کو سائی دلانے کے لیے ہندوستان پر پانچ اڑ رسم خ استعمال کرے۔

تقریب سے جناب منصور قادر ڈاکیکری جوں و کشمیر بریشن سل، جناب رجہ سجاد طیف خان ڈاکیکر (انتظامی) جوں و کشمیر بریشن سل، بتاش



شید نمائندہ مہاجرین ماکیباں کہپہ صوبیہ سعید نے بھی خطاب کیا۔ تقریب کا آخر میں مقبضہ کشمیر کی آزادی اور شہدائے کشمیر و تحریک آزادی کشمیر میں شہید ہونے والے پھول کے لیے عاہدی کی گئی۔

یوم حق خودارادیت

50 جنوری 1949ء کو اقوام متحده کے کمیشن برائے ہندوستان و پاکستان (UNCP) نے حق خودارادیت کی ایک قرارداد پاس کی تھی جس میں مسئلہ کشمیر کو کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق حل کرنے کا یقین دلایا گیا تھا۔ کشمیری اس دن کو ”حق خودارادیت“ کے طور پر مناتے ہیں مہاراجہ ہری سنگھ کی درخواست پر بھارتی فوجی جسپ سری نگر کے ایئر پورٹ پر ازٹے تب مجاہدین یہاں سے چند میل کی دوری پر تھے۔ بھارت کو خطرہ محسوس ہوا کہ مجاہدین قیام ہوتے ہوئے جلد ہی سرینگر پر بھی قبضہ کر لیں گے چنانچہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو معاملے کو فوری طور پر اقوام متحده کی سلامتی کو نسل میں لے گئے تاکہ مکانت کی ہزیمت سے بچا جاسکے۔ بھارتی حکومت نے مسئلہ کشمیر کو اقوام متحده کی سلامتی کو نسل میں پیش کرتے ہوئے جنگ بندی کی درخواست کی تھی اور اس امر کا عہد کیا تھا کہ ریاست کے مستقبل کافیصلہ کشمیری عوام کی امنگوں اور رائے کے مطابق ہی کیا جائے گا۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے سلامتی کو نسل میں اعلان کیا کہ ریاست جموں و کشمیر کے مستقبل کے



بارے میں آخری فیصلہ کشمیری عوام نے کرنا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم نے اکتوبر 1947 میں کشمیر کے بھارت کے ساتھ اخاق کو عارضی اور مشروط طور پر منظور کیا تھا۔ اخاق کے بارے میں ہمچنین فیصلہ کشمیری عوام نے اپنی آزادانہ مریضی سے کرنا ہے اور یہ فیصلہ بھی ہونا ہے۔ دسمبر 1948ء میں بھارت اور پاکستان نے کمیشن کو باور کر دیا کہ وہ ریاست کشمیر میں مکمل طور پر جنگ بندی کرنے اور رائے شماری کے انعقاد پر رضا مند ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد 50 جنوری 1949 کو اقوام متحده کے کمیشن برائے ہندوستان و پاکستان نے ایک قرارداد منظور کی جس میں کشمیریوں کو حق خودارادیت دینے کی بات نمایاں اور واضح طور پر کی گئی۔ اس قرارداد میں جنگ بندی پر عمل درآمد اور رائے شماری کے انعقاد کے طریق کا واضح طور پر تعین کر دیا گیا اور کہا گیا کہ یہ رائے شماری اقوام متحده کی غرائب میں بالکل آزادانہ اور غیر جانبدارانہ فضای میں ہوگی اور اس کے ذریعے کشمیری عوام کو یہ موقع دیا جائے گا کہ وہ اپنی مریضی کے مطابق پاکستان یا بھارت میں سے جس کے ساتھ چاہیں اخاق کر لیں۔

سیز فار لائن کے دونوں اطراف پاکستان اور دنیا بھی میں مقیم کشمیریوں نے یوم حق خودارادیت منایا۔ آج سے 70 سال پہلے 50 جنوری 1949 کو اقوام متحده کے کمیشن برائے ہندوستان و پاکستان UNCP کی طرف سے کشمیری عوام کو حق خودارادیت دیے جانے کی قرارداد منظور کی گئی تھی لیکن کشمیری عوام تا حال حق خودارادیت سے محروم ہیں۔

جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر کی کال پر آزاد و مقبوضہ کشمیر، پاکستان اور دنیا بھر میں مقیم کشمیریوں نے حق خودارادیت منایا۔ جگہ جگہ تقاریب کا انعقاد کیا گیا اس سلسلہ میں سب سے بڑی تقریب جموں و کشمیر لبریشن سیل کے زیر اہتمام سنٹرل پلیس کلب مظفر آباد میں منعقد کی گئی۔ جسکی صدارت جناب شوکت جاوید میر سیکڑی ریکارڈ پاکستان پبلز پارٹی آزاد کشمیر نے کی۔ جبکہ عبدالرشید ترابی سابق امیر جماعت اسلامی آزاد کشمیر و ممبر آزاد کشمیر اسلامی مہمان خصوصی تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے تلاوت کلام یاک کی سعادت حافظ محمد مختار احمد نے حاصل کی۔

قاضی شاہد حید نے کہا کہ اقوام متحده کے کمیشن برائے ہندوستان و پاکستان کی قراردادوں 3 1 اگست 1949 اور 5 جنوری 1949 جو واضح طور پر کہتی ہیں کہ ریاست جموں و کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق اقوام متحده کی نگرانی میں آزادانہ اور منصفانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کے جمہوری طریق سے کیا جائے اور عملدرآمد کیا جائے۔ انہوں نے مقبوضہ جموں و کشمیر میں بھارتی جابر مسلح افواج کی طرف سے پر امن شہریوں کو شہید کیے جانے تشدید عصمت دریوں اور جرمی گمشدگیوں گرفتاریوں جائیدادوں اور سکولوں کو تباہ کرنے طلبہ پر تشدد اور نافذ کا لے قوانین کی شدید افاظ میں مذمت کی اور انسانی حقوق کے عالمی اداروں سے نوش لینے کا مطالبہ کیا۔ بلال احمد فاروقی نے اپنے خطاب میں کہ آج سے 70 سال پہلے 5 جنوری 1949 کو ہندوستان مسئلہ کشمیر خود اقوام متحده میں لے کر گیا اور کشمیریوں کو حق خود ارادیت دینے کا وعدہ کیا۔ مگر وہ اپنے اس وعدے سے مخلف ہو گیا غاصب ہندوستان نے اپنی دس لاکھ مسلح افواج کے ذریعے مظلوم کشمیریوں کو بربغمال بنا رکھا ہے۔ آئے روزگن اتم قبریں دریافت ہو رہی ہیں۔ 5 لاکھ کشمیری بھارت سے آزادی کی خاطر اپنی جانوں کا نذر ان پیش کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ دن دونہ بیس جب ہندوستان کو مقبوضہ کشمیر سے جانا ہوگا۔

جناب مشتاق السلام نمائندہ آل پارٹیز حربیت کا فرنس نے اپنے خطاب نے کہا کہ آج سے 70 سال قبل اقوام متحده نے کشمیریوں کو حق خود ارادیت دینے کا وعدہ کیا تھا مگر بھارت کی مکروہ چالوں کی وجہ سے کشمیری مسلمانوں کو ان کا دیرینہ حق نہیں سکا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر تحریکیں بصیرت کا ناکمل ایجاد ہے۔ آزادی کشمیریوں کا نبیادی حق ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اقوام متحده اور دیگر عالمی ادارے کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کو تسلیم کرنے کے باوجود ہندوستان سے اقوام متحده کی قراردادوں پر عملدرآمد کرنے میں ناکام ہیں۔

جناب عزیز احمد غزالی نے پاساں حریت کی نمائندگی کرتے ہوئے کہ اقوام متحده کی مظنوں کو درجہ قراردوں کے مطابق ریاست جموں و کشمیر کا فیصلہ عوام کی خواہشات کے مطابق اقوام متحده کی نگرانی میں آزادانہ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کے جمہوری طریق سے حل کیا جائے اور عملدرآمد کیا جائے۔

جناب راجہ سجاد خان ڈائریکٹر اسلامیہ جموں و کشمیر لبریشن سیل نے اپنے خطاب میں کہا کہ کشمیری عوام نے آزادی کے لیے خون کے کئی دریا یور کیے اور اپنی منزل کے قریب ہیں۔ 1931 سے شروع ہونے والی تحریک آزادی کے متوا لوں کا ٹھانیں مارتا ہو سمندر بن چکی ہے۔ انہوں نے اقوام متحده سے پر زور مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنا 5 جنوری 1949 کا وعدہ وفا کرتے ہوئے کشمیریوں کو حق خود ارادیت کا موقع فراہم کرے۔

جناب شوکت جاوید میر نے پاکستان پہلو پارٹی آزاد کشمیر کی نمائندگی کرتے ہوئے کہ ہندوستان میں اس وقت درجنوں علیحدگی پسند تحریکیں چل رہی ہیں اور کشمیری عوام کی پر امن جدوجہد نہ تو علیحدگی کی ہے نہ میں اور نہ ہی نہیں بلکہ یہ خالص تپید ایشی حق، حق آزادی ان کا جمہوری مسئلہ ہے۔ جسے پوری دنیا اور اقوام متحده نے تسلیم کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 5 جنوری 1949 کو اقوام متحده کی سیکورٹی کو نسل سے کشمیر کی آزادی کے لیے قرار داد مظنوں کی گئی جس پر آج تک عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ جبکہ ایسٹ یورپ سیمیت کئی چکوں پر ریفرنڈم کے ذریعے لوگوں کو ان کی خواہشات کے مطابق ان کا حق حاصل ہوا۔ لیکن کشمیری اب تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں صبح آزادی کی خوشیوں کی رنپ میں سروں کی فصلیں کٹا کر تسری نسل میں کفن کا لباس ہوئے میں چھوٹے نہ کی رسم نہ مبارہ ہے ہیں۔ جو کہ ارض کی تاریخیں اپنی مشاہیں آپ ہے۔

جناب عبدالرشید تبلی سابق امیر جماعت اسلامی آزاد کشمیر مبادر کشمیری جو اس تقریب کے نہیں خصوصی تھے اپنے خطاب میں کہا کہ حق خود ارادیت کشمیریوں کا پیدا ایشی حق ہے کشمیری حق خود ارادیت کے حصول کے لیے خون کا آخری قظر تک اپنی جدوجہد جباری رکھیں گے انہوں نے کہا کہ ام قوام متحده اور عالمی براہوی اور انسانی حقوق کی نظمیوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ متعجب کشمیریوں جاری مظالم بند کروائے اور کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانے میں اپنا کردار ادا کرے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیریوں نے اپنے جان دمال اور عزت کی جو قربانی دی ہیں وہ کبھی رایگان نہیں جائیں گی۔

یوم سیاہ

بھارت 26 جنوری کو ہر سال اپنا جمہوریہ مناتا ہے جبکہ کشمیری اس دن کو "یوم سیاہ" کے طور پر مناتے ہوئے بھارت کے ساتھ اپنی نفرت کا کھلم کھلا اظہار کرتے ہیں۔ 26 جنوری 1950 کو بھارتی حکومت نے گورنمنٹ آف ایشیا آئیکٹ 1935 کی جگہ اپنا ملکی آئین نافذ کیا۔ یہ آئین بھارتی قانون ساز اسمبلی نے 26 نومبر 1949 کو منظور کیا تھا تاہم اس کا نام 023 مادہ بعد 26 جنوری 1950 کو عمل میں آیا۔ اس دستور میں بھارت کو عوامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔ بھارتی آئین کے نفاذ کے لیے 26 جنوری کی تاریخ منتخب کرنے کا بھی ایک خاص مقصد ہے۔ برطانوی دور حکومت کے دوران 26 جنوری 1930 کو اٹھین پیشتل کا گرلیس نے "خود مختار ہندوستان" کا نامہ بلند کیا تھا۔ چنانچہ اس ایک دن میں دو قومی اقدامات کی یادمنی جاتی ہے۔ ایک برطانوی دور میں خود مختار ہندوستان کا نامہ بلند کرنے اور دوسرا بھارتی آئین کے نفاذ



کی۔ اس دن کو بعد ازاں "یوم جمہوریہ" کا نام دیتے ہوئے دعویٰ کیا گیا کہ بھارت دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے۔ بھارت 26 جنوری کو سرینگر میں یوم جمہوریہ کی تقریب مناتے ہوئے دنیا کو حقوق کے برکس یہ پیغام دینے کی کوشش کرتا ہے کہ کشمیر ایک پر امن خطہ ہے اور یہ کہ کشمیری بھارت کے ساتھ ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی جب استھواب رائے کروانے بات کی جاتی ہے تو بھارت یکسر مخفف ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ کشمیر میں ابھی شورش جاری ہے جب بھی حالات پر امن ہونگے استھواب رائے کروادی جائے گا۔ یہی بھارت کا وہ منافقانہ ہے اور دوغلائی پن ہے جس کی سزا کشمیری پہچلے 71 برسوں سے بھگت رہے ہیں۔ صرف مقبوضہ کشمیر میں ہی نہیں آزاد کشمیر، پاکستان اور دنیا کے دیگر خطوں میں بھی 26 جنوری کو یوم سیاہ کے طور پر مناتے ہوئے مظاہروں، جلسے جلوسوں اور سیمیناروں کے ذریعے بھارت کے منافقانہ چہرے کو بے نقاب کرتے ہیں اور عالمی برادری کو باور کرواتے ہیں کہ بھارت نے دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہونے کا ذہنگ رچا رکھا ہے۔ وہ عالمی برادری کو مسلسل بے وقوف ہناتے ہوئے کشمیریوں کو ان کے پیدائشی، انسانی اور جمہوری حق "حق خودداریت" سے محروم کرنے کے لیے ہر حرہ استعمال کرتا ہے۔

دنیا کا سب سے سفاک اور مکار ملک بھارت جو خود کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوری مملکت کھلونا چاہتا ہے نے سات لاکھ مسلسل افواج نہیں کشمیریوں پر مسلط کر کی ہے اور پورے ہندوستان میں اقلیتوں کے حقوق غصب کر رکھے ہیں کہی بھی صورت جمہوری ملک نہیں ہو سکتا۔ 26 جنوری بھارت کے نام نہاد یوم جمہوریہ کو مقبوضہ آزاد کشمیر، پاکستان اور دنیا بھر میں مقیم کشمیریوں نے یوم سیاہ کے طور پر منایا۔ جگہ جگہ جلسے جلوس اور بھارت سے شدید نفرت اور غم و غصے کا اظہار کیا گیا۔ اس سلسلہ میں سب سے بڑی تقریب جموں و کشمیر لبریشن سیل کے زیر اہتمام سنٹرل پرنس کلب مظفر آباد میں منعقد کی گئی۔ جس کی صدرات محترم نورین عارف صاحب و وزیر سماجی بہبود و ترقی نواس و چیئر پرنس تقریبات کمیٹی نے کی جبکہ جناب راجہ محمد فاروق حیدر خان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر مہمان خصوصی تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت قاری نزیر احمد ترابی نے حاصل کی۔

جناب شوکت جاوید میر سیکرٹری ریکارڈ پاکستان ہیپلز پارٹی آزاد کشمیر نے اپنے خطاب میں کہا کہ بھارت خود کو دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک کھلونا چاہتا ہے۔ مگر وہاں اقلیتوں کے حقوق کو غصب کیا جاتا ہے۔ بھارت مقبوضہ کشمیر میں جو مظالم ڈھارہا ہے کی مثال دنیا میں

نہیں مل سکتی۔ بھارت نے کشمیریوں کے حقوق غصب کرنے کے لیے 7 لاکھ سے زائد مسلح افواج تعینات کر رکھی ہیں۔

جناب عبدالرشید ترابی ممبر آزاد کشمیر اسمبلی نے کہا کہ کشمیریوں نے بھارت کے یوم جمہوریہ کو یوم سیاہ کے طور پر منا کریہ ثابت کیا ہے کہ کشمیری عوام حق خود را دیتے کے سوا کوئی بات کرنے کو تیار نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسئلہ کشمیر کے حوالے سے 19 قراردادیں تسلیم ہو چکی ہیں۔ کشمیری قوم ان پر عملدرآمد چاہتی ہے۔ کشمیری تحریک آزادی کشمیر کے خلاف کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔



جناب چہدری مسعود خالد نے اپنے خطاب میں کہا کہ پوری کشمیری قوم بھارت کے یوم جمہوریہ کو یوم سیاہ کے طور پر منا کریں والا اقویٰ برادری کو یہ پیغام دے رہی کے بھارت کے جارحانہ عزم کی وجہ سے جنوبی ایشیاء کا امن شدید خطرے سے دوچار ہے۔ کشمیری عوام نے تحریک آزادی میں لازوال قربانیاں دی ہیں اور جدوجہد آزادی میں لاکھوں شہداء کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک مسئلہ کشمیر، کشمیر عوام کی امگلوں کے مطابق حل نہیں ہو جاتا کشمیری عالمی ضمیر پر دستک دیتے رہیں گے۔

جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیرِ اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر جو اس تقریب کے مہماں خصوصی تھے نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ نہاد جمہوریہ بھارت نے طاقت کے بل بوتے پر کشمیر کی سر زمین پر قبضہ کر رکھا ہے اور کشمیریوں کے حقوق کا استھان کر رہا ہے۔ کشمیری بھارت کے نہاد یوم جمہوریہ کو یوم سیاہ کے طور پر منا کر فترت کا اظہار کرتے ہیں۔ انہوں نے کشمیریوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ 8 لاکھ بھارتی مسلح افواج جس کے تمام حرbe استعمال کرنے کے باوجود غیور کشمیریوں کو حکوم نہیں کر سکی۔ انہوں نے کہا کہ وہ دن دور نہیں جب کشمیری مسلح افواج کو مار بھگا کیں گے اور یہ جنت ارضی آزادی کی صبح سے ہمکنار ہو گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت جمہوریت کے نام پر ایک سیاہ وصہ ہے۔ اس لیے پوری کشمیری قوم بھارتی یوم جمہوریہ کے موقع پر سراپا احتجاج ہے۔ انہوں نے اقوام متحده اور عالمی برادری سے پر زور مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ بھارتی افواج کی جانب سے مقبوضہ کشمیر میں ڈھانے جانے والے مظالم کا نوٹس لے اور وہاں انسانی حقوق کی بدترین خلاف ورزیوں کو روکے۔

تقریبی مقابلہ آں انٹر گورنمنٹ کا لجز آزاد کشمیر

تقریب "تقریبی مقابلہ 04 فروری 2019ء بسلسلہ تقریبی مقابلہ آں انٹر گورنمنٹ کا لجز آزاد کشمیر" بعنوان "انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں اور عالمی برادری کا کردار" جس کا انعقاد گلگم ہوٹل میں کیا گیا۔

تقریب میں طباء و طالبات کی کثیر تعداد، معززین شہر، میدیا کے علاوہ سربراہان مکملہ جات اور آفیسر ان نے شرکت کی۔ تقریب کے مہمان خصوصی جانب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر تھے۔ سچی سیکرٹری کے فرائض راجہ محمد سجاد خان ڈاکٹر یکشہر جموں و کشمیر لبریشن سیل نے انجام دیے۔ تقریبی مقابلہ میں بھر کے فرائض منصور عباسی، شعبہ اردو جامعہ کشمیر مظفر آباد، میدیا یونیورسٹی پروفیسر کشمیر سٹڈیز جامعہ کشمیر مظفر آباد اسلامی بخاری نے سر انجام دیے۔



تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قران مجید و فرقان حمید سے کیا گیا۔ تلاوت کی سعادت البصار احمد طالب علم ماؤں سائنس کالج مظفر آباد اور نعمت رسول مقبول ﷺ کی سعادت "سعادت علی طالب علم سال دوئم گورنمنٹ ماؤں سائنس مظفر آباد نے حاصل کی۔ مقابلہ شروع ہونے سے قبل سچی سیکرٹری نے قواعد و ضوابط تقریبی مقابلہ کے بارے میں بتایا۔

تقریبی مقابلہ میں 10 مقررین نے حصہ لیا جن کو سچی کی وساطت سے اپنی اپنی باری پر جو حروف تہجی کے اعتبار سے اظہار خیال کے لیے بلا یا گیا۔ تمام مقررین نے اظہار خیال کرتے ہوئے اپنے موضوع تھن کے لحاظ سے ایسے ایسے الفاظ کا چناؤ کیا۔ جس پر سامیعن نے خوب داد دی مختصر اظہار خیال کے ذریعے عالمی برادری سے استدعا کی گئی کہ حالیہ جاری شدہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا نوٹس لیتے ہوئے UN میں موجود قراردادوں کے مطابق مسئلہ کشمیر کا حل کیا جائے تاکہ مقبوضہ جموں و کشمیر میں آباد مسلمان سکھ کا سانس لے سکیں۔ آئے روزخون کی جو ہوئی کھیلی جا رہی ہے وہ عالمی برادری کے لیے توجہ کا مقاضی ہے۔ عالمی برادری کی خاموشی کا ناجائز فاائدہ لیتے ہوئے بھارت آئے روز کشمیریوں پر مظالم ڈھانے جا رہا ہے اور یہم وست کشمیر میں جہنم کا منتظر پیش کرتا ہے۔ عالمی برادری سے یہ مطالبة بھی کیا گیا کہ کشمیر پر گولی جاتی اور مغرب میں ناجائز کیوں۔ بھارت انسانی مظالم کے حوالے سے عالمی برادری کو کیوں مضمور کر رہا ہے۔ کیا ایسی کوئی آنکھ نہ ہے جو مظالم دیکھ کر راشک بارہو۔

دوران تقریب میں تعمہ گڑو گری کا لجھ بھیاں بالا کی طالبات نے پیش کیا۔ جانب مہمان خصوصی کی آمد پر ہال میں موجود تمام سامیعن نے نشتوں سے کھڑے ہو کر استقبال کیا۔

جانب سیکرٹری جموں و کشمیر لبریشن سیل منصور قادر ڈاکٹر تقریب کے اغراض و مقاصد کے بارے میں اظہار خیال کے لیے مدعو کیا گیا۔ جنہوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جانب وزیر اعظم کی ہدایت کو عملی جامعہ پہنانے کے لیے اس تقریب کا انعقاد کیا گیا ہے

- جس کا مقصد نسل نو تاریخ کشمیر اور حالیہ ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو عیاں کرنے اور واقعہ رکھنے کے لیے ہے۔ تقریب سے وزیر حکومت ڈاکٹر مصطفیٰ بشیر نے بھی خطاب کیا جبکہ تقریب کے اختتام جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں نوجوان نسل کو سلسلہ کشمیر اور اس کے جغرافیائی خدوخال معلوم ہونے چاہئیں۔ نوجوان نسل سو شل میڈیا کے ذریعے بھارتی مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا جاگر کرے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے ذریعے مسئلہ کشمیر کو حل کیا جائے۔

پریس بریفنگ بسلسلہ انتظامات 4 اور 5 فروری

مورخہ 2 فروری 2019 کو سیکرٹری جموں و کشمیر بریشن سیل منصور قادر ڈار نے 4 اور 5 فروری کو ہونے والے والی تقریبات کے سلسلہ میں سنترل پریس کلب مظفر آباد میٹ دا پریس سے خطاب کیا جس میں پڑھنا کہ ایک میڈیا سے تعلق رکھنے والے صحافیوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی اس موقع پر ڈائریکٹر انتظامیہ جموں و کشمیر بریشن سیل، ڈائریکٹر اپریشن کے علاوہ جموں و کشمیر بریشن سیل کے تمام آفیسر ان والے ایکاران شریک ہوئے۔

4 فروری کنڈل لائٹس بمقام نلوچھی پل مظفر آباد

4 فروری کو نلوچھی پل مظفر آباد کے مقام پر کنڈل لائٹس کے ذریعے چراغاں کیا گیا۔ شام 6 بجے کے بعد نلوچھی پل پر کنڈل لائٹس جلانے کے دوران ضلعی انتظامیہ مظفر آباد، سیکرٹری جموں و کشمیر بریشن سیل، ڈائریکٹر انتظامیہ جموں و کشمیر بریشن سیل، سول سوسائٹی اور تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ جبکہ شہریوں کی ایک بڑی تعداد بھی کنڈل لائٹس چراغاں کے موقع پر موجود تھی۔

بیزنس کی تنصیب

مظفر آباد میں جموں و کشمیر بریشن سیل کی جانب سے بھارتی مظالم کی تصاویر والے بیزنس مظفر آباد تا کوہاں روڈ، ہیلی پیڈ، PC روڈ اور دیگر مقامات پر نصب کیے گے۔ جبکہ شہر کے مختلف اور معروف شاہراوں پر جگہ جگہ پاکستان اور آزاد کشمیر کے جھنڈے بھی ہرائے گئے جو کہ شہریوں کی توجہ کا مرکز ہے۔

دستخطی مہم برارکوٹ

5 فروری کو جموں و کشمیر بریشن سیل کے ذریعہ اہتمام برارکوٹ کے مقام پر مقبوضہ کشمیر میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی مذمت کے سلسلہ میں دستخطی مہم کے لیے بیزرا اور بیزاں کیا گیا جس میں برارکوٹ، گردھی جبیب اللہ اور اس کے قرب و جوار میں واقع سکولوں کے طلبہ و طالبات، سول سوسائٹی سمیت شہریوں کی بڑی تعداد نے دستخطی مہم میں حصہ لیا جبکہ برارکوٹ کے مقام پر سکولوں کے طلبہ و طالبات نے انسانی ہاتھوں کی زنجیر بنا کر مقبوضہ کشمیر کے اپنے بھائیوں سے بھرپور اظہار تہجیت کیا

ڈاکو منظری

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم اجاگرنے کے لیے جموں و کشمیر بریشن سیل کی تیار کردہ ڈاکو منٹری 4 اور 5 فروری کی شام کو داخل حکومت مظفر آباد چھتر کے مقام پر نصب شدہ بڑی سکرین پر دکھائی گئی۔ اس ڈاکو منٹری میں مقبوضہ کشمیر میں پیلٹ گن سے بھارتی مظالم کا شکار ہونے والے صحیح اور خواتین حاضر میں کی توجہ مرکز نے رکھے۔

یوم بیجتی کشمیر

1989ء میں تحریک آزادی کشمیر کے دوبارہ احیاء ہو جانے کے بعد بھارت نے بڑی تعداد میں کشمیریوں کو شہید کرنا شروع کر دیا۔ نتیجے کشمیری جب بھی ظلم و تشدد کے خلاف احتجاج کرتے اور جلسے جلوس لگاتے، ان پر اندر حادھنگولیاں بر سادی جاتیں۔ ان کی املاک کو نزد آتش کر دیا جاتا اور ان کی جائیدادوں کو بم دھا کوں سے بتاہ کر دیا جاتا۔ اس صورتحال نے اس پار مقیم کشمیریوں اور پاکستانیوں کو بھی زبردست غم و غصے میں بٹلا کر دیا۔ ان حالات میں ظلم و جبر کی بھی میں پسندے والے کشمیریوں کی تحریک آزادی کی حمایت اور بیجتی کا اظہار کرنے کے لیے پاکستان میں عوامی سطح پر یوم بیجتی کشمیر منایا گیا۔ پاکستان میں پہلی بار 05 فروری 1990ء میں اس دن کا آغاز ہو جب جماعت اسلامی پاکستان کے امیر قاضی حسین احمد نے عوامی سطح پر کشمیریوں کے ساتھ اظہار بیجتی کے لیے کال دی جبکہ 1991ء میں حکومت پاکستان نے بھی اس دن کو قومی دن کے طور پر منانے کا سرکاری سطح پر اعلان کیا۔ چنانچہ 05 فروری 1990ء سے یہ دن پاکستان، آزاد کشمیر اور دنیا بھر میں یوم



بیجتی کشمیر کے قومی دن کے طور پر منایا جاتا ہے جبکہ مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام بھی اس دن پاکستان کے ساتھ اس دن کو پوری قوت سے مناتے ہیں ہر سال 05 فروری کو پاکستان میں حکومت، اپوزیشن کے علاوہ تمام مکاتب فرقے سے تعلق رکھنے والی سیاسی و دینی جماعتیں، کاروباری طبقہ، وکلا، نوجوان، طالب علم، خواتین غرضیکہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے عوام ملک بھر میں مکمل ہڑتال کرتے ہیں۔ ہندوستانی جارحیت اور مقبوضہ جموں و کشمیر پر اس کے غاصبانہ قبضے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لیے اجتماعی ریلیوں، مظاہروں، سیمینارز، کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا ہے اور کشمیری عوام کے ساتھ اظہار بیجتی کے لیے پاکستان اور آزاد کشمیر کو ملانے والے راستوں پر انسانی زنجیر بنائی جاتی ہے۔ جس میں پاکستان اور آزاد کشمیر کے قومی زماء، حکومتی نمائے اور مختلف شعبہ بائے زندگی سے تعلق رکھنے والے نمائندگان شریک ہو کر کشمیریوں کی تحریک کے ساتھ عملی و ایمنگی کا اظہار کرتے ہیں مقبوضہ کشمیر کے مظلوم و محروم مسلمانوں کے ساتھ بیجتی کا اظہار کرنے اور ان کی اخلاقی، سفارتی و سیاسی حمایت کا اعادہ کرنے کے لیے آزاد کشمیر، پاکستان اور بیرونی دنیا میں مقیم کشمیری اور پاکستانی 05 فروری کو یوم بیجتی کشمیر مناتے ہوئے اس عہد کی تجدی کرتے ہیں کہ تحریک آزادی میں شامل غیور کشمیری عوام تنہائیں ہیں۔

05 فروری کے دن کو 1990ء سے پاکستانی قوم کشمیریوں سے بیجتی کے طور پر مناتی ہے۔ حکومتی اور عوامی سطح پر اس دن کو ایک قومی دن کے طور پر منائے جانے کے پس پردہ کشمیری اور پاکستانی عوام کے درمیان صدیوں پر محبط لازوال تعلقات اور ہر دور یاستوں کا ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزم ہونا قطعی اصولوں کے عین مطابق اور ناقابل تردید حقائق کا منہ بولتا ہوتا ہے۔

05 فروری 2019ء کو بھی مقبوضہ آزاد کشمیر پاکستان کے چاروں صوبوں بیشمول گلگت بلتستان اور دنیا بھر میں مقیم کشمیری اور

پاکستانی بھائیوں سے بھگتی کا دن منایا۔ جموں و کشمیر لبریشن سیل کشمیر سنٹر اوپنڈی کے آفیسر ان والہکاران نے راوی پنڈی اسلام آباد میں نمایاں جگہوں پر بھگتی کشمیر کے بیز زنصب کر کر کے تھے۔

کشمیریوں سے اظہار بھگتی کرنے کے لیے سب سے بڑی تقریب لوک ورثہ اسلام آباد میں منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت جناب علی امین گندھاپور نے کی۔ جموں و کشمیر لبریشن سیل کی طرف سے کتب اور لڑپچ کا شال لگایا گیا نیز بھارتی مظالم پر مبنی تصاویر کی نمائش بھی کی گئی۔ پاکستانی بھائیوں نے کشمیریوں کے ساتھ و الہانہ عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے بھگتی کا دن منایا۔ تقریب میں مختلف مکاتب فکر کے افراد نے بھرپور شرکت کی۔

جناب علی امین گندھاپور وفاقی وزیر امور کشمیر نے جموں و کشمیر لبریشن سیل کی طرف سے لگائے گے شال کا دورہ کیا۔ کتب کے علاوہ



بھارتی مظالم پر مبنی تصاویر کی دیکھیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی قوم کشمیری بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ پاکستان ہر رجہ اپر کشمیری عوام کے ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ دن دونہیں جب نہیں مظلوم کشمیری آزادی کی نعمت سے ہمکنار ہوں گے۔ انہوں نے مقبوضہ کشمیر کے عوام سے اظہار بھگتی کرتے ہوئے انھیں زبردست خراج چیزیں پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ مغضوب و مستجمم پاکستان ہی کشمیریوں کی منزل ہے۔ دنیا کی کوئی بھی طاقت کشمیریوں اور پاکستانیوں کو جدا نہیں کر سکتی۔

جناب علی امین گندھاپور وفاقی وزیر امور کشمیر کو جموں و کشمیر لبریشن سیل کی طرف سے طبع کردہ لڑپچ بھی پیش کیا گیا۔ یوم بھگتی کی تقریب میں سول سو سائنسی، طلباء و طالبات اور ہر مکتبہ فکر کے افراد نے شرکت کی۔ جموں و کشمیر لبریشن کی طرف سے دستخطی مہم کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ شال پر آنے والے افراد نے دستخطی بیان پر دستخط کیے اور اپنے مختصر تاثرات تحریر کیے۔ کشمیر سنٹر اوپنڈی کے آفیسر ان والہکاران یوم بھگتی کی تقریب میں موجود تھے۔ جبکہ کے مظفر آباد میں کوہاں کے مقام پر انسانی ہاتھوں کی زنجیر بنائی گئی جس کے بعد ایک ہزار جلسہ ہوا جس میں پاکستان سے ایک این ایز، سیاسی و سماجی شخصیات نے شرکت کی اور آزاد کشمیر کی طرف سے بھی سیاسی شخصیات کے علاوہ سکولوں، کالجوں کے طلباء / طالبات، ضلعی انتظامیہ باعث اور عوام علاقہ کی کیش تعداد جلسہ میں شرک ہوئے۔

برسی افضل گورو شہید

09 فروری کو حریت پسند کمانڈر افضل گورو کا یوم شہادت منایا جاتا ہے جنہیں 09 فروری 2013 کو دہلی کی تھاڑی جیل میں چانسی دے دی گئی ان پر اذام تھا کہ انہوں نے 2001 میں بھارتی پارٹیمنٹ پر دہشت گردانہ حملہ کیا تھا۔ اس سلسلے میں کوئی ٹھوں ثبوت موجود نہیں تھا اور دوران کا رروائی افضل گورو کا پی صفائی پیش کرنے کا موقع بھی نہیں دیا گیا اس کے باوجود بھارتی سپریم کورٹ نے افضل گورو کو حکم اس بنا پر چانسی دینے کے احکامات جاری کیے کہ وہ کشمیر کی آزادی چاہتے تھے۔ افضل گورو کشمیر کے ضلع بارہ مولا کے علاقے ”دواب گاہ“ میں 30 جون 1969 کو پیدا ہوئے۔ افضل گورونے سوپور کے گورنمنٹ سکول سے 1986 میں میٹرک کیا۔ ایف ایس کرنے کے بعد انہوں نے جہلم ولی میڈیا یکل کالج میں بھی داخلہ لیا اور ایم بی بی ایس کے پہلے سال میں ہی تھے کہ تحریک آزادی کشمیر کی مسلح جدوجہد شروع ہو گئی چنانچہ انہوں نے بھی دیگر کشمیری نوجوانوں کی طرح تعلیم کو خیر باد کہہ کر آزادی کے لیے بندوق اٹھا لی اور مجاہدین میں شامل ہو گئے۔ وہ تعلیم کی اہمیت سے غافل نہیں تھے چنانچہ انہوں نے جہادی سرگرمیوں کے دوران ہی 1993-1994 میں دہلی یونیورسٹی سے گریجویشن کی 13 دسمبر 2001 کو پانچ دہشت درگروں نے بھارتی پارٹیمنٹ پر اس وقت حملہ کر دیا جب وہاں پر اجلاس جاری تھا۔ مسلح حملہ آور نائب صدر کرشنہ کانت کے دفتر میں گھس گئے۔ اس حملے میں 8 سیکورٹی اہلکاروں سمیت 9 افراد ہلاک ہوئے جبکہ فائرنگ کے تباہی میں پانچوں دھمکروں کو ہلاک کر دیا گیا۔ بھارت نے اسلام لگایا کہ اس حملے میں مقبوضہ کشمیر میں برس پریکار جہادی تنظیم جیش محمد ملوث ہے۔ چنانچہ اس اذام کے تحت افضل گورو کو بھی گرفتار کر لیا گیا جو ان دونوں سرینگر میں موجود تھے۔ انسداد دھمکروں کی عدالت نے افضل گورو اور ان کے ساتھ گرفتار ہونے والے دیگر افراد کو موت کی سزا سنائی جس کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کر دی گئی۔ یہاں بھی سزا برقرار رہی جس کے بعد سپریم کورٹ میں اپیل کی گئی۔ یہاں بھی ماتحت عدالت کو فیصلہ برقرار رکھا گیا۔ اکتوبر 2006 میں افضل گورو کی الجیہہ تبعیم گورو نے بھارتی صدر عبدالکلام کے سامنے حرم کی اپیل کی جسے مسترد کیا گیا۔ 3 فروری 2103 کو افضل گورو کے لیے حرم کی اپیل مسترد کی گئی اور 9 فروری کو انہیں چانسی دے دی گئی اور بعد ازاں ان کی میت کو تھاڑی جیل میں خاموشی کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔

افضل گورو کی گرفتاری سے لے کر چانسی کے پھندے پر لٹکائے جانے تک کے سارے عمل کو ”آپریشن قهری شار“ کا نام دیا گی۔ چانسی دیے جانے سے قبل کشمیر میں تمام ٹوپی ویکبل نیٹ ورک اور ایٹر نیٹ کو مغلul کر دیا گیا تھا تاکہ افضل گورو کو چانسی دینے جانے کی خبر پھیل نہ سکے۔ وادی میں مکمل طور پر کریونا فذ کر دیا گیا اور ہر ممکن کوشش کی گئی کہ اول تو خبر گردش نہ کر سکے اور دوسرا لوگ احتجاج نہ کر سکیں لیکن اس کے باوجود افضل گورو کی شہادت کی خبر جگل میں آگ کی طرح پھیل گئی اور کشمیریوں نے احتجاج کا سلسلہ و سیع پیانے پر شروع کر دیا۔ پھر آف یونین ڈیموکریک رائٹس انسٹیٹیشن کانفی ڈریشن آف ہیمن رائٹس آر گناء یشن نے بھی اس اقدام کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ اپنے خاندان کے نام آخری خط میں افضل گورو نے لکھا ”مجھے چانسی دی جانے والی ہے۔ میں آپ بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے تفصیلی خط لکھنے کا وقت میر نہیں اس لیے میں بس اتنا عرض کرتا ہوں کہ اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے اس قربانی کے لیے قبول کر لیا۔“ بھارت کے عدالتی اور جمہوری نظام نے انصاف کے تمام تراصوروں کو اپنے پاؤں تلے روئتے ہوئے ایک ایسے حریت پسند کو چانسی کے پھندے پر لٹکا دیا جو مذکورہ مقدمے میں دور دوستک ملوث نہیں تھا۔ اس کا تصور اس اتنا تھا کہ وہ صرف اپنے ٹھن کے لیے آزادی چاہتا تھا۔

09 فروری 2019 افضل گورو کو خراج عقیدت پیش کرنے درباری سرکار پر دعا یہ تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مختلف سیاسی سماجی و مذہبی حلقوں کے علاوہ سیکھی، جموں و کشمیر بربیشن سیل منصور قادرزادہ، سیکھی ریکارڈ پاکستان پیپلز پارٹی آزاد کشمیر شوکت جاوید میر، حریت راہنماء مشتاق السلام، چیئر مین پاسبان حریت عزیز احمد غزالی، ڈائریکٹر انتظامیہ راجہ محمد سجاد خان جموں و کشمیر بربیشن سیل اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق

رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ تقریب میں افضل گورو کی تحریک آزادی کشمیر کے حوالے سے خدمات زبردست الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا گیا جبکہ ان کے ایصال ثواب اور بلندی درجات کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ سیکرٹری جموں و کشمیر بریشن سیل آزاد جموں و کشمیر کلچرل کیڈمی جناب منصور قادر ڈار جو اس تقریب کی صدارت فرمائے تھے اپنے خطاب میں کہا کہ متبوعہ کشمیر کی عوام کا مشن آزادی ہے۔ اس کی تکمیل کے لیے وہ کسی بھی قربانی سے درفعہ نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ بھارتی جانب افواج نے کشمیر کے نہتے اور بے گناہ عوام کو بندوق کی توک پر پرینال بنا رکھا ہے انہوں نے وادی کشمیر کے نہتے عوام کو یقین دلایا کہ آزاد کشمیر کی عوام اور حکومت شہداء کی مشن سے غافل نہیں آزادی ان کی مزدیں ہے جو جدل کر رہے ہیں۔ کہ افضل گورو نے تحریک آزادی کشمیر کے لیے تا قابل فراموش خدمات سرانجام دی ہیں بھارت سرکار نے اپنی عوام کو خوش کرنے کے لیے افضل گورو کا عدالتی قتل کیا ہے۔ کشمیری عوام آج کے دن تمام شہداء کشمیر کی تحریک آزادی کشمیر کے حوالے سے خدمات کو زبردست الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

عالی یوم خواتین۔

خواتین کا قوی دن سب سے پہلے امریکہ میں 28 فروری 1909 کو منایا گیا۔ دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف ایام میں خواتین کے دن منائے جاتے ہیں۔ اقوام متحده نے سال 1975 کو خواتین کا بین الاقوامی سال قرار دیا۔ 1977 میں اقوام متحده کی جزوی میں 8 مارچ کو خواتین کے حقوق کا دن قرار دیا۔ دنیا میں خواتین کے حقوق کا دن بڑے بیانوں منایا جاتا ہے۔ لیکن مقبوضہ جموں و کشمیر کی خواتین کے بنیادی انسانی حقوق جو گذشتہ 70 سال سے سلب ہیں کے بارے میں کوئی آواز بلند نہیں کی جاتی کیا انسانی حقوق اور خواتین کے حقوق صرف یورپی ممالک میں رہنے والوں کے لیے ہیں۔ ممالک کے تنازعات میں زیادہ خواتین متاثر ہوتی ہیں۔ مقبوضہ جموں و کشمیر میں بھی 1989ء سے آج تک ہندوستانی قابض افواج خواتین کو سب سے زیادہ شانہ بنا رہی ہے ہیومن واچ نے اپنی ایک رپورٹ میں قرار دیا کہ مقبوضہ کشمیر میں خواتین کو جنگی چھتیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ جنوری 1989ء سے لیکر 28 فروری 2019ء تک جن 95310 لوگوں کو شہید کیا گیا وہ کسی خاتون کے لخت جگر، سہاگ یا بھائی تھے۔ اسی عرصہ میں 28899 خواتین کو پیوہ کیا گیا ہے 11113 خواتین کی عصمت دری کی گئی 8 سے دس ہزار خواتین نیم پیوگی کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ اکتوبر 2000ء میں اقوام متحده کی سلامتی کو نسل نے قرار نمبر 1325 خواتین امن اور سلامتی کے موضوع پر



تحی میں مسلح تصادم میں خواتین کے تحفظ کے حوالے سے ملکوں کو پابند کیا گیا لیکن ہندستان مقبوضہ جموں و کشمیر میں خواتین کے خلاف جنگی جرائم کا مرکب ہو رہا ہے۔

اسی تسلسل کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مورخہ 08 مارچ 2019ء کو سینئار منعقدہ فاطمہ جناح پوسٹ گریجویٹ کالج مظفر آباد میں بعنوان عالی یوم خواتین کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی جناب وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر راجہ محمد فاروق حیدرخان تھے اور صدارت کے فرائض متصحی پر پیل ادارہ نے سراجام دیے۔ تقریب میں سچی سیکرٹری کے فرائض شائستہ انتظام اسٹینٹ ڈائریکٹر (جزل) نے سراجام دیے تقریب میں معزز مہمانان گرامی القدر جناب ناصر ڈار وزیر اُپنپورٹ و بجالیات، جناب مصطفیٰ بشیر وزیر ڈا۔ و بہبود آبادی، فائزہ امیاز مغرب قانون ساز اسٹبل، ظہیر الدین قریشی سیکرٹری ہائی ایجیکیشن کے علاوہ شاف ادارہ، طالبات کی کیمپ تعداد اور الیکٹرائیک اور پرنٹ میڈیا نے شرکت کی۔

تقریب میں ادارہ کی طالبات نے ملی نگہ کے علاوہ موضوع زیر بحث پر لب کشائی کی جہارت حاصل کی جس میں طالبہ نے عالی براوری سے استدعا کی کہ مقبوضہ جموں و کشمیر میں خواتین کے حقوق کے حوالے سے اپنی آنکھیں کھولے اور ان کو حقوق دلانے میں اپنا کردار ادا کرے اور زندگی کے ہر شعبہ ہا میں خواتین کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ دیگر مقررین نے اظہار خیال کرتے ہوئے اقوام عالم سے اس بات پر زور دیا کہ عورتوں کے حقوق کے حوالے سے موثر اقدامات کی ضرورت ہے۔ مقبوضہ جموں و کشمیر میں گذشتہ 70 دہائیوں سے انسانی حقوق کی پامالی کی جا رہی ہے ان میں اکثریت خواتین کی ہے جو انتہائی خطرناک صورت حال اختیار کر چکی ہے۔ جس کا سد باب کیا جانا ضروری ہے۔ خواتین جو آج کے دور میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں ہر شعبہ ہائے زندگی میں اپنی خدمات سراجام دے رہی ہیں ان کی یہ خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ تحریک آزادی میں بھی خواتین کا کردار کسی سے ڈھکا نہ پہنچا نہیں ہے۔

31 ویں بر سی جناب کے انجوں خورشید

سابق صدر آزاد ریاست جموں و کشمیر خورشید حسن خورشید کی بر سی ہر سال 11 مارچ کو نہایت عزت و احترام اور محبت و عقیدت کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ کے انجوں خورشید خطہ کشمیر کے وہ عظیم سپوتف ہیں جن کو کم عمری میں یا اعزاز حاصل ہوا کہ وہ قائد اعظم محمد علی جناح کی خواہش پر ان کے ہمراہ پرائیویٹ سیکرٹری مقرر ہوئے۔ 1944ء کے موسم گرم میں قائد اعظم کشمیر کے دورے پر تشریف لے گے۔ اس دوران کے انجوں خورشید جو کشمیر مسلم شوڈنٹ فیڈریشن کے بانی جزل سیکرٹری اور لیڈر پر لیں آف انڈیا کے سری نگر میں اعزازی نامہ تکاری بھی تھے۔ روزانہ قائد اعظم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور انہیں ہندوستان سے آنے والی خبروں سے اگاہ کرتے۔ ذہین و فطیں اس نو عمر لڑکے کا انداز بڑا متأثر کرن طرب انگیز ہوتا جس کی اڑانگیزی سے قائد اعظم جیسی عظیم شخصیت بھی محفوظ نہ رہ سکی۔ مادر ملت نے جب قوم کے اصرار پر صدارتی انتخاب لڑاتو کے انجوں خورشید کو چیف پولینگ ایجنسٹ تھے۔ اس سے قبل جب آل جموں و کشمیر مسلم کافرنز کے طرف سے خورشید کو آزاد کشمیر کی صدارت کے منتخب کیا گیا تو انہوں نے اجازت کے لیے مادر ملت کی جانب دیکھا۔ مادر ملت نے کمال شفقت فرماتے ہوئے کہا کہ "خورشید۔ کشمیر تما را اٹھن ہے، ممکن ہے صدر بن کر تم ان کے لیے کچھ کر سکو" اور پھر 1959ء میں صدر بن کر خورشید نے کشمیر اور کشمیریوں کے



لیے بہت کچھ کیا۔ اس وقت تک کشمیر کے صدر کا انتخاب حکومت پاکستان کرتی تھی اور اس کا طریقہ کار مناسب نہ تھا لیکن کے انجوں خورشید نے صدر بننے کے بعد باقاعدہ قانون ساز اسمبلی کا قیام عمل میں لایا اور کشمیریوں کو حق دیا کہ وہ جمہوریت کے ذریعے اپنے حاکم کا انتخاب کریں۔ اسی اصول کے تحت خورشید 1962ء میں دوبارہ صدر منتخب ہوئے۔ کے انجوں خورشید جب تک صدر رہے دو کروڑ پر مشتمل ایوان صدر میں ہی مقیم رہے لیکن اس کی توسعی نہیں کی۔ سرکاری ملازمین و اپس کر دیے اور سرکاری اشیاء کا ذاتی استعمال کرنے سے حتی الوع گریز کیا۔ غیر جانبدار ممالک کی کافرنز میں پہنچ کر مسئلہ کشمیر سے عالمی رہنماؤں کو بھرپور انداز میں روشناس کرایا۔ کے انجوں خورشید نے ایسی زندگی برس کی کسی گزرے پل اور کسی عمل پر پچھتا وانہ ہو بلکہ ان کا دل ہمیشہ فخر و انبساط کی کیفیت سے معمور رہا۔ بیکی وجہ ہے کہ وفات کے وقت ان کی جیب میں چند روپے تھے۔ وہ میر پور ایک اجلاس میں شرکت کرنے کے بعد ایک فلاںگ کوچ سے لا ہور آ رہے تھے کہ گوجرانوالہ بائی پاس پر یہ فلاںگ کوچ ایک ٹرالی سے ٹکرائی اور 3 جنوری 1924ء کو کشمیر کی وادیوں میں طلوع ہونے والا آنکاب 11 مارچ 1988ء کی شام پنجاب کے زرخیز میدانوں میں ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔ لا ہور میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد ان کا جسد خاکی مظفر آباد لے جایا گیا جہاں لاکھوں پر نما آنکھوں نے اپنے اس محبوب قائد کو اللوداع کیا۔ ان کی آخری آرام گاہ مظفر آبادی ایم انجوں روڈ پر واقع ہے۔

سابق صدر آزاد کشمیر جناب کے انجوں خورشید کی 31 ویں بر سی آزاد مقبوضہ کشمیر، پاکستان اور دنیا بھر میں مقیم کشمیریوں نے عقیدت و احترام سے منائی۔ جناب کے انجوں خورشید کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے جگہ جگہ تقاریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس سلسلہ میں سب سے بڑی تقریب آزاد کشمیر کے وال حکومت مظفر آباد میں جموں و کشمیر بریشن سیل اور جموں و کشمیر بریشن لیگ کے اشتراک سے جناب کے انجوں خورشید کے مزار سے ماحفظہ بلدیہ ہال میں منعقد کی گئی تقریب کے مہمان خصوصی راجہ محمد فاروق حیدر خان وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر تھے۔ جبکہ صدارت جناب مظفر قادر ایڈ ویکٹ سیکرٹری جزل جموں و کشمیر بریشن لیگ آزاد کشمیر نے کی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت قاری طفیل نے حاصل کی جبکہ نعت رسول مقبول کی سعادت حافظ امتیاز نے حاصل کی۔

اس کے بعد مقررین نے جناب کے ایجخ خورشید کو شاندار الفاظ میں خارج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس کے ایجخ خورشید امانت، دیانت، شرافت، صداقت کا سرچشمہ تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی تحریک آزادی کشمیر کے لیے وقف کر دی۔ انہوں نے زمان طالب علمی سے ہی سیاسی زندگی کا آغاز کر دیا تھا مگر وہ نہایت ہی سادہ طبیعت کے آدمی تھے۔ وہ سیاست میں داؤ بیج، بکرو فریب اور منافقت سے کام لینے کے قائل نہ تھے۔

مقررین نے کہا کہ جناب کے ایجخ خورشید پر کشش شخصیت ہونے کے علاوہ اعلیٰ انسانی داخلی اوصاف والدار کے حامل با اعتماد شخصیت تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی کشمیر مسلمانوں کی آزادی کے لیے جدوجہد میں گزاری۔ وہ اپنی خوبیوں اور خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے قائد اعظم محمد علی جناح کی توجہ کا مرکز بنے اور قائد اعظم محمد علی جناح کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر کام کیا۔ ان کی سوچ نہایت واضح اور دوڑک تھی۔ وہ مسئلہ کشمیر کو نہ مبینہ نظر سے نہیں بلکہ اسے کشمیر پوں کے حق خود ارادیت کی بنیاد پر حل کرنا چاہتے تھے۔ وہ کشمیر کے ہندوؤں، بدھوں، سکھوں اور دیگر مذاہب کے پیروکاروں کو بھی کشمیر کے شہری سمجھتے ہوئے ان کے مستقبل کو بھی لیتی ہنانا چاہتے تھے۔ مقررین نے کہا کہ کے ایجخ خورشید اگر پاکستان کی سیاست میں حصہ لیتے تو یہاں بھی ان کے لیے بہتر موقع پیدا ہو سکتے تھے لیکن یہ ان کی کشمیر سے محبت تھی کہ وہ پاکستان بننے کے بعد سیاست کشمیر کی طرف متوجہ رہے اور عملًا پاکستان کی سیاست میں حصہ نہ لیا۔ قائد اعظم محمد علی جناح ان پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ 1940 سے 1947 تک وہ قائد محمد علی جناح کے ہمراہ پاکستان کے قیام کے لیے دن رات کام کرتے رہے۔ انہوں نے باریٹ لاء کرنے کے بعد کراچی میں وکالت بھی کی۔

جناب منظور قادر ایڈوکٹ جو اس تقریب کی صدارت فرم رہے تھے نے اپنے خطاب میں کہا خورشید حسن خورشید 3 جنوری 1924ء کو سری نگر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم مولوی محمد حسن عالم باعمل اور درویش صفت انسان تھے۔ خورشید حسن خورشید کی ابتدائی تعلیم گھر میں ہی حاصل کی۔ اس کے بعد انہوں نے 1938ء میں میڑک اور 1940ء میں ایف ایس سی کا امتحان سیری ہی پرتاب اٹھ کانج سری نگر سے حاصل کرنے کے بعد امر سنگھ ڈگری کانج میں داخلہ لیا۔ خورشید حسن خورشید کو کانج کے زمانے میں بیسٹ سیکرکا ایوارڈ دیا گیا۔ خورشید حسن خورشید نے ساتھیوں کے ساتھ مل کر 1940ء میں مسلم سٹوڈنٹ یونین کی بنیاد رکھی۔ یہ کشمیری طلباء کی پہلی سیاسی تنظیم تھی۔ خورشید حسن خورشید اس کے پہلے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے۔ مسلم سٹوڈنٹ یونین نے ریاست جموں و کشمیر میں تحریک پاکستان کی جس جانشینی اور لگن سے کام کیا اور اس کے اعتراض میں ائمہ یا مسلم سٹوڈنٹ فیڈریشن کے سالانہ اجلاس منعقدہ جاندھ نومبر 1942ء قائد اعظم نے یونین کے سیکرٹری جنرل خورشید حسن خورشید کو حسن کار کر دی گی پر پرچم عطا کیا۔ قائد اعظم جب مئی 1944ء میں کشمیر تشریف لے گئے تو مسلم سٹوڈنٹ نے ان کو استقبالیہ دیا۔ یونین کے سیکرٹری جنرل خورشید حسن خورشید نے استقبالیہ خطبہ پیش کیا۔ خورشید حسن خورشید کے اندر چھپی صلاحیتوں سے متاثر ہو کر قائد اعظم نے انہیں اپنا پرائیویٹ سیکرٹری بننے کی پیش کش کی۔ اس وقت خورشید صاحب کی عمر 20 سال تھی۔ یوں ریاست کے اس ہونہار طالب علم کو قائد اعظم کی ہمرائی کا شرف حاصل ہوا۔ 1944ء سے لے کر 1947ء تک خورشید صاحب نے قائد اعظم کے ساتھ بطور پرائیویٹ سیکرٹری کام کیا۔ قائد اعظم اور ان کے جان فروش سیکرٹری کی بھی شب دروز کا شیش قیام پاکستان کی اولين سبب تکمیریں۔ قائد اعظم کا فرمان ہے کہ پاکستان میں میرٹ اسپر رائیٹری میرے سیکرٹری خورشید حسن خورشید اور میری بہن فاطمہ نے حاصل کیا۔

تقریب کے مہماں خصوصی وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر راجہ محمد فاروق حیدرخان نے کہا کہ خورشید حسن خورشید کشمیری عوام کا فخر تھے۔ انہوں نے بطور صدر آزاد کشمیر کا شخص قائم کیا اور عوام کو شعور دیا۔ قیام پاکستان کے وقت وہ قائد اعظم کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے جو ہمارے لیے فخر ہے۔ تحریک آزادی کشمیر کے لیے بھی خورشید ملت کی ناقابل فراموش خدمات ہیں۔ خورشید حسن خورشید ایک

مدبر سیاسی رہنماء تھے۔ ان جیسے سپوٹ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں جن کا کوئی نام البدل پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ بال کو خورشید حسن خورشید کے نام سے جلد موسوم کر دیا جائے گا۔ تقریب سے خطاب کے دوران وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر کا کہنا تھا کہ ملک اس وقت مشکل حالات سے گزر رہا ہے۔ کسی کو پاکستان پر انگلی اٹھانے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ سفارتی محاذ پر ہندوستانی پروپیگنڈے کے توڑے کے لیے کشمیر یوں کو آگے آنا ہو گا۔ مسلم امہ کے تصور کو سخت چوٹ پہنچی جب شمسا سوراج جس کے ہاتھ کشمیر یوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں کو ۱۰۱۵ جلاس میں بطور مہمان خصوصی بلا یا گیا۔ ایک طرف یورپی پارلیمنٹ میں مقبوضہ کشمیر کی صورت حال پر بحث دوسری جانب اسلامی ممالک شمسا سوراج کو سن رہے ہیں جو کہ انتہائی افسوسناک ہے۔ پاکستان کے علاوہ ہمارا کوئی دو گار ملک نہیں ہے۔ سفارتی محاذ پر بھارتی پر اپیگنڈے کے توڑے کے لیے کشمیر یوں کو آگے آنا ہو گا۔ جناب وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر کا مزید کہنا تھا کہ لائن آف کنٹرول پر ہندوستانی فوج کی بلا اشتغال فائرنگ انسانی حقوق کی علیین ترین خلاف ورزی ہے۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سینئر نائب صدر پیٹی آئی آزاد کشمیر جناب خواجہ فاروق نے کہا کہ خورشید حسن خورشید کی زندگی ایک کھلی کتاب کی مانند ہے۔ خورشید ملت نے کبھی بھی اصولوں پر سمجھوتا نہیں کیا۔ آزاد کشمیر کے قومی شخص کو پروان چڑھانے میں ان کا کردار مثالی تھا۔ وہ مختلف زبانوں پر عبور کہتے اور اپنی ذات میں اچھمن تھے۔ ان کی وفات سے جو خلاء پیدا ہوا وہ صدیوں پر نہیں ہو سکتا۔ خورشید حسن خورشید کی زندگی کو اہم مشعل راہ پنا کر ہم کشمیری اپنے مستقبل کا تعین کر سکتے ہیں۔ تقریب سے مولانا محمود الحسن، ریٹائرڈ یورڈ کریٹ قوم شیخ، بیرونی سر زیبرا عوام، خواجہ سیف الدین، میر لطیف ایڈوکیٹ، گلشناد بٹ، راجہ بشیر اللہ، صاحبزادہ رفیع، محفوظ انقلابی اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔

برسی کی اس تقریب میں سیکرٹری جموں و کشمیر لبریشن سیل جناب متصور قادر ڈار، ڈاکٹر یکشہ کشمیر لبریشن سیل جناب راجہ سجاد خان، جموں و کشمیر سیل کے دیگر آفیسر ان محکمہ اطلاعات کے آفیسر ان، الیکٹر انک و پرنٹ میڈیا کے نمائندگان کے علاوہ زندگی کے تمام مکاتیب گلری تلقن رکھنے والے افراد کی کیش تعداد نے شرکت اور خورشید ملت کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ تقریب کے آخر میں خورشید حسن خورشید اور میر واعظ مولوی محمد یوسف کے فاتح خوانی بھی کی گئی۔

21 مئی۔ برسی میر واعظ مولوی محمد فاروق / میر واعظ عبدالغنی لون

میر واعظ مولوی محمد فاروق شہید۔

میر واعظ مولوی محمد فاروق ممتاز نہ ہی، سیاسی اور حزبیت رہنمایا اور ماہر تعلیم تھے۔ انہوں نے ایک جانب سرینگر میں موجود قدیم خاندانی خانقاہ سے مسلمانان کشمیر کی مذہبی و دینی رہنمائی کا فریضہ سر انجام دیا تو دوسری جانب ڈوگرہ عہد میں اپنے دادا غلام رسول شاہ کی قائم کردہ انجمن نصرت الاسلام کے پلیٹ فارم سے عوام کی تعلیمی ضروریات کی تکمیل کے لیے شبانہ روز مصروف عمل رہے۔ آپ ایک ممتاز حزبیت پسند رہنمای بھی تھے اور ہمہ وقت اس مشن پر کاربنڈ بھی رہے کہ بھارت مقبوضہ کشمیر کے عوام کو حق خوارادیت دےتاکہ وہ اپنے مستقبل کا فصلہ خود کر سکیں۔ وہ آل جموں و کشمیر عوامی ایکشن کمیٹی کے چیئر مین بھی تھے انہوں نے سیاسی و جہادی سرگرمیوں کا آغاز نوجوانی کے دور میں ہی کر دیا تھا اور تب آپ "نوجوان فاروق" کے لقب سے مقبول نوجوان رہنما تھے۔ 1968ء میں جب آپ کے پچھا میر واعظ محمد یوسف شاہ کا انتقال ہوا تو آپ کو کشمیر کے میر واعظ کا منصب عطا کیا گیا۔ میر واعظ مولوی محمد فاروق کو 22 مئی 1990ء کو اس وقت شہید کر دیا گیا جب وہ اپنے رہائش گاپر موجود تھے۔ یہ دور مسلح تحریک کے عروج کا زمانہ تھا اور میر واعظ جیسے حزبیت رہنمایاں کی قیادت کا فریضہ بخوبی سر انجام دے رہے تھے۔ ان کی شاندار خدمات کے اعتراف میں قوم کے جانب سے انہیں "شہید ملت" کا خطاب عطا کیا گیا۔

خواجہ عبدالغنی لون۔

خواجہ عبدالغنی لون ایک ممتاز قانون دان، سیاست دان اور حزبیت پسند رہنمای تھے۔ جو 6 مئی 1932ء کو مقبوضہ کشمیر کے ضلع کپوڑہ میں پیدا ہوئے انہوں نے قانون کی تعلیم علی گڑھ یونیورسٹی سے حاصل کی۔ 1967ء میں عبدالغنی لون نے کانگریس کے پلیٹ فارم سے ریاستی اسمبلی کے انتخابات میں شمولیت سے سیاسی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ 1978ء میں انہوں تحریک حزبیت میں شمولیت اختیار کر لی اور ہمبلک کا نفس کے نام سے ایک جماعت تکمیل دی۔ انہوں نے سیاسی پلیٹ فارم سے اور تحریک حزبیت کے دوران بھارت کو مسلسل مجبور کیا کہ وہ کشمیر میں سے اپنے فوجیں نکال کر ازالی اور ابدی حق دے کر نکلنے کشمیریوں نے بھارت کے غاصبانہ اقدامات کو قبول نہیں کیا۔ یہی وجہ تھی کہ عبدالغنی لون کے بیانات، ان کی سرگرمیوں اور ان کے عزائم سے بھارت اور بھارت نواز حلقے شدید برخاش کھاتے تھے۔ وہ 70 سال کے ایک بوڑھے حزبیت رہنمای سے خخت خوفزدہ تھے۔ خواجہ عبدالغنی لون 21 مئی 2002ء کو حزبیت رہنمای میر واعظ مولوی محمد فاروق کی برسی میں شریک تھے کہ اسی دوران پولیس کی وردیوں میں ملبوس مسلح افراد نے ان پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں عبدالغنی لون اور ان کے ایک محافظ شہید ہو گئے۔

جموں و کشمیر لبریشن سیل اور میر اس آر گنازیشن کے زیر اہتمام 22 مئی 2019ء کو شاہ عنایت دربار پر اڑاہ میں میر واعظ مولوی محمد فاروق / میر واعظ عبدالغنی لون کی برسی کے موقع پر افطار ڈنٹر کا اہتمام کیا گیا جس میں وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر جناب راجہ محمد فاروق حیدر خان بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ افطار ڈنٹر کی تقریب سے خطاب کے دوران جناب وزیر اعظم نے کہا کہ میر واعظ مولوی محمد فاروق عہد ساز شخصیت تھے جنہوں نے اپنا سارا کچھ تحریک آزادی کشمیر کے لیے قربان کر دیا۔ ریاست جموں و کشمیر نے بے شمار مذہبی اور سیاسی شخصیات پیدا کی ہیں جنہوں نے اپنی صلاحیتوں کا لواہ منوایا۔ ہم نے اپنے اکابرین اور زعماء کے کردار کو یاد رکھنا ہے اور نئی نسل کو بھی اس سے روشناس کروانا ہے پاکستانی قوم اور افواج پاکستان کے شکر گزار ہیں کہ وہ مسئلہ کشمیر پر ہمارے ساتھ کھڑے ہیں۔ اس موقع پر وزیر حکومت جناب چوہدری محمد شہزاد، چیئر مین وزیر اعظم معائش کمیشن جناب زاہد امین کا شف، چیئر مین ایم ڈی اے جناب ملک ایاز، چیئر مین بلڈنیج جناب خواجہ اعظم رسول، سیکریٹری جموں و کشمیر لبریشن سیل جناب منصور قادر ڈار، ڈی جی کشمیر لبریشن سیل جناب فدا کیانی، ڈائریکٹر انتظامیہ جموں و کشمیر لبریشن سیل جناب راجہ محمد سجاد خان اور سیاسی مہاجی و مذہبی حلقوں کی ایک بڑی تعداد تقریب میں شریک تھی۔

16 رمضان المبارک --- یوم وفات میر واعظ مولوی محمد یوسف شاہ۔

میر واعظ مولانا محمد یوسف شاہ ممتاز سیاسی و مذہبی رہنما اور تحریک آزادی کشمیر کے صفوں اول کے قائد تھے 19 فروری 1894 کو مقبوضہ کشمیر کے علاقے راجوڑی میں غلام رسول شاہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ انہی 10 برس کے تھے کے والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا جس کے بعد پیچا میر واعظ مولوی احمد اللہ اور مولوی عقیق اللہ کے زیر کفالات آگئے جنہوں نے آپ کی پروش کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ مذہبی تعلیم دارالعلوم دیوبند سے حاصل کی جہاں آپ کو عظیم کشمیری سکالر علامہ اور شاہ کشمیری سے اکتساب فیض کا موقعہ بخوبی میسر آیا۔ دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد آپ لاہور تشریف لے گئے جہاں پنچاب یونیورسٹی سے فاضل عربی کی سند حاصل کی دارالعلوم دیوبند میں قیام کے دوران آپ تحریک خلافت میں شریک رہے۔ چنانچہ جب 1924 میں آپ واپس آبائی وطن پہنچ گئے تو یہاں بھی آپ نے ایک خلافت کمیٹی قائم کی اور اس سلسلے میں ہر گھر میں جا کر دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ کے والد نے مستحق کشمیریوں کی مدد کے لیے ایک فلاحتی جماعت انجمن نصرت الاسلام قائم کر کی تھی چنانچہ اس جماعت کے صدر کی حیثیت سے آپ نے سرینگر میں علی گڑھ کالج کی طرز پر اور سنتیل کالج کی بنیاد رکھی جہاں مولوی فاضل، ادیب فاضل اور مشی فاضل کی تعلیم دی جاتی تھی وطن واپسی کے بعد آپ نے ڈوگرہ مظالم کا شکار کشمیری مسلمانوں کی دادرسی اور ان کی مدد کے لیے خود کو وقف کر دیا۔ چنانچہ اس دوران آپ نے بھرپور کوششیں کی کہ ڈوگرہ حکومت ریاست کی اکثریتی آبادی کے حامل مسلمانان کشمیر کو ان کے جائز حقوق دینے کی بابت ضروری اقدامات اٹھائے 13 جولائی 1931 کو سرینگر سنتیل جمل کے باہر خونیں سانحہ میں شہید ہونے والے 22 مسلمانوں کے جسد خاکی جب مرکزی مسجد میں پہنچائے گئے تو میر واعظ نے اعلان کیا کہ ان شہداء کو بڑے اعزاز کے ساتھ صوفی بزرگ نقش بند صاحب کے مزار کے احاطے میں مرفون کیا جائے گا۔ قیام پاکستان کے بعد میر واعظ مولوی یوسف شاہ لاہور تشریف لائے تاکہ قائد اعظم سے مشاورت کے بعد آئندہ کالائج عمل تیار کیا جاسکے۔ واپسی پر بھارتی حکومت نے ان کا کشمیر میں داخلہ بند کر دیا۔ 24 اکتوبر 1947 کو قائم ہونے والی آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر کی کابینہ میں آپ کو وزارت تعلیم کا قلم دان سونپا گیا۔ آپ 1951 اور 1956 کے دوران مختصر وقت کے لیے آزاد کشمیر کے منصب صدارت پر بھی فائز رہے۔ میر واعظ مولوی محمد یوسف شاہ نے 1964 کے دوران اعلیٰ سطحی وفد کے سربراہ کی حیثیت سے اسلامی اور پورپی ممالک کا دورہ کیا اور اقوام متحده کی قراردادوں کے تحت کشمیریوں کو ان کے ازلی پیدائشی حق ”حق خود ارادیت“ کے حوالے سے تفصیلی طور پر آگاہ کیا۔ آپ کی وفات 16 رمضان المبارک 1968 کو ہوئی وصیت کے مطابق آپ کو سریم کورٹ کی سابق عمارت واقع مظفر آباد کے احاطہ میں امامت دفن کیا گیا تاکہ جب کشمیر کا باقی ماندہ حصہ بھارتی تسلط سے آزاد ہو جائے تو آپ کے جسد خاکی کو سرینگر میں واقع خاندانی قبرستان میں دفن کیا جاسکے۔

تقریبات
زیراہتمام کشمیر سٹریٹری پور

نمبر شمار	فہرست عنوانات
۱	8 جولائی 2018ء یوم شہادت برہان مظفر وانی شہید زیراہتمام
۲	13 جولائی 2018ء شہدائے کشمیر کے لیے دعا یہ تقریب
۳	19 جولائی 2018ء یوم قرارداد اخلاق پاکستان
۴	14 اگست 2018ء تقریب یوم پاکستان مقام میوپل کار پوریشن میرپور
۵	15 اگست بھارت کا یوم آزادی (یوم سیاہ):
۶	27 اکتوبر 2018ء بھارتی جارحیت کے خلاف یوم سیاہ
۷	27 اکتوبر 2018ء سمینار بعنوان ”الحق کی جعلی دستاویز اور اٹوٹ انگ کے بھارتی دعوے“
۸	6 نومبر 2018ء کو یوم شہدائے جموں۔

۱۔ 8 جولائی 2018ء یوم شہادت برہان مظفر وانی شہید:

جموں و کشمیر لبریشن سیل میر پور سٹریٹری اخلاقی انتظامیہ کے زیراہتمام 8 جولائی 2018ء کو برہان مظفر وانی شہید کا یوم شہادت منایا گیا۔ اس موقع پر ایک ریلی جس کی قیادت کمشز میر پور جناب سردار ظفر خان نے کی ریلی C.D.C آفس سے شروع ہوئی اور مست (MUST) یونیورسٹی کے مقام پر ختم ہو گئی۔ مست (MUST) یونیورسٹی میں ایک تقریب منعقد کی گئی جس کے مہمان خصوصی وزیر حکومت آزاد کشمیر جناب چودھری محمد سعید تھے تقریب کی صدارت رجسٹر مست (MUST) یونیورسٹی جناب انجینئر پروفیسر محمدوارث نے کی۔ تقریب میں خصوصی طور پر جناب ڈاکٹر عبداللہ گیلانی (APHC) نے شرکت فرمائی۔ تقریب میں طلباء و طالبات نے اظہار خیال کیا ویگر مقررین نے برہان مظفر وانی شہید کی شخصیت کے کارہائے نمایاں بیان کیے۔ یہ تقریب کشمیر فریڈم مومنٹ اور جموں و کشمیر لبریشن سیل کے تعاون سے کی گئی۔ تقریب میں جموں و کشمیر لبریشن سیل کشمیر سٹریٹری میر پور نے بیان مہیا کیے اور تمام عملہ نے بھر پور شرکت کی۔

۲۔ 13 جولائی 2018ء شہدائے کشمیر کے لیے دعا یہ تقریب:

جموں و کشمیر لبریشن سیل کشمیر سٹریٹری میر پور اخلاقی انتظامیہ کے زیراہتمام 13 جولائی 2018ء ڈپٹی کمشز آفس میر پور میں شہدائے کشمیر کے لیے ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جو ایک ریلی کی شکل میں C.D.C آفس سے چوک شہید ان تک مارچ کرتے ہوئے پہنچی جس سے شرکاء ریلی نے خطاب کیا۔ جموں و کشمیر لبریشن سیل کشمیر سٹریٹری میر پور نے بیان مہیا کیا اور تمام عملہ نے بھر پور شرکت کی۔

۳۔ 19 جولائی 2018ء یوم قرارداد اخلاق پاکستان:

صلحی انتظامیہ کے زیراہتمام 19 جولائی 2018ء ڈپٹی کمشز آفس میر پور میں یوم قرارداد اخلاق پاکستان کی تقریب منعقد کی گئی۔

جس میں جموں و کشمیر بریشن سیل کشمیر سنٹر میر پور نے بیز زمہیا کیے اور تمام عمل نے بھر پور شرکت کی۔

۲- ۱۴ اگست 2018ء تقریب یوم پاکستان بمقام میوپل کار پوریشن میر پور:

صلحی انتظامیہ کے زیر انتظام یوم پاکستان کے تقریب میوپل کار پوریشن میر پور کے سبزہ زار میں منعقد کی گئی جس میں کشمیر سنٹر میر پور کے عملہ نے بھر پور شرکت کی۔

۳- ۱۵ اگست بھارت کا یوم آزادی (یوم سیاہ):

۱۵ اگست یعنی بھارت کے یوم آزادی کو دنیا میں بننے والے تمام کشمیری بھارتی جارحیت کے خلاف احتجاج یوم سیاہ کے طور پر مناتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں صلحی انتظامیہ کے زیر انتظام C.D. آفس سے چوک شہید ایں تک ایک عظیم الشان ریلی کا انعقاد کیا گیا جس میں تمام مکاتب فکر کے افراد اور تمام سیاسی، مذہبی، سماجی تنظیموں اور طلباء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ ریلی کے شرکاء کے لئے کشمیر سنٹر میر پور کی طرف سے سیاہ پیشیاں اور بیز زمہیا کیے گے۔

۴- ۲۷ اکتوبر 2018ء بھارتی جارحیت کے خلاف یوم سیاہ۔

۲۷ اکتوبر 2018ء کو یوم جارحیت بھارت یوم سیاہ کے موقع پر صلحی انتظامیہ کے ساتھ مل کر احتجاجی ریلی کے انعقاد میں بھر پور معاونت کی گئی۔ کشمیر سنٹر میر پور کی طرف سے دوسرے فیلکس مہیا کیے گئے اور تمام شاپ کے علاوہ یونیورسٹی اور کالج کے طلباء کے علاوہ ویگر مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ ریلی کا آغاز ڈپن کشمیر آفس میر پور سے ہوا جس میں ملازمین کی تمام تنظیموں کے علاوہ سرکاری اداروں کے آفیسر ان والہ کار ان اور رسول سوسائٹی کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔

ریلی کے شرکاء نے سیاہ پیشیاں باندھ کر کشمیر پر بھارت کے غاصبانہ قبضہ اور غیر قانونی تسلط کے خلاف بھر پور نظرے بازی کی۔ شرکاء نے بھارتی مظالم کی نہاد کرتے ہوئے اقوام متحدہ اور دیگر میں الاقوای اداروں سمیت میں الاقوای انسانی حقوق کی تنظیموں سے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی افواج کی طرف سے ہونے والے انسانیت سوز مظالم کافی الفور نوش لینے کا مطالبہ کیا۔

۵- ۲۷ اکتوبر 2018ء سینار بعنوان ”الحق کی جعلی دستاویز اور اٹوٹ اگ کے بھارتی دعوے“

جموں و کشمیر بریشن سیل کشمیر سنٹر میر پور اور فاران کالج کے باہمی اشتراک سے سینار بعنوان ”الحق کی جعلی دستاویز اور اٹوٹ اگ کے بھارتی دعوے“ کا انعقاد عمل میں لا یا گیا۔ سینار میں جموں و کشمیر میں فورم کے چیزیں و حریت رہنماء ملک محمد اسلم، انچارج کشمیر سنٹر میر پور سردار ساجد محمد، پیروز ادی مردیہ سلطانہ ریسروچ سکالر، سینٹر ایڈو و کیٹ عبد الحمید کریمی اور فاران کالج کے پرنسپل مرزا وجہت بیگ نے خطاب کرتے ہوئے ریاست جموں و کشمیر پر بھارت کے غاصبانہ قبضہ کو غیر قانونی اور میں الاقوای قوانین کی سراسر خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے بھر پور نہاد کی۔

نظامت کے فرائض یقیناً طلحہ بلاں نے ادا کئے۔ تلاوت کلام پاک اور نعت رسول ﷺ کے بعد سردار ساجد محمود انچارج کشمیر سنٹر میر پور نے تمام شرکاء کو خوش آمدید کہتے ہوئے سینار کی غرض و مقایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان انسل کو تحریک آزادی اور مسئلہ کشمیر کے حقائق سے روشناس کروانا وقت اور حالات کی اہم ضرورت ہے اور آج کا یہ سینار اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے مہارا جہہ کشمیر کی طرف سے الحق کی جعلی دستاویز کو جواز بنا کر 71 سالوں سے خطہ کشمیر پر اپنا تسلط قائم کر رکھا ہے اور کشمیری عوام پر ظلم و جبرا کے پہاڑ توڑ رکھے ہیں۔ بھارتی حکمرانوں نے کشمیر پر اپنے غیر قانونی تسلط کو برقرار رکھنے کے لئے مہارا جہہ کشمیر کی طرف سے الحق کی جعلی دستاویز کو سہارا بینا یا پھر حکومت پاکستان اور قبائلوں کی پیش رفت کو بہانہ بنا کر بھر پور قسم کا پروپیگنڈا کیا۔ فرست لائن کشمیری قیادت کی مفاد پرستی اور کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بھارت نے پہلے الحق کا ڈرامہ رچا کر کشمیر میں اپنی افواج داخل کیں اور بعد ازاں آئین کے آرٹیکل

۲۷۰ میں ترمیم در ترمیم عمل میں لاتے ہوئے کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ اگ کہنا شروع کر دیا۔ جیران کن اور فکر اگیز امر یہ ہے کہ اب تو کچھ عرصہ سے بعض عناصر نے آزاد کشمیر میں بھی ۲۲ اکتوبر کو قبائلیوں کی مداخلت کے خلاف احتجاج کے دن کے طور پر منانا شروع کر دیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل تک رقم نے کبھی نہیں سنا کہ ۱۲۲ اکتوبر کی تاریخ کشمیر میں کوئی غاصیت ہے مساوی چند غیر ملکی ایجنسیوں کے تشوہادار دانشوروں کے، جنہوں نے ہندوستانی پروپیگنڈا کو تقویت بخشنے کے لئے اپنے اسلاف کی قربانیوں اور جدوجہد کو قبائلیوں کی مداخلت سے تعبیر کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ عناصر کو یہ ہرگز نہیں بھولنا چاہیے کہ قبائلیوں نے اگر اکتوبر میں مداخلت کی ہے تو ہندو انتہا پسند تنظیم راشنریہ سوامی سیوک سنگھ اور جن سنگھ کے تربیت یافتہ مسلح عنڈے، پیالہ، تابہ، پور تحلہ اور فرید کوٹ سمیت بھارت نواز دیگر ریاستوں سے مسلح دستوں کی ہزاروں کی تعداد میں اگست اور ستمبر ۱۹۴۷ کے دوران جموں و کشمیر کے مختلف مقامات پر تینی اور قتل عام کی تیاری معتبر تاریخی حوالوں سے ثابت شدہ ہے۔ مسیحی کے روپ میں داخل ہونے والے ڈاکوؤں اور ہندو ریاستوں کے مسلح افراد کے گناہ نے اور انسانیت سوز اقدامات قابلِ مذمت ہیں۔ اس لئے صرف قبائلیوں کے مظالم کے خلاف مظاہرے کرنے والوں اور قبائلیوں کی مداخلت پر لمبے چوڑے مضامین لکھنے والوں کو اپنے باپ دادا سے بھی کچھ زبانی معلومات ضرور حاصل کرنی چاہیے تھیں۔ جنہوں نے اس دور سیاہ کے حالات کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ علم و تحقیق کی روشنی میں ریاست جموں و کشمیر پر بھارتی سلطنت کی بے بنیاد لیلوں کو رد کیا جاسکے اور اس ضمن میں بھارت کی طرف سے بے بنیاد جھوٹے دعووں کے حقائق کو منظر عام پر لانے اور بھارتی پروپیگنڈا کو زائل کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو دوسری طرف نام نہاد جمہوریت کی دعویدار بھارتی حکومت کی اصلاحیت کو آشکار کرنے کی کوشش کی جائے تا کہ انسانی حقوق کی تنظیموں کے علمبردار اور بین الاقوامی قوانین کے ماہرین اقوام عالم کے ذریعہ بھارت کو مجبور کریں کہ وہ کشمیریوں کو اپنے پیدائشی حق "رائے دہی" کا موقع فراہم کرے۔

کشمیر میں جموں و کشمیری فورم نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج ۲۷ اکتوبر کا دن پوری دنیا میں کشمیری یوم سیاہ کے طور پر منtar ہے ہیں۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو بھارت نے اپنی فوجیں کشمیر میں اتاریں اور کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کر لیا کشمیریوں نے اس غاصبانہ قبضے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اس کے خلاف ایک مراجحتی تحریک شروع کی جسے تحریک آزادی کشمیر کہا جاتا ہے۔ اس تحریک میں کشمیری کٹ رہے ہیں عورتوں کی عصمتیں تاریکی جاری ہیں بچوں بوجھوں اور جوانوں کو شہید کیا جا رہا ہے۔ کشمیر کی چند تحقیقات جموں لداخ گلگت کشمیر کا حصہ ہیں لیکن وادی کا دروغائیں اس طرح محسوس نہیں ہو رہا جس طرح ہونا چاہیے۔ آئے دن پیلٹ گن کے استعمال سے کشمیری بچوں اور بچیوں کو انداھا کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہاراجوں کے ظلم و تشدد کی شکار کشمیری قوم کو نیست و نابود کرنے اور جنت نظیر پر قبضہ کے گناہ نے منصوبہ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے بھارت نے بین الاقوامی قوانین کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو اپنی فوجیں کشمیر میں داخل کیں۔ اس طرح بھارت نے ۱۹۴۷ء سے خط کشمیر کے ایک بڑے حصہ پر جا بانہ اور غیر قانونی قبضہ جما رکھا ہے۔ بھارتی حکمران اس سارے عمل کا ذمہ دار پاکستان کو ٹھہراتے ہوئے مہاراجہ کی طرف سے الحاق کی جعلی دستاویز کو بنیاد پتا کر کشمیر کو اٹوٹ اگ قرار دینے کی دلیل دیتے ہیں۔

مہاراجہ کے الحاق کی دستاویز کے ڈرامے اور پاکستان کو ذمہ دار ٹھہراتے جانے کی حقیقت کچھ بھی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ۳ جون ۱۹۴۷ء کے منصوبہ تضمیم ہند کے آرٹیکل ۷ میں یہ واضح طور پر درج ہے کہ "مقررہ تاریخ کے دن وہ تمام معاهدے، اقرار نامے اور تحریکیں جو برطانیہ اور والیان ریاست کے مابین طے پائے ہیں ساقط ہو جائیں گے۔ اس طرح مہاراجہ کو الحاق کا اختیار ہی حاصل نہ تھا جس کا ڈھنڈ و رائیٹ جا رہا ہے۔

سینٹرائیڈ و کیٹ عبد الجمید کریمی نے کہا کہ ۲۷ اکتوبر کے حوالے سے ہمیں ایسے بیانات سننے کو ملتے ہیں کہ کشمیر ایک آزاد ملک تھا اور قبائلی حملہ

آوروں کی وجہ سے مہاراجہ نے کشمیر کا الحاق بھارت سے کیا، یہ تاثر اسرا غلط اور حقوق کے منافی ہے۔ 27 اکتوبر کے حوالے سے الحاق کی دستاویز جعلی ہے کیونکہ بھارت کا دعویٰ ہے کہ مہاراجہ نے الحاق کی دستاویز پر 26 اکتوبر کو دستخط کیے جبکہ مہاراجہ نہ تو جوں میں بلکہ وہ 26 اکتوبر کو سری نگر سے جموں بذریعہ سڑک سفر کر رہا تھا۔ پہلی بات تو یہ کہ جس وقت مہاراجہ نے اگر دستاویز پر دستخط کئے بھی تو قبضہ عملی طور پر معزول ہو چکا تھا اور اپنی جان بچا کر سرینگر سے جموں روانہ ہو گیا تھا۔ ماسوائے جموں شہر کے تقریباً اساری ریاست میں مہاراجہ خود کو غیر محفوظ محسوس کر رہا تھا۔ کیونکہ تقریباً تمام ریاستی وغیر ریاستی فوجوں کو تحریک آزادی کے متالوں نے ناصر کے ہاتھ کھڑے کر دینے پر مجبور کر دیا تھا بلکہ اکثریت نے بھاگ کر اپنی جان بچانے کو فیصلہ سمجھا۔ سبیں نہیں بلکہ، ۲۲ اکتوبر کو تحریک آزادی کے نتیجے میں آزاد کشمیر حکومت کا قیام اس حقیقت کا واضح ثبوت ہے کہ مہاراجہ کو عوامی تائید حاصل نہ تھی۔ وہ اپنا وقار اور تمام تراخیارات کو بیٹھا جا بوجیشیت مہاراجہ سے حاصل تھے۔ بھارت نے انسانیت سوز ظلم و تشدد اور جابرانہ و عاصبانہ غیر قانونی قبضہ کو برقرار رکھنے اور طول دینے کی غرض سے قبائلیوں کی طرف سے کشمیریوں کی مدد کو جواز بنتا ہے تو پاکستان کو بدنام کرنے اور تحریک مراجحت کا ذمہ دار قرار دینے کی کوشش کی تاکہ اپنے غیر قانونی اقدام پر پردہ ڈال سکے۔ حالانکہ اس ضمن میں وضع کردہ میں الاقوامی قوانین بھارت کو ہرگز اجازت نہ دیتے تھے کہ وہ اپنی فوجیں کشمیر میں بیچ کے کیونکہ تحریک مراجحت جو دراصل تحریک آزادی اور خاصاً کشمیریوں کا اندر وہی معاملہ تھا۔ یہ حکش خادش نہیں اور نہ ہی قبائلی مداخلت کا نتیجہ تھا بلکہ اس کے پس منظر میں پیش رہا قربانیاں اور جہد مسلسل کا فرماتھی۔

فاران کالج کے پرنسپل وجہت بیگ نے کہا کہ ہمیں تحریک آزادی کشمیر اور مسئلہ کشمیر کے حقوق سے نوجوان نسل کو باخبر رکھنا ہو گا اور نظریاتی سرحدوں کے تحفظ کو لینی بہانا ہو گا انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کے حقوق سے نوجوان نسل کو روشناس کروانے کے لیے ہمیں اپنے نصاب میں ہنگامی بنیادوں پر خاطر خواہ تبدیلیاں لانا ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام نے اپنی تحریک کو سیاسی بنیادوں پر استوار کر کے ایک مرتبہ پھر ناصرف عالمی برادری کو وظیرہ حیثت میں ڈال دیا ہے بلکہ بھارتی حکمرانوں کے حواس باختہ کر دیے ہیں اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ کشمیر پر بھارتی تسلط کے لئے تیار کی گئی جعلی دستاویز جو آج تک کسی بھی عالمی فورم پر پیش نہیں کی جاسکی ہے۔ اس کی حقیقت کچھ بھی نہیں اور نہ ہی بھارت کی طرف سے کشمیر کو اٹوٹ اگ کہنے کا کوئی پس منظر ہے اور نہ ہی پیش منظر۔

بیرونی مردی یہ سلطانہ نے کہا کہ یہ انتہائی تکلیف دہ امر ہے کہ بھارتی افواج بیلٹ گن کے ذریعے کشمیری نوجوان نسل کو تباہ کرنے میں مصروف عمل ہیں، ہم کشمیری بہن بھائیوں کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہیں اور انھیں اپنے جسم کا حصہ سمجھتے ہیں۔ بدقتی یہ ہے کہ انٹرنشنل میڈیا پر یہودی لاپی نے قبضہ جما رکھا ہے جس کی وجہ سے کشمیر میں ہونے والے بھارتی مظالم کو میں الاقوامی طور پر اجاگر کرنے میں دشواری ہے۔ نارگٹ کلنگ سے معموم لوگ مارے جا رہے ہیں اور میں الاقوامی قوانین کا احترام نہیں کیا جاتا ہے۔ بیلٹ گن کے بے دریغ استعمال سے نوجوان نسل کو معدور کیا جا رہا ہے۔ دیکھا جائے تو بھارت کشمیریوں کی نسل کشی میں مصروف ہے۔ کشمیری لیڈر شپ اور خصوصاً پڑھے لکھ نوجوانوں کو بے دریغ قتل کیا جا رہا ہے اور انہیں تشدد کا نشانہ بنا کیا جا رہا ہے۔ بھارتی افواج سول آبادی میں داخل ہو کر توڑ پھوڑ کرتی ہیں اور کشمیریوں کو بلا جواز تشدد و ظلم کا نشانہ بنا کیا جا رہا ہے۔ مقبوضہ ریاست میں مختلف مقامات پر اجتماعی قبود کی دریافت اس کا واضح ثبوت ہے مگر عالمی برداری ناصرف خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ سینیار کے انعقاد کے حوالہ سے مقررین نے کشمیر سٹریٹری پور اور فاران کالج کی کاوش کو قبل تحسین قرار دیتے ہوئے اس امر کا اظہار کہا کہ ہمیں امید ہے کہ کشمیر سٹریٹری پور آئندہ بھی ایسی سرگرمیوں کا انعقاد کرتا رہے گا۔

6 نومبر 2018ء کو یوم شہدائے جموں

6 نومبر 2018ء کو یوم شہدائے جموں کے موقع پر کشمیر سٹریٹری پور کے زیر اہتمام شہدائے جموں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے خصوصی تقریب اور فاتح خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب مدرسہ جامعہ اسلامیہ فیض الاسلام میر پور میں منعقد کی گئی جس میں ادارہ کے

طلباًء، مست یونیورسٹی میر پور کے طلباء اور عام شہریوں نے کشیدگی میں شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت طالب علم محمد اسرار نے حاصل کی نعت رسول مقبول ﷺ طالب علم محمد فہیم نے پیش کی۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سردار ساجد محمود انصاری خارج کشمیر میر پور نے کہا کہ 6 نومبر 1947ء کو ہندوستان پسندوں اور ڈوگرہ، بھارتی فوج نے بڑی بے دردی کے ساتھ کشمیریوں کو شہید کیا۔ آج کے دن ان شہداء کو خراج عقیدت پیش کرنے اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے خصوصی دعا یقینی تقریب کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس تقریب کا مقصد اس دیرینہ عہد کی تجدید کرنا ہے جس عظیم مقصد کے پیش نظر شہدائے جموں نے قربانیوں کی لازوال داستان رقم کی۔ مسئلہ کشمیر اس وقت دنیا کا برلنگ ایشو ہے۔ ہم کشمیریوں کو متعدد ہو کر حکومت پاکستان کی مسئلہ کشمیر کے حل کی کوششوں میں ساتھ دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس لحاظ سے مودی کا شکرگزار ہونا چاہیے کہ اس نے مظلوم کی انتہا کرتے ہوئے ہندو ذہنیت کا اصل چہرہ پوری دنیا پر بے نقاب کر دیا۔ کسی عیسائی کو دنیا میں کہیں تکلیف ہوتی ہے تو اقوام متعدد وہاں پہنچ جاتی ہے لیکن اسے کشمیر میں بھارتی مظالم دکھانی نہیں دیتے۔

شیخ محمد یعقوب انصاری خارج مدرسہ جامعہ اسلامیہ فیض الاسلام میر پور نے کہا کہ پون صدی کی جدوجہد اور لاکھوں جانوں کی قربانیاں ایک دن ضرور رنگ لَا کر رہیں گی۔ مسلمان پوری دنیا میں ظلم و جبر کا شکار ہیں لیکن اقوام متحده اپنا کردار ادا نہیں کر رہا۔ عالمی برادری خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ ایسے حالات نہیں کشمیری عوام تھا اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان کی جدوجہد اور قربانیاں اس امر کی عکاسی کرتی ہیں کہ نہ صرف کشمیر آزاد ہو کر رہے گا بلکہ بھارت ٹوٹ کر کئی ایک ریاستوں میں بٹ کر رہ جائے گا۔

آفتابِ احمد نور سماجی رہنمائے کہا کہ بھارت کی اختیا پسند جماعتیں شیوینا، راشٹریہ سیوک سنگھ اور جن سنگھ وغیرہ کے عزائم ہمیشہ پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف رہے ہیں۔ یہ جماعتیں پاکستان کو ختم کر کے اکھنڈ بھارت کا منصوبہ کمل کرنا چاہتی ہیں۔ انہی کی ایسا پر کشمیریوں پر مظلوم ڈھائے جا رہے ہیں۔ آرائیں ایسیں اور جن سنگھ نے ڈوگرہ فوج کے ساتھ عمل کر آئٹو بر اور نومبر 1947ء میں پاکستان کی جانب بھرت کرنے والے لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب مل کر آزادی کی جدوجہد کریں گے تو کامیابی ہمارا مقدر بنے گی۔ مست یونیورسٹی کے طالب علم زعیم فاروق نے کہا کہ قربانی ہمیشہ رنگ لَا کر رہے گی بھارت اس خیال میں نہ رہے کہ وہ کشمیر پر ہمیشہ کے لئے قابض ہو کر رہ جائے گا۔ لاکھوں جانوں کی قربانیاں بھی ایک دن ضرور رنگ لَا کر رہیں گی۔

اس موقع پر ایک قرارداد بھی پیش کی گئی جسے مشترک طور پر منظور کیا گیا۔ قرارداد کا متن حسب ذیل ہے۔

آج کا یہ اجتماع شہداء جموں و کشمیر کو انکی لازوال قربانیوں پر بھر پور خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ شہداء کے مشن کی تکمیل کشمیر کی آزادی اور تکمیل پاکستان تک جدوجہد جاری رہے گی۔

یہ اجتماع ریاست جموں و کشمیر پر بھارت کے غاصبانہ قبضہ اور اکتوبر / نومبر 1947ء سے لیکر تا حال جموں و کشمیر کے مسلمانوں کے قتل عام کی بھر پور مذمت کرتے ہوئے بھارت کو عالمی عدالت انصاف کے کٹھے میں لانے کا مطالبہ کرتا ہے۔

یہ اجتماع انسانی حقوق کی بدترین پامالیوں بالخصوص اعلیٰ تعلیم یا فنون جوان نسل کی نارگٹ کلگت اور نہیں و پرانی مظاہرین پر بھارتی مسلح افواج کی طرف سے مرچی گرنیڈ اور بیلٹ گن جیسے موڑی اور خطرناک ہتھیاروں کے بے دریغ استعمال کی بھر پور مذمت کرتا ہے۔

یہ اجتماع میں الاقوامی انسانی حقوق کی تضمیں اور میں الاقوامی طاقتلوں سے مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی بدترین پامالیوں اور کشمیریوں کی نسل کشی کافی الفرونوں لینے اور اپنا کردار ادا کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ تقریب کے اختتام پر مدرسے کے طالب علموں کی طرف سے کی گئی قرآن خوانی کو شامل کرتے ہوئے حافظ ابراہم احمد نے شہدائے جموں کے درجات کی بلندی اور آزاد کشمیر کی نامور سیاسی شخصیت سردار محمد خالد ابرائیم خان کی روح کے ایصال ثواب کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔

تقریبات

زیراہتمام کشمیر سٹر راوی پنڈی

نمبر شمار	فہرست عنوانات
۱	10 جولائی برسی مجاہد اول جناب سردار محمد عبدالقیوم خان
۲	22 اکتوبر بھارتی مظالم کے خلاف احتجاجی مظاہرہ
۳	31 جولائی برسی عازی ملت جناب سردار محمد ابراہیم خان

برسی مجاہد اول جناب سردار محمد عبدالقیوم خان

وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر جناب راجہ فاروق حیدر خان کے احکامات کی روشنی میں کشمیر سٹر راوی پنڈی کے زیر اہتمام 10 جولائی 2018ء کو آزاد جموں و کشمیر کے سابق صدر و وزیر اعظم مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم خان کی تیسری برسی کی تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب میں آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے سینئر نائب صدر مرزا شفیق جمال، نائب صدر امیر جماعت اسلامی آزاد جموں و کشمیر نور الباری، پاکستان پبلیز پارٹی آزاد جموں و کشمیر کے سیکرٹری ہرزل فیصل متاز راحمود، آل پارٹیزیز حریت کانفرنس کے سینئر راہنمایہ سید یوسف نیم اور سردار عبدالرازق ایڈوکیٹ سمیت مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں کے راہنماؤں اور رسول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مقررین نے کہا کہ مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم خان تمام جماعتوں اور برادریوں کے لئے قابل احترام شخصیت تھے۔ ان کے سیاسی نظریات سے اختلاف کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ان کے علم و بصیرت اور تحریک آزادی کشمیر میں ان کے تاریخی کردار کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ مقررین نے مجاہد اول سردار عبدالقیوم خان کی علیٰ اور سیاسی خدمات کو زبردست خراج عقیدت چیز کیا اور کہا کہ مجاہد اول کا کردار نوجوان نسل کے لئے مشعل راہ ہے۔ ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مقررین نے مجاہد اول کی برسی کو سرکاری طور پر منانے کے اعلان پر وزیر اعظم آزاد جموں و کشمیر کے فیصلے کو سراہا۔

22 اکتوبر بھارتی مظالم کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر کے خصوصی احکامات کی روشنی میں 22 اکتوبر 2018ء کو چاندنی چوک راوی پنڈی میں احتجاجی مظاہرہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ڈائریکٹر ہرزل جموں و کشمیر فدا حسین کیانی، سرور حسین ڈائریکٹر کشمیر سٹر راوی پنڈی، راجہ خان افسر خان ڈپٹی ڈائریکٹر کشمیر سٹر راوی پنڈی، حریت کانفرنس کے راہنماء یوسف نیم، راجہ نجابت نائب ناظم حکماء اطلاعات اور مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں کے راہنماؤں نے شرکت کی۔ شرکاء نے مظاہرے کے دوران مقولہ وادی میں بھارتی مظالم کے خلاف عالیٰ برادری کو نوٹس لینے کی اپیل کی۔

31 جولائی برسی عازی ملت جناب سردار محمد ابراہیم خان

پاکستان میں بننے والی نئی حکومت حریت کانفرنس کے ساتھ مل کر کشمیر پالیسی ترتیب دے۔ متبوعہ کشمیرت میں لاکھوں کشمیری پاکستان کی نئی حکومت کی طرف امیدیں وابستے کیے ہوئے ہیں۔ آزاد ریاست جموں و کشمیر کے بانی صدر عازی ملت سردار محمد ابراہیم خان کی تحریک آزادی کشمیر و کشمیری قوم کے لئے تاریخ ساز اور لازوال جدوجہد کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ وہ کشمیری دپاکستان سے محبت رکھنے والے اصول پسندیا ستدان تھے۔ ان کا شمار کشمیر کے اہم رہنماؤں میں ہوتا ہے جنہوں نے مشکل حالات میں کشمیر کے حوالے سے بڑے فیصلے

کئے، جنہیں کشیری قوم عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ان کی لازوال اور انٹک چدو جہد پر دنیا بھر میں بننے والے کشیری ہر سال 31 جولائی کو ان کی بر سی کے موقع پر انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار سابق صدر و وزیر عظم آزاد جموں و کشمیر حاجی سردار محمد یعقوب خان نے کشیر ستر اوپنڈی میں غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان کی بر سی کے موقع پر مقرر ہیں نے کیا۔ تقریب سے جماعت اسلامی کے قائم مقام امیر نور الباری، آل پارٹیز حربیت کانفرنس کے سینئر راہنماء سید یوسف نسیم، داد خان یوسفی، جموں و کشمیر پہلے پارٹی کی سینئر راہنماء نبیلہ ارشاد، مسجح صدیق عبایی، ڈاکٹر یکٹر میدیا و مگ سروہ حسین گلگتی، انجمن ریسرچ راجہ خان افسر خان، عبدالماجد، ابراہیم حنفی، سردار ذاکر ایڈ ووکیٹ، سردار شاہجہان ربانی نے خطاب کیا۔ جبکہ سچ سیکریٹری کے فرائض نجیب المغفور رخان نے ادا کیے۔ حاجی سردار یعقوب نے کہا غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان (مرحوم) ایک منظم تحریک اور جدو جہد کا سلسلہ ہے جس سے کشیری عوام کو اپنے مستقبل کا تعین کرنے کا تاریخ ساز موقع میسر آیا۔ غازی ملت تحریک آزادی کشیر کے ہیرہ ہیں جن کی خدمات صدیوں یاد رکھی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ غازی ملت نے کشیری قوم کو شعور دیا۔ وہ انتہائی نیس طبیعت کے مالک تھے۔ حاجی یعقوب خان نے جموں و کشمیر لیشن سیل کو اس کامیاب پروگرام کے انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ لیشن سیل قومی ہیروز کو خراج عقیدت پیش کرنے کا سلسلہ جاری رکھے۔ جماعت اسلامی کے امیر نور الباری نے کہا کہ ڈوگرہ کا مشکل دور حکومت تھا جس میں 4 آدمیوں کوں پیٹھ کر کجا سوچ اپنانے کی اجازت نہ تھی اور مشکل ترین حالات میں انہوں نے اپنے گھر واقعہ سر نیگر میں کشیری قیادت کی اعلیٰ سطح کی میٹنگ بلائی اور تاریخی قرارداد الحاق پاکستان کا نظریہ دیکر منزل کا تعین کر دیا ایا ان کا ریاست جموں و کشمیر کے عوام کو تحریک کرنے کا واضح اعلان تھا جس پر کشیری عوام نے لبیک کہا۔ آج بھی غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان کا مشن جاری اور ساری ہے۔ آل پارٹیز حربیت کانفرنس کے سینئر راہنماء سید یوسف نسیم نے کہا ریاست جموں و کشمیر کے عوام الحاق پاکستان کے تناظر میں تاریخ ساز جدو جہد کر رہے ہیں۔ آج بھی کشیری عوام میں آزادی کی بے حد ترقی ہے جسی ہے کہ وادی کشیر میں بزر ہلالی پر چم لہار ہے ہیں۔ جموں و کشمیر پہلے پارٹی کی راہنماء سردار نبیلہ ارشاد نے کہا کشیری عوام پاکستان سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں جب تک متقبوضہ کشیر کا چچہ بھارت کے ناپاک قدموں سے مکمل طور پر آزاد نہیں ہو جاتا اور پوری ریاست کا پاکستان کے ساتھ الحاق ہو کر تکمیل پاکستان کا خواب پورا نہیں ہوتا اس وقت تک ریاست جموں و کشمیر کے عوام غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان سابق صدر آزاد کشیر کا مشن جاری رکھیں گے۔ داد خان یوسفی نے کہا کہ سردار محمد ابراہیم خان کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ کہ مخلصانہ طور پر آزادی کی جدو جہد میں ہم سب اپنا بھر پور کردار ادا کریں تو انشاء اللہ کشیر جلد آزاد ہو کر پاکستان کا حصہ بننے گا۔

تقریبات

زیراہتمام کشمیر سنٹر لاہور

نمبر شمار	فہرست عنوانات
۱	24 اکتوبر یوم تائیں
۲	27 اکتوبر یوم سیاہ

تقریب سلسلہ یوم تائیں

کشمیر سنٹر لاہور کے زیراہتمام آزاد کشمیر کے 71 والی یوم تائیں کے موقع پر پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا ہے جس میں مختلف سیاسی سماجی و مذہبی رابطہ اور اپنے خیالات کا اظہار کیا تقریب سے خطاب کے دوران رکن قومی اسلامی آزاد کشمیر اور سیکھ ٹری جز لپیٹی آئی غلام مجید الدین دیوان نے کہا کہ مکمل کشمیر کی آزادی استحکام پاکستان کی ضمانت ہے۔ مضبوط اور معاشر طور پر مشتمل پاکستان ہی کشمیر یوں کی صحیح معنوں میں ترجیحی کر سکتا ہے۔ ہر روز کشمیری اپنی جانوں کا نذر انہیں پیش کرتے ہوئے آزادی کا پرچم اٹھائے ہوئے ہیں۔ ہر گھر انے میں ایک شہید موجود ہے۔ بھارت دریاؤں کا پانی روک کر پاکستان کو بخوبی بنا رہا ہے۔

سابق مشیر صدر آزادیا سنت جوں کشمیر سید فضیل اللہ گردیزی نے کہا کہ کشمیرے برگل نے تحریک آزاد کشمیر کے لیے اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کیں۔ قوم متحده نے ستر سال پہلے کشمیر یوں کو حق خود دادیت دیئے کی قرارداد مختلوکی تھی لیکن اس پر آج تک عمل ہوا نہیں ہوا پاکستان کشمیر یوں کا وکیل ہے۔ کشمیری پاکستان کے لیے ہی قربانیاں دے رہے ہیں۔

کامل نگاردنی نہیں کیا تھا کہ اقدام متحده اور عالمی برادری کو تبعض کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ہے یوں کا نوش لیتا چاہیے۔ صدر پنجاب یونین آف جننسٹ ڈاکٹر احسن محمود نے کہا کہ ہمیں عملی طور پر بھی کشمیر یوں کی مدد کرنی چاہیے اور عالمی برادری پر زور دلانا چاہیے کہ وہ بھارت کو اقوام متحده کی قراردادوں پر عمل درآمد کے لیے مجبور کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم کشمیر یوں پر مظلوم پر خاموش ہیں اور یہ بمحض رہے ہیں کہ کشمیر میں الگی ہوئی آگ ہم تک نہیں پہنچ سکتی۔ کشمیر پاکستان کے لئے انہیں اہم ہے اور یہ زندگی موت کا مسئلہ ہے۔

صدر پاکستان تحریک انصاف آزاد کشمیر لاہور ڈیشن فاروق آزاد نے کہا کہ پہلے کشمیر یوں کو شہید کیا جا رہا تھا اور اب بارود سے ان کے گھروں کو جاہ کیا جا رہا ہے۔ چند دن پیشتر پی انج ڈی سکالر ڈاکٹر عبدالمنان کو شہید کیا گیا اور اسی طرح ایک اور مظاہرے کے دوران میں صرف مظاہرین پر گولیاں برسائی گئیں بلکہ بارود لگا کر ان کے گھروں کو بھی بتاہ کر دیا گیا۔ اب کشمیر یوں کو معاشر طور پر مغلوق کیا جا رہا ہے۔

بلال احمد بڑ نے کہا کہ یوم تائیں ہمیں یادداشتا ہے کہ پورے کشمیر کی آزادی ابھی باقی ہے اور وہ دن دونوں ہیں جب ہم پورے کشمیر کی آزادی کا دن منائیں گے۔

راجہ شفراڈ احمد نے کہا کہ ہم کو گام میں ایک ہی دن میں 12 سے زائد کشمیر یوں کو شہید کرنے کی سخت نہ مت کرتے ہیں۔ اب بھارتی نوج صرف کشمیری نوجوانوں کوہی نہیں ان کی املاک اور جانیداروں کو بھی بتاہ کرنے کے راستے پر نکل کھڑی ہوئی ہے۔

مرزا عامر جمال نے کہا کہ وادی میں سخت کرنیوں اور حریت قیادت کو نظر پر نہ کر دیا گیا ہے جو جمہوریت کے علم بردار بھارت کے منہ پر زور دار طما نچھے ہے۔

سائزہ بانو نے کہا کہ میر اول کشمیر یوں پر ہونے والے بھارتی مظالم پر بحد کڑھتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ میں بندوق لے کر کشمیر میں گھس جاؤں اور بھارتی فوج کے ساتھ لاڑتے ہوئے شہید ہو جاؤں۔

سردار عظیم سرود نے کہا کہ کشمیر یوں کی حمایت میں جس قدر زور دار آواز بلند ہو گی تب ہی عالمی برادری اس پر تقدیر گی۔ انہوں نے کہا کہ ساری سیاسی و سماجی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر کشمیر یوں کی حمایت میں آواز بلند کرنی چاہیے۔

آخر میں ہولنا شفیق جوش نے کشمیر کی جلد آزادی اور شہدا کے شہیدی بلندی درجات کے لیے دعا کرائی۔

لیوم سیاہ

27 اکتوبر کو یوم سیاہ کے موقع پر کشمیر سنٹر لاء ہور کے زیر انتظام اجتماعی مظاہرہ کیا گیا جس میں مختلف سیاسی سماجی و مذہبی ہلقتوں سے تعلق رکھنے والے رہنماؤں نے شرکت کی اجتماعی مظاہرہ کا اختتام پر شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے رکن قانون ساز اسمبلی قلامِ حجی الدین دیوان نے کہا کہ کشمیر پر بھارت کے جری قبضہ کے 71 سال دراصل عالمی برادری اور اقوام متحده کے منته پر طما تچ ہے۔ جو کشمیر یوں کو ان کا ازالی اور ابدی حق ”حق خوارادیت“ دینے میں مسلسل تاخیر کر رہے ہیں۔

صدر مسلم ایگ ان آزاد کشمیر لاء ہور ڈویژن راجہ شہید احمد نے کہا کہ مسئلہ کشمیر سے جنوبی ایشیاء کے امن کوخت خطرات لاحق ہیں اگر مسئلہ کشمیر چل حل نہ ہو تو جلد دو بڑی طاقتلوں کے درمیان ایسی بیگن چھڑ جانے کا خطرہ ہے۔ کشمیری صرف بھارت سے آزادی کیلئے ہی نہیں بلکہ پاکستان میں شامل ہونے کیلئے قربانیاں دے رہے ہیں۔ اب تک لاکھوں کشمیری شہید ہو چکے ہیں۔ ان شہداء کی یہ قربانیاں ایک دن ضرور نگ لائیں گی۔

سابق صدر جموں و کشمیر و کلاء محاذ مرزا عبدالرشید جمال نے کہا کہ آج یوم سیاہ مناتے ہوئے دنیا بھر میں مقیم کشمیری عالمی برادری کو یہ پیغام دے رہے ہیں کہ وہ کل بھی بھارت کیخلاف تھے اور آج بھی اس کے خلاف ہیں۔ دنیا دیکھ بھی ہے کہ کشمیر یوں نے ہر احتجاج اور ہر مظاہرے کے موقع پر بندوقوں کے سامنے میں پاکستان کا جھنڈا اٹھایا اور پاکستان کا انعرہ بلند کیا۔

جزل سیکرٹری جماعت اسلامی آزاد کشمیر لاء ہور ڈویژن خوشحال شاہین نے کہا کہ بھارت آئے روز کشمیر یوں کو بڑے پیمانے پر شہید کرتے ہوئے انہیں آزادی کے راستے سے ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن کشمیر یوں کی تیسری نسل بھی آزادی کی راہ میں مسلسل قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ صدر پیٹی آئی آزاد کشمیر لاء ہور ڈویژن فاروق آزاد نے کہا کہ اقوام متحده اور عالمی برادری کشمیر یوں پر بھارتی مظالم کا سختی سے نوش لے اور ستر سال قبل اقوام متحده کے پلیٹ فارم پر منظور کی گئی قراردادوں پر عمل درآمد لیتی ہے۔

لیکن رہنماسائزہ بانو نے کہا کہ کشمیر کل بھی ہمارا تھا اور آج بھی ہمارا ہے۔ ہم اپنے خون کے آخری قطرے تک بھارتی یلغار کا سامنا کریں گے۔ کشمیر کی آزادی کیلئے ہر پاکستانی اپنا ہوپیش کرنے کیلئے تیار ہے۔ پاکستان کشمیر یوں کو اپنا بھائی سمجھتا ہے اور کشمیری بھی پاکستان کو اپنی آخری اور واحد منزل قرار دیتے ہیں۔

سیکرٹری جزل مسلم ایگ ان آزاد کشمیر لاء ہور ڈویژن مرزا عاصم جمال نے کہا کہ بھارت خود کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہتا ہے لیکن وہ کشمیر یوں کو ان کا پیدائشی حق دینے کے لیے تیار نہیں۔ بھارت کشمیر یوں کی نسل کشی کر رہا ہے اور کشمیر یوں کو دی جانے والی خصوصی حیثیت کو فتح کرنے کے درپے ہے تاکہ مسئلہ کشمیر کو سرے سے ہی ختم کر دیا جائے۔

اسٹینٹ ڈائریکٹر کشمیر سنٹر لاء ہور سردار عظیم سرود نے کہا کہ کشمیری صرف اپنی آزادی ہی نہیں دفاع پاکستان کی جنگ بھی لڑ رہے ہیں۔ مسئلہ کشمیر حل کئے بغیر جنوبی ایشیاء میں امن قائم نہیں ہو سکتا انہوں نے کہا کہ کشمیر یوں نے بھارت کے ساتھ کسی قسم کی الماق کی دستاویزات پر دستخط نہیں کیے تھے لیکن اس کے باوجود بھارت واپسیا کرتا ہے کہ کشمیر نے اس کے ساتھ الماق کیا ہے۔

تقریبات

زیراہتمام کشیمیر سنتر کراچی

نمبر شمار	فہرست عنوانات
۱	۰۷ اگست بھارتی جارحیت کے خلاف احتیاجی مظاہرہ
۲	۱۵ اگست پیام سیاہ

بھارتی جارحیت کے خلاف احتیاجی مظاہرہ

مورخہ ۰۷ اگست ۲۰۱۸ کو کشیمیر کراچی کے زیراہتمام مقبوضہ کشیمیر میں آرٹیکل A/35 کی منسوخی کے ذریعہ مقبوضہ کشیمیر کے Special "Status" کو ختم کئے جانے کی مذموم بھارتی کوششوں اور مقبوضہ کشیمیر کے نہیں عوام پر ظلم و تشدد اور قتل عام کی خلاف احتیاجی مظاہرے کا انعقاد کیا گیا۔

مظاہرے میں کشیمیری کمیونٹی کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی اور بھارتی بربریت کیخلاف بھرپور نعرے بازی کی۔ بعد ازاں مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے سابق ڈپٹی اسپیکر آزاد جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی محمد سلیم بٹ، انچارچ کشیمیر سنتر کراچی سردار ساجد محمود معروف مصنف و بزرگ کشیمیری رہنماؤ اکٹر عبدالغنی اصغر اور آل پارٹیز حربت کائفنس کے رکن بشارت حسین نے خطاب کیا۔

محمد سلیم بٹ نے کہا آرٹیکل A/35 کی منسوخی کی بھارتی سازش کبھی کامیاب نہیں ہو گی کیونکہ کشیمیر کی عوام بھارت کے اوپھے اتحانندوں سے مکمل طور پر آگاہ ہیں اور بھارتی عزائم کو خاک میں ملانے کے لئے یک جان ہو کر جدوجہد میں مصروف عمل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے کشیمیر پر غاصبانہ قبضہ جما کر ڈیڑھ کروڑ سے زائد انسانوں کے حق آزادی کو سلب کر رکھا ہے۔ بھارتی افواج نے کشیمیری عوام پر ظلم و تشدد کی انتہا کروائی ہے مگر اس کے باوجود کشیمیریوں کے جذبہ آزادی کو سرد کرنے میں کامیابی حاصل نہ کر سکے ہیں اور اب وہ وقت دور نہیں جب کشیمیری آزادی کی نعمت سے ہمکنار ہو گے۔

سردار ساجد محمود نے کہا کہ بھارت کشیمیر پر اپنے تسلط کو طول دینے کے لئے کبھی پہنچت کالوں نوں کے قیام اور کبھی آرٹیکل A/35 کی منسوخی جسے اقدامات کی سی لاحاصل کرتا ہے تاکہ اسرائیل کی طرز پر مقبوضہ کشیمیر میں زمین خرید کر ہندوں میں تقسیم کر سکے اور آبادی کے تناسب کو تبدیل کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی یہ مذموم سازش اب بری طرح بے نقاب ہو چکی ہے کہ وہ آرٹیکل A/35 کو منسوخ کرتے ہوئے کشیمیر کی خصوصی حیثیت کو ختم کر کے دیگر ریاستوں کی طرح کشیمیر کو بھی بھارت میں ضم کرنا چاہتا ہے مگر بھارتی حکمرانوں کی یہ خواہش دیوانے کا خواب ثابت ہو گی کیونکہ نا صرف حربت پسند رہنماؤ بلکہ بھارت نواز کشیمیری رہنماء بھی اس طرح کے عمل کی کسی بھی صورت میں حمایت نہیں کرتے۔ نے کہا کہ بھارت نے ایک حریب آزم کر دیکھ لیا مگر وہ ہر سازش میں بری طرح ناکام ہوا ہے اس کے باوجود عامی برادری کی مجرمانہ غفلت، خاموشی اور کنارائشی لمحہ فکر یہ ہے۔

یوم سیاہ

15 اگست یوم آزادی بھارت کے موقع پر کشمیر سنتر کراچی کے زیر اہتمام یوم سیاہ منایا گیا۔ یوم سیاہ کے سلسلہ میں کشمیری مہاجرین مقیم کراچی کی ایک بڑی تعداد نے پریس کلب کراچی کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا اور کشمیر پر بھارتی تسلط اور قتل و غارت گری کے خلاف بھرپور نصرے بازی کرتے ہوئے "Go India Go Back" ہم کیا چاہتے۔ آزادی۔ عالمی برادری کشمیر میں ہونے والی قتل و غارت گری کافی الفورنوس لے کے پر شکاف نفرے بنند کیے۔

احتجاجی مظاہرے سے آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے رہنماء عبد الرشید ڈار بلاول ہاؤس میڈیا سیل کے مدبر سردار نزاکت، انچارچ کشمیر سنتر کراچی سردار ساجد محمود پاکستان پیپلز پارٹی آزاد کشمیر کراچی کے صدر چوبھری ظفر اقبال، پاکستان تحریک انصاف کراچی کے رہنماء سید طاہر شاہ اور پاکستان پیپلز پارٹی آزاد کشمیر کے رہنماء سردار ذوال القار نے خطاب کیا۔ عبد الرشید ڈار نے کہا کہ بھارت کشمیر پوں کے حق آزادی کو سلب کر کے کس منہ کے ساتھ یوم آزادی منا رہا ہے۔ جب تک کشمیری عوام کو حق آزادی نہیں دیا جاتا اس وقت تک کشمیری عوام بھارت کے یوم آزادی کو یوم سیاہ کے طور پر مناتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام یوم سیاہ منا کر عالمی برادری کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ بھارت ایک جاہر اور غاصب ملک ہے اور کشمیری عوام بھارتی جبرا و استبداد اور غاصبانہ قضیہ خلاف جدو جہد کر رہے ہیں۔

سردار ساجد محمود نے کہا کہ بھارت کے یوم آزادی کو کشمیری یوم سیاہ کے طور مناتے چلے آرہے ہیں کیونکہ دوسروں کے حق آزادی کو سلب کر کہ آزادی کے شادیاں نے بجاں کہاں کا انصاف ہے۔ یوم سیاہ منا کر کشمیری عوام بھارت اور عالمی برادری کے سوئے ہوئے کشمیر کو جگانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ حق خود ادیت کے حصول کے لئے کوشش کشمیری عوام پر بھارت کی طرف سے ڈھانے والے مظالم سے دنیا بھر کو روشناس کروایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی برادری کو یہ ادراک کرنا ہوگا کہ مسئلہ کشمیر نا صرف ڈیڑھ کروڑ سے زائد انسانوں کے پیدائشی حق حق خود ادیت کا مسئلہ ہے بلکہ یہ جنوبی ایشیا کی ایٹھی قوتوں کے درمیان وجہ تبازع بھی ہیں اور جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا جنوبی ایشیا پر جنگ وجدل کے بادل متلاطے رہیں گے۔

خصوصی سرگرمیاں زیر اہتمام جموں و کشمیر لبریشن سیل

نمبر شمار	عنوان
01	سینماز
02	ائیش کانفرنس
03	مقبوضہ کشمیر کی تازہ ترین صورت حال پر مظاہرے جلوں، دلیلیں و فریعات کی ہدایات پر
04	ڈاکومنٹری
05	الیکٹر انگ لائنگ کمپنی
06	مسئلہ کشمیر کے حوالے سے طلباء گاہی ہم
07	تقریب مقابله جات
08	تاریخی شخصیات کے انترویو
09	دھنپی ہم
10	سوشل میڈیا پیٹ
11	مریتگی تاریخ کشمیر کمیٹی
12	ائیشیل ہرzel آف کشمیر سٹیدیز
13	ڈیٹائیس یونٹ
14	پالیسی ریسرچ گروہ
15	الشاعت ملanelہ کشمیر ڈوڈے
16	تصویری نہاش / ایک سٹاٹر
17	مریتگی تاریخ جعل چینوں سائیڈ
18	پریلفنگر فور

- انسانی حقوق کے عالمی دن پر سیمینار

جموں و کشمیر بریشن سیل کے زیر اہتمام 10 دسمبر انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر اسلام آباد میں سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ اس سیمینار میں مختلف یونیورسٹیوں کے پی اچ ڈی ڈاکٹرز، ریسرچ سکالرز مختلف یونیورسٹر کے طلباء و طالبات اور سیاسی سماجی حلقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ سیمینار میں مقبوضہ کشمیر میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو اجاگر کیا گیا۔ سیمینار کی باقاعدہ تفصیلی رپورٹ علیحدہ سے شائع کی جا چکی ہے۔

۲۔ انٹرنشنل کشمیر کا نفرنس

جموں و کشمیر بریشن سیل اور اسلام آباد کے زیر اہتمام 17 دسمبر کو مسئلہ کشمیر کی تازہ ترین صورت حال پر انٹرنشنل کشمیر کا نفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں صدر آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر جناب سردار مسعود خان بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ اس سیمینار میں مختلف یونیورسٹیوں کے پی اچ ڈی ڈاکٹرز، ریسرچ سکالرز مختلف یونیورسٹر کے طلباء و طالبات اور سیاسی سماجی حلقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ سیمینار میں مقبوضہ کشمیر میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو اجاگر کیا گیا۔ سیمینار کی باقاعدہ تفصیلی رپورٹ علیحدہ سے شائع کی جا چکی ہے۔

۳۔ راویڈ ٹیبل کا نفرنس

09 جولائی 2018 کو جموں و کشمیر بریشن سیل اور یونیورسٹی آف آزاد جموں و کشمیر مظفر آباد کے اشٹراک سے اقوام متحده کے ہوئیں رائیں کمپیشن کی طرف سے جموں و کشمیر کے متعلق شائع ہونے والی رپورٹ پر شعبہ ایجوکیشن میں راویڈ ٹیبل کا نفرنس کا انعقاد کیا گیا جس کی صدر رات و اس چانسلر یونیورسٹی آف آزاد جموں و کشمیر پروفیسر ڈاکٹر کلیم عباسی نے کی جگہ چیئر مین تحریک حق خود رادیت جناب راجہ نجابت حسین بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے اس کا نفرنس میں سیکرٹری جموں و کشمیر بریشن سیل جناب اور لیں عباسی، جناب سید مدثر گردیزی، ڈائریکٹر انظامیہ جموں و کشمیر بریشن سیل جناب راجہ محمد سجاد خان، جناب عدنان میر شعبہ قانون کے علاوہ مختلف سیاسی و سماجی شخصیات اور طلباء و طالبات کی بڑی تعداد شریک تھی۔ شرکاء کا نفرنس نے اقوام متحده کے ہوئیں رائیں کمپیشن کی رپورٹ پر اپنے اپنے خیالات اور تحفظات اظہار کیا اور اقوام متحده سے طالبہ کیا کے وہ غیر جانبدار طور پر مسئلہ کشمیر کا پر امن حل تلاش کرے۔

۴۔ سیمینار و یمن یونیورسٹی باغ

جموں و کشمیر بریشن سیل کے زیر اہتمام مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی ورزیوں کے خلاف ویکن یونیورسٹی باغ میں سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات کی طالبات اور فیکٹری ممبران کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ سیمینار میں مقبوضہ کشمیر میں ہونے والی انسانی حقوق کے خلاف ورزیوں پر خصوصی ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔ شرکاء سیمینار نے مقبوضہ کشمیر میں پیلٹ گن سے زخمی ہونے والے بچوں، خواتین اور بزرگوں اظہار ہمدردی بھی کیا۔

۵۔ سیمینار مست یونیورسٹی میر پور

جموں و کشمیر بریشن سیل کے زیر اہتمام مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی ورزیوں کے خلاف مست یونیورسٹی میر پور میں سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات کے طلباء / طالبات اور فیکٹری ممبران کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ سیمینار میں مقبوضہ کشمیر میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر خصوصی ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔ شرکاء سیمینار نے مقبوضہ کشمیر میں پیلٹ گن سے زخمی ہونے والے بچوں، خواتین اور بزرگوں سے اظہار ہمدردی کیا اور مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو روکانے کے لیے موثر اقدامات

کے عزم کاظہار کیا۔

۲۔ سمینار کوٹلی پر نورشی۔

جمول و کشمیر بریشن سیل کے زیر احتمام مقبوضہ کشمیر کی تازہ ترین صورت حال پر کٹی یونیورسٹی میں سمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات کی طبائع/ طالبات اور فیکلٹی ممبران کی کشیر تعداد نے شرکت کی سمینار میں مقبوضہ کشمیر میں ہونے والی انسانی حقوق کے خلاف ورزیوں پر خصوصی ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔ شرکاء سمینار نے مقبوضہ کشمیر میں پیلٹ گن سے زخمی ہونے والے بچوں، خواتین اور بزرگوں سے اظہار ہمدردی بھی کیا۔

۳۔ بیرون ملک مقیم کشمیریوں کا تحریک آزادی کشمیر میں کردار۔

بیرون ملک مقیم کشمیریوں کا تحریک آزادی کشمیر میں کردار کے حوالہ سے سمینار اسلام آباد میں منعقد ہوا وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان اس سمینار میں بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ سمینار کی خصوصی روپورٹ علیحدہ سے تیار کی گئی ہے۔

۴۔ مقبوضہ کشمیر میں ہونے والے بھارتی مظالم کے خلاف احتجاج۔

۱۔ شہدا کو لاکام کے موقع پر مظفر آباد کشمیر سنتر میر پور لاہور اور لاپنڈی میں احتجاجی ریلیاں نکالی گئیں۔

۲۔ مووی کے مقبوضہ کشمیر کے موقع پر کشمیر سنتر میر پور لاہور اور لاپنڈی میں احتجاجی ریلیاں نکالی گئیں۔

۳۔ مقبوضہ کشمیر میں نامنہلا تغلبات کے موقع پر کشمیر سنتر میر پور لاہور اور لاپنڈی میں احتجاجی ریلیاں ظاہر سے کیے گئے۔

۴۔ یامین ملک اور آسیانہ بابی کی خرابی بحت اور مقبوضہ کشمیر میں کا لقوانین کے خلاف جموں و کشمیر بریشن سیل کے نام نشر کے زیر احتمام احتجاجی ریلیاں نکالی گئیں۔

۵۔ ہندوستان کی ریاستی وہشت گردی کا شکار جموں و کشمیر کے بچوں کا دن۔

جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان وزیر اعظم آزاد حکومت دیاست جموں و کشمیر جوں تقریب کے سہمن خصوصی تھے نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہندوستان نے مظالم کی ایک نئی ناہن قوم کر دی ہے۔ پانچ سال کے بچوں سے لیکر 90 سال تک کے کشمیری ہندوستانی بربریت کا شکار ہیں انہوں نے کہا کہ مقصود بچوں کو بیلٹ گنوں سے نایبا کیا جا رہا ہے انہوں نے اقوام متحده اور عالمی اداروں سے پروٹو مطالبہ کرتے ہوئے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی سسل افوج کے مظالم کو وہنیں لے لو کشمیریوں کی ہزینہ نسل کشی بند کر دے۔ انہوں نے کہا کہ مہاجرین کے مسائل ترقیت بنیادوں پر حل کیے جائیں گے انہوں نے کہا کہ قتل و غارت گری کے علاوہ پوشہ پوہے سے لے کر بانہال تک اور اجڑی پوچھ سے لے کر کشتوار تک جموں و کشمیر کی ہزاروں خواتین اور بچوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس موقع پر عالمی برادری سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کو سالانہ لانے کے لیے ہندوستان پر پناہ اور سوسن اس تعامل کرے۔

۶۔ اثاثین فائرنگ سے متاثرہ بچوں کے نام پر درخت لگاؤ ہم۔

وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان کی خصوصی ہدایت پر کشمیر سنٹر لاہور اور راپنڈی کے زیر احتمام اثاثین فائرنگ سے متاثرہ بچوں کے نام پر پوے لگائے گئے۔

۷۔ خواتین کا عالمی دن۔

خواتین کا قومی دن سب سے پہلے امریکہ میں 28 فروری 1909 کو منایا گیا۔ دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف ایام میں خواتین کے دن منائے جاتے ہیں۔ اقوام متحده نے سال 1975 کو خواتین کا بین الاقوامی سال قرار دیا۔ 1977 میں اقوام

متحده کی جزو اس بیلی میں 8 مارچ کو خواتین کے حقوق کا دن قرار دیا۔ دنیا میں خواتین کے حقوق کا دن بڑے پیاروں منایا جاتا ہے۔ لیکن مقبوضہ جموں و کشمیر کی خواتین کے بندیادی انسانی حقوق جو گذشتہ 70 سال سے سلب ہیں کے بارے میں کوئی آواز بلند نہیں کی جاتی کیا انسانی حقوق اور خواتین کے حقوق صرف یورپی مالک میں رہنے والوں کے لیے ہیں۔ مختلف ممالک کے تنازعات میں زیادہ خواتین متاثر ہوتی ہیں۔ مقبوضہ جموں و کشمیر میں بھی 1989ء سے آج تک ہندوستانی قابض افواج خواتین کو سب سے زیادہ نشانہ ہمارہ ہی ہے ہیومن واچ نے اپنی ایک رپورٹ میں قرار دیا کہ مقبوضہ کشمیر میں خواتین کو جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ جنوری 1989ء سے لیکر 28 فروری 2019ء تک جن 95310 لوگوں کو شہید کیا گیا وہ کسی خاتون کے لخت جگر، سہاگ یا بھائی تھے۔ اسی عرصہ میں 28899 خواتین کو یہود کیا گیا ہے 11113 خواتین کی عصمت دری کی گئی 8 سے دس ہزار خواتین نیم یوگی کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ اکتوبر 2000ء میں اقوام متحده کی سلامتی کو نسل نے قرار ادا نمبر 1325 خواتین امن اور سلامتی کے موضوع پر تھی مسلح تصادم میں خواتین کے تحفظ کے حوالے سے ملکوں کو پابند کیا گیا لیکن ہندستان مقبوضہ جموں و کشمیر میں خواتین کے خلاف جنگی جرائم کا مرتكب ہو رہا ہے۔

۱۲۔ فہرست تیار کردہ دلیل یوں

- ۱۔ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں۔
- ۲۔ نوجوانوں کا احتجاج۔
- ۳۔ مقبوضہ کشمیر میں ریاستی دہشت گردی کے مناظر۔
- ۴۔ آزادی کے نعرے لگاتے ہوئے بچے۔
- ۵۔ واقعہ کواڑہ۔
- ۶۔ پاکستان سے اٹھا رہتے۔
- ۷۔ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر میڈیا پر پورٹ۔
- ۸۔ جولائی 2017 مقبوضہ کشمیر کے حالات۔
- ۹۔ پلیٹ گن کا استعمال۔
- ۱۰۔ 2016 میں مقبوضہ کشمیر کے واقعات۔
- ۱۱۔ خطرناک پلیٹ
- ۱۲۔ بربان مظفر وانی
- ۱۳۔ جنت کو جہنم میں بدل دیا گیا۔
- ۱۴۔ اجتماعی آبروریزی (نیلوفر کی کہانی)
- ۱۵۔ موت کی لکیر۔
- ۱۶۔ تاریخ کشمیر میں الاقوامی و فود
- ۱۷۔ منقسم کشمیری خاندان
- ۱۸۔ نذر دلیر کشمیری پچیاں۔
- ۱۹۔ ای لائگ کمپنیں

مسئلہ کشمیر کو عالمی سطح پر اجاگر کرنے اور شوشنل میڈیا کے ذریعے یورپین پارلیمنٹریں اور انسانی حقوق پر کام کرنے والی تنظیموں کے نمائندگان کو باخبر رکھنے کے لیے جموں و کشمیر لبریشن سیل نے آزاد کشمیر بھر کی یونیورسٹیوں میں الیکٹرائیک لائگ کمپنیں کا آغاز کیا گیا۔ اس ضمن میں یونیورسٹیوں کے طلباء / وطالبات نے بھرپڑھ کر حصہ لیا اور اب باقاعدہ رضاۓ کارانہ طور پر جموں و کشمیر لبریشن سیل کے ساتھ مل کر شوشنل میڈیا پر مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرنے میں اپنا کام کر رہے ہیں۔ آزاد کشمیر کی جن یونیورسٹیوں میں الیکٹرائیک کمپنیں کے حوالے سے درکشاپیں کا اہتمام کیا گیا وہ بذیل ہیں۔

- ۱۔ آزاد جوں و کشمیر یونیورسٹی مظفر آباد
۲۔ وینین یونیورسٹی پاٹ
۳۔ مسٹ یونیورسٹی میرپور
۴۔ پونچھ یونیورسٹی راولکوٹ
۵۔ یونیورسٹی آف کوٹلی

علاوه ازیں

- ۱۔ سول سوسائٹی آر گنائزیشن مظفر آباد
۲۔ مہاجرین

۱۲۔ طلباء آگاہی مہم

جوں و کشمیر لبریشن میں نوجوان نسل بالخصوص طلباء کو مسئلہ کشمیر، کشمیر کے تاریخ اور جغرافیہ سے روشناس کروانے کے لیے طلباء آگاہی مہم کا سلسہ شروع کیا ہے اس سلسہ میں جن یونیورسٹیوں، کالجوں اور سکولوں میں بریلنگ دی گئی وہ بذیل ہیں۔

- | | |
|---|--|
| ۱۔ اے جے کے یونیورسٹی مظفر آباد۔ | ۲۔ انٹر کالج میرپورہ نیلم۔ |
| ۳۔ ڈگری کالج لیپہ جہلم ویلی | ۴۔ بوائز پوسٹ گریجویٹ کالج مظفر آباد۔ |
| ۵۔ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج مظفر آباد۔ | ۶۔ بوائز پوسٹ گریجویٹ کالج میرپور۔ |
| ۷۔ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج کوٹلی | ۸۔ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج میرپور۔ |
| ۹۔ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج راولکوٹ۔ | ۱۰۔ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج ہبیاں بالا۔ |
| ۱۱۔ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج ہبیاں بالا۔ | ۱۲۔ علی اکبر اعوان ہائی سکول مظفر آباد۔ |
| ۱۳۔ گرلز کالج ہبیاں دوپٹہ۔ | ۱۴۔ پائلٹ ہائی سکول مظفر آباد۔ |
| ۱۵۔ گرلز ہائی سکول سیکنڈری سکول سیلی سرکار مظفر آباد۔ | ۱۶۔ بوائز ہائی سکول باغ ششی۔ |
| ۱۷۔ گرلز ہائی سکول لمبیاں ہبیاں۔ | ۱۸۔ بوائز ہائی سکول چھتر کلاس مظفر آباد۔ |
| ۱۹۔ مسٹ یونیورسٹی میرپور۔ | ۲۰۔ کوٹلی یونیورسٹی۔ |
| ۲۱۔ پونچھ یونیورسٹی۔ | ۲۲۔ بوائز ہائی سکول راولکوٹ۔ |
| ۲۳۔ بوائز کالج پندرہ۔ | ۲۴۔ بوائز کالج پندرہ۔ |
| ۲۵۔ | |

۱۵۔ تقریبی مقابلہ جات۔

جوں و کشمیر لبریشن میں کے زیر اہتمام ”حق خود ارادت“، مسئلہ کشمیر کا واحد حل ہے اور ”مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں اور عالمی برادری کا کردار“ کے عنوان سے آزاد کشمیر بھر میں انٹر یونیورسٹیز، انٹر کالجرا اور سرکاری اور پرائیویٹ سطح کے سکولوں میں تقریبی مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔ اس ضمن میں پہلے ضلعی سطح پر اور بعد ازاں مرکز میں فائل تقریبی مقابلہ جات ہوئے۔ ادارہ کی پالیسی کے مطابق تقریبی مقابلوں میں اول دوئم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو کیش پرائز انعامات دیئے گئے۔

۱۶۔ تاریخی شخصیات کے ائمروپورز

کشمیر کی تاریخ جغرافیہ اور تحریک آزادی کشمیر کے حوالے سے تاریخی واقعات کو محفوظ رکھنے کے لیے نامور شخصیات کے ائمروپورز کا سلسلہ شروع کیا گیا جن شخصیات کے ابھی تک ائمروپورز لیے گئے ہیں وہ بذیل ہیں۔

- ۱۔ جناب ملک عبدالرشید (مرحوم) سابق سیکرٹری۔
- ۲۔ جناب طارق مسعود (مرحوم)۔
- ۳۔ منقشہ کشمیری خاندان سے 10 افراد۔

۱۷۔ دستخطی مہم

جوں و کشمیر لبریشن سیل کے زیر اہتمام مقبوضہ کشمیر میں ہونے والے بھارتی مظالم کو بذریعہ دستخطی مہم اجاگر کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا اس ضمن میں جن جگہوں پر دستخطی مہم کمپ لگائے گئے وہ بذیل ہیں۔

- ۱۔ مظفر آباد۔
- ۲۔ میرپور۔
- ۳۔ راولکوٹ۔
- ۴۔ باغ۔
- ۵۔ لوک درہ اسلام آباد۔
- ۶۔ کوہاٹ۔
- ۷۔ کوٹلی۔
- ۸۔ نیلم۔
- ۹۔ لاہور۔
- ۱۰۔ اے آرڈی یونیورسٹی راولپنڈی۔

۱۸۔ سوچل میڈیا

دورے جدید کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مسئلہ کشمیر کو سوچل میڈیا کے ذریعہ اجاگر کرنے لیے جوں و کشمیر لبریشن سیل نے سوچل میڈیا یا یوت قائم کیا جس کے بذیل مہیز ہیں۔

- ۱۔ فیس بک
- ۲۔ ٹویٹر
- ۳۔ پوٹکوب
- ۴۔ ویب سائٹس

۱۹۔ مرہٹگی تاریخ کشمیر کمیٹی

وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جوں و کشمیر/چیڑی میں جوں و کشمیر لبریشن سیل جناب راجہ محمد فاروق حیدرخان نے کشمیر کی تاریخ، جغرافیہ اور تحریک آزاد کشمیر کے تاریخی اور ناقابل فراموش واقعات کو محفوظ کرنے اور کتابی صورت میں شائع کروانے کے لیے ”مرہٹگی تاریخ کشمیر کمیٹی“، کا قیام عمل میں لایا۔ کمیٹی میں آزاد کشمیر کی نامور شخصیات کو شامل کیا گیا کمیٹی بذیل افراد پر مشتمل ہے۔

- | | |
|-------------------------------------|--------------------|
| ۱۔ جناب ڈاکٹر نصر اللہ خان | چیڑی میں |
| ۲۔ جناب سردار عبدالحق خان | مبر |
| ۳۔ جناب پروفیسر (ر) ریاض اصغر ملوٹی | مبر |
| ۴۔ جناب غلام سرور رانا | مبر |
| ۵۔ جناب محمد مدد خان | مبر/اسکرٹری کمیٹی۔ |

-۲۰۔ پالیسی ایڈریسریج فورم -

پالیسی ایڈریسریج فورم کے زیراہتمام کشمیر کے حوالے سے ریسرچ ورک جاری ہے اس سلسلہ میں "اٹرنسیشن جزل آف کشمیر سینڈیز"، شائع ہو چکا ہے جس کی تقریب رونمائی ہوتا باقی ہے۔ پالیسی ریسرچ فورم بذیل افراد پر مشتمل ہے۔

۱۔	بریگیڈیر (ر) محمد خان	کشمیر میں
۲۔	جناب سیکرٹری جموں و کشمیر لبریشن سیل	مبر
۳۔	پروفیسر ڈاکٹر کشمیر اشیق	مبر
۴۔	جناب پروفیسر سید مدثر گردیزی	مبر
۵۔	جناب راجح محمد سجاد خان	مبر / سیکرٹری
۶۔	جناب ڈاکٹر راحت ملک	ایسوی ایٹ مبر
۷۔	جناب پروفیسر عدنان الرحمن	ایسوی ایٹ مبر
۸۔	مس مذیحہ قلیل	ایسوی ایٹ مبر
۹۔	جناب عصیر پرویز	ایسوی ایٹ مبر
۱۰۔	سیدہ صباء اسرار	ایسوی ایٹ مبر

-۲۱۔ ڈینا میں یونٹ

مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں اور لائن آف کنٹرول پر بھارتی افواج کی فائرنگ سے متاثر ہونے والے افراد کا ڈینا اکھا کرنے اور اس پر ہفتہ وار اور ماہانہ روپورٹ تیار کرنے کے لیے ڈینا میں یونٹ کا قائم عمل میں لا یا گیا ہے۔

-۲۲۔ اشاعت ماہانہ کشمیر ٹوڈے۔

مقبوضہ کشمیر کی تازہ ترین صورت حال اور مقبوضہ کشمیر میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے حوالے سے نامور صحافیوں کے آرٹیکلز، انسانی حقوق کی تنظیموں کی روپورٹ اور آزاد کشمیر حکومت کی طرف سے مقبوضہ کشمیر اور تحریک آزادی کشمیر کے حوالے سے جاری کردہ بیانات اور اقدامات کو بیکجا کر کے ماہانہ کشمیر ٹوڈے (500) کا پیاس شائع کی جاتی ہیں جو پاکستان میں قائم تمام غیرملکی سفارتخانوں میں تجھی جاتی ہیں۔

-۲۳۔ تصویری نمائش / ابک شائز۔

جموں کشمیر لبریشن سیل نے پاکستان اور آزاد کشمیر میں ہونے والی مختلف تقریبات اور فیسیوں میں بھارتی مظالم کو اجاگر کرنے اور تحریک آزادی کشمیر کے حوالے سے تصویری نمائش اور بک شائز کا اہتمام کیا جن جگہوں پر بک شائز لگائے گئے وہ بذیل ہیں۔

- | | |
|----|-------------------------------|
| ۱۔ | اویسی کے یونیورسٹی مظفر آباد۔ |
| ۲۔ | لوک ورثہ اسلام آباد۔ |
| ۳۔ | بانگ سپرینگ فیسٹول۔ |
| ۴۔ | میگا مارٹ میرپور۔ |
| ۵۔ | پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ |

۸۔ اسلامک یونیورسٹی

۹۔ قائد اعظم یونیورسٹی

۷۔ لاہور یونیورسٹی

۸۔ نسل اسلام آباد

۲۳۔ مرتبگی تاریخ سانحہ جموں نو 1947

مرتبگی تاریخ سانحہ جموں جیون سائیڈ کا قیام عمل میں لا یا گیا ہے جو کہ پاکستان بھر سے تاریخی شخصیات کے انٹرویو ز کا اہتمام کرئے گی۔ کمیٹی کے چیئر پرسن ڈاکٹر عائشہ سہیل ڈین فیکٹری آف آرٹ یونیورسٹی آف آزاد جموں و کشمیر ہیں جبکہ میر عدنان الرحمن، ڈاکٹر ثانیہ منیر، مسٹر عیمر پروگرمنٹر ہیں جبکہ راجہ راشد رضاۓ استنشٹ ڈائریکٹر جموں و کشمیر بریشن سیل ممبر/سیدکرڑی ہیں۔

۲۴۔ بریلنگ وفوڈ۔

جموں و کشمیر بریشن سیل پریون ملک اور پاکستان سے آئے ہوئے وفوڈ کو مسئلہ کشمیر کے حوالے سے بریلنگ دینے کا اہتمام کرتا ہے اس سلسلہ میں بذیل وفوڈ کو بریلنگوودی گئی ہیں۔

۱۔ وفوڈ پریون ملک

۲۔ سینیٹ سینڈنگ کمیٹی آن کشمیر گلگت بلتستان۔

۳۔ سینڈنگ ٹور آف پاکستان یونیورسٹیز

۴۔ سنٹرل بار ایسوی ایشن مظفر آباد۔

۵۔ سی-ائیس-او-ائیس

۶۔ پاکستان کے مختلف سروں زاکریہ میوں کے وفوڈ کو بریلنگ

جouں کشمیر کی تازہ ترین صورت حال کیلئے بذیل سو شل میڈیا اکاؤنٹس ورث کریں



<https://www.facebook.com/monthlyKashmirToday/?ti=as>

<https://www.facebook.com/www.jklc.org/?ti=as>

https://www.youtube.com/channel/UCwPDivr3WQYRoa52j_W_ySQ

<https://twitter.com/VoiceofvictimsK?s=08>

<https://twitter.com/TodayMonthly?s=08>

<https://twitter.com/CellJammu?s=08>

<https://twitter.com/JKLCmzd?s=08>